

# خُلاَصَةُ مَضَامِينِ قُرْآنِ



مولانا منظور یوسف، مدظلہ العالی  
حضرت  
استاذ جامعہ فاروقیہ، امام خطیب جامع مسجد رفاہیہ، کراچی

تقریظ

حضرت مولانا نور البشر صاحب مدظلہ العالی  
حضرت مولانا منظور میمن صاحب مدظلہ العالی

مکتبہ دارالکتاب

مولانا سید ریحان احمد

# خُلَاصَةُ مَضَامِينِ قُرْآنِ

حضرت مولانا مَنظُورِ یُوسُف، مدظلہ العالی  
صاحب

استاذ جامعہ فاروقیہ، امام و خطیب جامع مسجد رفقاء عام

ضبط و ترتیب

مولانا سید ریحان احمد فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

حضرت مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث علوم ہال جامعہ فاروقیہ کراچی، مدیر معتمد عثمان بن عفان

تقریظ

حضرت مولانا کرم منظور احمد منگل صاحب دامت برکاتہم

رئیس جامعہ صدیقیہ ہنہ ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی چانڈو

واعظ	:	حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالی
تاریخ طبع	:	۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ
تعداد	:	۳۰۰۰
ناشر	:	مکتبہ فکر آخرت

# ملنے کا پتہ

مکتبہ فکر آخرت

﴿جامع مسجد رفاه عام لیبر ہالٹ﴾

[www.fikreakhirat.org](http://www.fikreakhirat.org)

## فہرست

صفحہ	عنوان
1	پارہ نمبر ۱
1	سورۃ فاتحہ
1	خلاصہ سورت
1	اسمائے سورۃ الفاتحہ
1	قرآن کریم کی مضامین کے اعتبار سے تقسیم
2	سورت فاتحہ اور مضامین قرآن
2	صراطِ مستقیم اور دین اسلام
2	سورۃ البقرۃ
2	خلاصہ رکوع نمبر ۱
2	(۱) عظمت قرآن
2	(۲) قرآنی ہدایت سے مستفید ہونے والے
3	(۳) قرآنی ہدایت سے محروم لوگ
3	خلاصہ رکوع نمبر ۲
3	منافقین کے جھوٹے دعوے
3	(۱) ایمان کا دعویٰ
3	(۲) مصلح ہونے کا
3	دعویٰ



- 3 (۳) غفلت نہ ہونے کا دعویٰ
- 4 (۴) مسلمانوں کے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ
- 4 (۵) کامیاب ہونے کا دعویٰ
- 4 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 4 مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ
- 5 صحت روحانی کے لئے ضروری اسباب
- 5 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 5 بنی آدم کو خلافت ارضی سے پہلے پر ملائکہ کا استفسار
- 6 ملائکہ کے سوال کا جواب
- 6 ایک اصول
- 7 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 7 ادا امر کا بیان
- 7 نواہی کا بیان
- 7 یہود کا علم کو چھپانا
- 8 واو فوا بعضی سے کون سا عہد مراد ہے؟
- 8 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 8 پہلا انعام: دشمن سے نجات
- 8 دوسرا انعام: دریا عبور کرنا
- 8 تیسرا انعام: گناہ کی معافی
- 9 چوتھا انعام: تو رات کا ملنا
- 9 پانچواں انعام: قبول توبہ
- 9 چھٹا انعام: گستاخی پر معافی

9	ساتواں انعام: رزق کا ملنا
10	<b>خلاصہ کوغ نمبر ۷</b>
10	میدان تیبہ میں پیش آنے والے حالات
11	<b>خلاصہ کوغ نمبر ۸</b>
11	موجودہ بنی اسرائیلیوں کی خباثتیں
11	(۱) تو رات سے روگردانی اور پہاڑ کا معلق ہونا
11	اشکال اور اس کا جواب
11	(۲) شکار کے لئے حیلہ بازی اور خدائی گرفت
11	(۳) صاف اور واضح امر کو بھی پیچیدہ بنانا
12	<b>خلاصہ کوغ نمبر ۹</b>
12	مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرنا
12	یہودی پانچ جماعتوں کی مذمت
12	علماء یہود و مشائخ
12	یہودی منافقین
12	ان پڑھ یہود
12	محررین علماء یہود
13	یہودی صاحبزادگان
13	<b>خلاصہ کوغ نمبر ۱۰</b>
13	یہودی عملی کمزوریاں
14	<b>خلاصہ کوغ نمبر ۱۱</b>
14	یہودی بیماریاں
14	ثمرات تکبر

- 14 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 14 یہود کے جرائم
- 14 جادو و شق بھی ہے اور کفر بھی
- 15 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 15 یہود کے سنے ح رہے
- 15 حصول فتح کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام ضروری ہے
- 15 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 15 یہودیوں میں پائی جانے والی بری خصلتیں
- 16 (۱) تعصب
- 16 (۲) عبادات سے روکنا
- 16 (۳) ملت امراہمی کا انکار
- 16 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 16 بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت
- 16 خلافت و امامت کے لئے ملت امراہمی ضروری ہے
- 16 چند احکامات
- 17 اصلاح ملک و ملت کے تین اصول
- 17 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 17 دین کا خلاصہ
- 17 صرف قرابت و رشتہ داری کا رآمد نہیں
- 19 دوسرا پارہ
- 19 سورۃ البقرہ
- 19 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

- 19 ہیئت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی حکمت
- 19 یہود کا قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض اور اس کا جواب
- 19 تبدیل قبلہ کی تین وجوہ
- 20 اصل چیز عقل حکم ہے
- 20 خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
- 20 مرکز اور قائد کا تعین
- 20 خلاصہ رکوع نمبر ۱۹
- 21 ترقی کے پانچ مراحل
- 21 تہذیب الاخلاق
- 21 تہذیب الاخلاق کے شعبے
- 21 خلاصہ رکوع نمبر ۲۰
- 21 تدبیر المنزل
- 22 کسب حلال کی صورتیں
- 22 مال کے ہلاک ہونے کی دو صورتیں
- 22 خلاصہ رکوع نمبر ۲۱
- 22 شرک عقلی کی نفی
- 23 خلاصہ رکوع نمبر ۲۲
- 23 سیاست مدنیہ
- 23 دشمن اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے
- 23 قائد اور رہنما کی صفات
- 24 سیاست مدنیہ کے لئے ضروری امور
- 24 خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

24	(۱) صبر
25	(۲) تعظیم شعار اللہ
25	وعا کی شرائط
25	فریضیت رمضان اور معذوروں سے متعلق حکم
26	خلاصہ رکوع نمبر ۲۳
26	قانون جہاد اور حج
26	خلاصہ رکوع نمبر ۲۵
26	منہیات حج
26	مامورات حج
27	خلاصہ رکوع نمبر ۲۶
27	خلاصہ رکوع نمبر ۲۷
27	شرک سب سے بڑا جرم ہے
27	مشرکین سے قتال کے پانچ اسباب
28	خلاصہ رکوع نمبر ۲۸
28	عائلی قوانین اور اس کے چند مسائل
29	طلاق اور عدت کے مسائل
29	خلاصہ رکوع نمبر ۲۹
29	اقسام طلاق اور خلع
30	خلع کے شرائط
30	حلالہ کے شرائط
30	خلاصہ رکوع نمبر ۳۰
30	رضاعت

31	نکاح کا پیغام دینا
31	خلاصہ رکوع نمبر ۳۱
31	طلاق اور مہر کے مسائل
31	خلاصہ رکوع نمبر ۳۲
31	ملک گیری کے لئے عملی اقدام کی صورت
32	خلاصہ رکوع نمبر ۳۳
32	پانی کے امتحان کی وجہ
33	پارہ نمبر ۳
33	خلاصہ رکوع نمبر ۱
33	انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرق مراتب
33	عبادت میں رکاوٹ
34	خلاصہ رکوع نمبر ۲
34	تینوں قصوں سے حاصل شدہ سبق
34	ارباب حکومت کی ذمہ داریاں
35	خلاصہ رکوع نمبر ۳
35	انفاق کی شرائط
35	خلاصہ رکوع نمبر ۴
35	مستحق زکوٰۃ کون ہیں؟
36	خلاصہ رکوع نمبر ۵
36	اقتصادیات
36	مقروض کو مہلت دو
36	خلاصہ رکوع نمبر ۶

- 36 باہمی معاملات کے اصول  
36 باہمی مالی معاملات کے اصول  
37 خلاصہ  
38 آخری دو آیتوں کی فضیلت

## سورہ آل عمران

- 38 ما قبل سے ربط  
38 سورت کا خلاصہ  
39 خلاصہ رکوع نمبر ۷  
39 خلاصہ رکوع نمبر ۸  
39 نصاریٰ کو اسلام کی طرف دعوت  
40 خلاصہ رکوع نمبر ۹  
40 نصاریٰ کے جرائم  
41 کفار سے تعلقات کے احکام  
41 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲  
41 محبت میں حد سے تجاوز کر کے شرک نہ کرو  
42 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰  
42 حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل اور یہود و نصاریٰ کے عقائد  
42 عورت کی نماز گھر میں افضل ہے  
42 حیات عیسیٰ علیہ السلام  
43 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱  
43 عیسیٰ علیہ السلام معبود نہیں ہیں  
43 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

43	دُعوتِ توحید
44	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
44	نصاریں کی کمزوریاں
45	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
45	نبی کریم ﷺ کی عمومی بعثت اور دعوتِ اسلام
46	چوتھا پارہ
46	خلاصہ رکوع نمبر ۱
46	ہیت اللہ کے فضائل
47	خلاصہ رکوع نمبر ۲
47	خلاصہ رکوع نمبر ۳
48	یہودیوں پر ذلت و مسکنت
48	کفار کے ساتھ قطعِ تعلق اور اس کے چند اسباب
49	خلاصہ رکوع نمبر ۴
49	اعلانِ جنگ اور نصرتِ الہی
49	پہلا جواب
49	خلاصہ رکوع نمبر ۵
49	سودی نظام کا خاتمہ
50	خلاصہ رکوع نمبر ۶
50	خلاصہ رکوع نمبر ۷
50	غزوہٴ احد، شکست اور اللہ کی طرف سے تسلی
51	خلاصہ رکوع نمبر ۸
51	آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان



51	نبی کریم ﷺ کی نرم مزاجی
51	آپ ﷺ کا بشر ہونا
52	غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کی حکمت
52	خلاصہ رکوع نمبر ۹
52	مسلمانوں کو ہدایات
52	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
53	اہل کتاب اور بداعت
53	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
53	عقلمندوں کی علامات
54	خلاصہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
54	سورہ نساء
54	ما قبل سے ربط
54	خلاصہ سورت
54	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
54	باہمی اتحاد اور اصلاح اعمال سے متعلق چند قوانین
55	تعدد نکاح کا بیان
55	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
56	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
56	اصلاح ازواج
56	زمانہ جاہلیت میں رائج ایک قبیح رسم
57	پانچواں پارہ

57	خلاصہ رکوع نمبر ۱
57	کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال اور کن سے حرام ہے؟
58	خلاصہ رکوع نمبر ۲
59	خود کو گناہوں سے بچائیے
59	امور غیر اختیاریہ میں تمنائہ کرو
59	خلاصہ رکوع نمبر ۳
59	مدیر منزل، سربراہ کی نامزدگی اور قانون خانداری
59	عورتوں کی صفات
60	بیوی کی اصلاح کیسے کی جائے؟
60	حقوق کو ضائع کرنے والے اسباب
61	خلاصہ رکوع نمبر ۴
61	نماز کا بیان
61	یہودی چالباز یوں کا بیان
62	خلاصہ رکوع نمبر ۵
62	معاشرے کو مستحکم بنائیں
63	خلاصہ رکوع نمبر ۶
63	منافقین کے لئے زجر کا بیان
63	اطاعت حقیقی کی شرائط
63	خلاصہ رکوع نمبر ۷
63	فریضہ جہاد اور اس کی علت
64	خلاصہ رکوع نمبر ۸
64	اسلامی فوج کے آداب

- 64 ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے دشمن کو فائدہ ہو
- 64 ارباب اقتدار سے خطاب
- 65 سفارش کے احکام
- 65 معاشرت کا ایک اصول
- 65 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 65 منافقین کے تین گروہ
- 66 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 66 قتلِ خطا کے احکام
- 66 کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کی تحقیق ضروری ہے
- 66 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 66 ہجرت کا حکم
- 67 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 67 سفر کی نماز
- 67 خوف کی نماز کا بیان
- 67 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 67 جھوٹے لوگوں کی طرفداری نہ کریں
- 68 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 68 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 68 شیطان شرک کے ذریعے انسان کو گمراہ کرتا ہے
- 69 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 69 ایک وہم کا ازالہ
- 69 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

70	قرآن کریم کا ایک اصول
70	منافقین کی علامات
70	خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
71	کفار سے ترک موالات کا حکم
72	چھٹا پارہ
72	خلاصہ رکوع نمبر ۱
72	یہود کی بری عادات کا بیان
72	حیات عیسیٰ و نزول عیسیٰ ﷺ کا عقیدہ
73	حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا
73	مرزا ایت اور حیات عیسیٰ ﷺ
73	خلاصہ رکوع نمبر ۲
73	انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد
74	دین میں غلو نہ کریں
74	عقیدہ تملیت
74	عقیدہ تبعیث
74	خلاصہ رکوع نمبر ۳
75	سورہ مائدہ
75	ما قبل سے رابطہ
75	خلاصہ سورت
75	دعویٰ سورت
75	خلاصہ رکوع نمبر ۴
75	باہمی تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہے

76	بعض محرمات کا بیان
76	حلال چیزوں کا بیان
76	شکاری کتے کا شکار کیا ہوا کب حلال ہے؟
77	اہل کتاب کا ذبیحہ
77	یہودی یا نصرانی لڑکی سے نکاح
79	خلاصہ رکوع نمبر ۵
79	ایقانے عہد اور اس کا عملی ثبوت
79	خلاصہ رکوع نمبر ۶
79	اہل ایمان کو تنبیہ
80	نقض عہد کے نتائج
80	مسئلہ نور و بشر
80	خلاصہ رکوع نمبر ۷
81	موجودہ صورتحال
81	خلاصہ رکوع نمبر ۸
81	حسد ایک خطرناک بیماری ہے
82	میت کو دفن کرنا فطرت کے عین موافق ہے
82	فرد کا قتل پوری قوم کا قتل ہے
82	ذکیت کی سزا
82	خلاصہ رکوع نمبر ۹
83	چوری کی سزا
83	منافقین کی جاسوسی
83	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

83	اعضاء میں قصاص کا حکم
84	خلاصہ درکوع نمبر ۱۱
84	اللہ کے محبوب
84	خلاصہ درکوع نمبر ۱۲
85	خلاصہ درکوع نمبر ۱۳
85	مسلمان دین کی اشاعت و تبلیغ سے غافل نہ ہوں
85	نصرانیوں کا کفر یہ عقیدہ
85	خلاصہ درکوع نمبر ۱۴
85	نبی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب
86	نجاشی کا قبول اسلام
87	ساتواں پارہ
87	خلاصہ درکوع نمبر ۱
87	غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننے سے ممانعت
87	قسم کا کفارہ
87	قسم کے مسائل
87	(۳) بعض لغویات کی حرمت
87	خلاصہ درکوع نمبر ۲
87	شعائر اللہ کی تعظیم کا بیان
88	خلاصہ درکوع نمبر ۳
88	عقیدہ علم غیب
88	مسئلہ تقلید
89	کوواہ کیسے ہوں؟

89

خلاصہ رکوع نمبر ۴

89

انبیاء کرام علیہم السلام کا تجزات دکھانا ان کے معبود ہونے کی دلیل نہیں

90

دستر خوان کا طلب کرنا

90

خلاصہ رکوع نمبر ۵

90

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الوہیت سے انکار کرنا

90

نجات صرف صحیح عقیدہ سے ملے گی

90

ایک نکتہ

90

سورۃ النعام

90

ما قبل سے رابط

91

خلاصہ سورت

91

خلاصہ رکوع نمبر ۶

91

قوم کا آپ ﷺ سے صحیفہ کا مطالبہ کرنا

91

فرشتوں کے نزول کا مطالبہ

92

قوم کا اعتراض کہ رسول بشر نہیں ہوتا

92

خلاصہ رکوع نمبر ۷

92

خلاصہ رکوع نمبر ۸

92

اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کا سبب

93

خلاصہ رکوع نمبر ۹

93

اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کے اسباب پر مزید روشنی

93

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

93

پہلے اصلاح پھر عذاب

94

مشرکین کے سوالات کا مسکت جواب

- 94 مزید سوالات اور ان کے جوابات
- 94 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 94 اہل ایمان کی تربیت کا حکم
- 95 انبیاء علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ
- 95 عقیدہ اہل سنت والجماعت
- 95 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 95 ایک نکتہ
- 96 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 96 اتمام حجت کا بیان
- 96 عذاب دنیا کی مختلف صورتیں
- 96 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 97 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 97 شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے
- 97 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 97 ایک اشکال اور اس کا جواب
- 97 قرآن کریم پر ایمان لانے کی ترغیب
- 97 قرآن پر ایمان نہ لانے پر وعید
- 98 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
- 98 اللہ کو پہچاننا اور شرک مت کرو
- 98 خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
- 98 صفات باری تعالیٰ اور عقیدہ توحید
- 98 معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے ممانعت



ایمان قبول نہ کرنے کی وجہ اور مہر جباریت

98

## آٹھواں پارہ

99

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

99

مومن مانی نشانیوں کا مطالبہ کرنا شیطانی دوسوہ ہے

99

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

99

مومن اور کافر کی مثال

99

دین داری میں رکاوٹ کا سبب

100

اسلام کے لئے کشادہ سینہ

100

اہل مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا مکمل ہوشل بائیکاٹ

100

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

100

مشرکین کے شرکیہ اعمال اور ان میں رائج ایک نہایت فتنہ جرم

100

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

101

حلال و حرام کے مالک کے ساتھ شرک مت کرو

101

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

101

مشرکین کی تحریمات خود ساختہ ہیں

101

اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور عزیز بھی

102

مشرکین کے ایک اعتراض کے تین مسکت جوابات

102

اللہ کی مشیت اصل ہے

102

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

103

نبی اکرم ﷺ کی وصیت

103

ائمہ اربعہ کا اختلاف باعث رحمت ہے

103

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

104

105	وہ کرو جو آخرت میں کام آئے
105	<b>سورہ اعراف</b>
105	ما قبل سے ربط
105	<b>خلاصہ سورت</b>
105	سورہ اعراف کے حصے
105	سورہ اعراف کے مضامین
106	<b>خلاصہ رکوع نمبر ۸</b>
106	مصائب و مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنا
106	اللہ کے نازل کردہ احکامات کی مکمل پیروی کرو
106	<b>خلاصہ رکوع نمبر ۹</b>
106	غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کرنا خدائی تعلیمات سے روگردانی ہے
106	<b>خلاصہ رکوع نمبر ۱۰</b>
106	شیطان کا قریش کو یہ ہنہ طواف کرنے پر اکسانا
107	لباس ایک نعمت ہے
107	<b>خلاصہ رکوع نمبر ۱۱</b>
107	محرمات سے مکمل اجتناب کا حکم
107	جہنیوں کا ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا
107	رزق در حقیقت مؤمنین کے لئے ہے
108	<b>خلاصہ رکوع نمبر ۱۲</b>
108	بے ایمان لوگ
108	اہل ایمان
108	اعراف والے

- 109 خلاصہ درکوع نمبر ۱۳
- 109 اصحاب اعراف اور اہل جہنم کے مابین مکالمہ
- 109 خلاصہ درکوع نمبر ۱۴
- 109 کائنات کی تخلیق کا بیان
- 109 خلاصہ درکوع نمبر ۱۵-۱۷
- 109 ام سابقہ کا تذکرہ
- 109 خلاصہ درکوع نمبر ۱۸
- 109 قوم شعیب علیہ السلام کے جرائم اور انجام بد
- 111 نواں پارہ
- 111 خلاصہ درکوع نمبر ۱
- 111 کیا نعمتوں کا ملنا بھی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے
- 111 اس سلسلے میں اہل مکہ کا گمان
- 111 خلاصہ درکوع نمبر ۲
- 111 مہر جباریت کے شبت کئے جانے کا بیان
- 112 حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ
- 112 پہلا حصہ
- 112 امت دعوت اور امت اجابت کا بیان
- 112 جادوگروں کا اخلاق سے پیش آنا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا
- 112 سحر کی حقیقت کیا تھی؟
- 113 خلاصہ درکوع نمبر ۳ حصہ دوم
- 113 دوسرا حصہ
- 113 قیادت سے زیادہ کارکنان کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

113 تیسرا حصہ

113 خلاصہ رکوع نمبر ۴، حصہ سوم

113 فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کی مختلف صورتیں

114 چوتھا حصہ

114 قوم کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے جابلانہ سوال

114 پہلا جواب

114 دوسرا جواب

114 تیسرا جواب

114 پانچواں اور چھٹا حصہ

114 خلاصہ رکوع نمبر ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲

- 118 بطور عبرت حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کا ذکر
- 118 نا اہل حکمرانوں اور وزیروں کا بیان
- 118 بنی اسرائیل کے دعوائے مغفرت کی تردید
- 119 پہلا رد
- 119 دوسرا رد
- 119 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 119 تیسرا رد
- 119 چوتھا رد
- 120 انسانوں اور جنات سب کے لئے ایک امتیاز
- 120 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 120 عذاب کے مؤخر ہونے سے دھوکہ نہ کھاؤ
- 120 قیامت سے متعلق سوال اور اس کے جوابات
- 120 پہلا جواب
- 120 دوسرا جواب
- 120 تیسرا جواب
- 120 چوتھا جواب
- 121 پانچواں جواب
- 121 چھٹا جواب
- 121 ساتواں جواب
- 121 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 121 طریقہ تبلیغ
- 121 آداب تلاوت اور طریقہ دعا

## سورہ انفال

122

122

ما قبل سے ربط

123

خلاصہ سورت

123

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

123

سورت کا دعویٰ اور اس کی تین علتیں

123

پہلی علت

123

دوسری علت

123

تیسری علت

124

اہل ایمان کی صفات

124

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

124

دعوائے سورت کی مزید دو علتوں اور قوانین جہاد کا بیان

124

چوتھی علت

124

پانچویں علت

125

قانون نمبر ۱: میدان میں استقامت

125

بیان کردہ علتوں کا شمارہ

125

غزوہ بدر سے قبل مدد کا نازل ہونا

125

پہلا انعام

125

دوسرا انعام

125

تیسرا انعام

125

چوتھا انعام

126

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

126

قانون نمبر ۲: دل جذبہ اطاعت سے معمور ہوں

126	قانون نمبر ۳: دعوت جہاد پر فورا "الیک" کہو
126	عسیل الملائکہ حضرت حظلہ ؓ کی شہادت کا واقعہ
126	دعوت جہاد پر فورا الیک کہنا کیوں ضروری ہے؟
127	قانون نمبر ۴: جنگی رازوں کی حفاظت
127	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
127	قانون نمبر ۵: تقویٰ اختیار کرو
127	چھٹی علت
127	ساتویں علت
127	عمومی عذاب سے کیا چیز مانع تھی؟
128	سوال پارہ
128	خلاصہ رکوع نمبر ۱
128	قانون نمبر ۶
128	قانون نمبر ۷
128	دعویٰ سابقہ کی آٹھویں علت
128	نویں علت
129	خلاصہ رکوع نمبر ۲
129	اسلامی فوج کے اصول
129	خلاصہ رکوع نمبر ۳
129	گیا رہویں علت
129	قانون نمبر ۱۰
130	خلاصہ رکوع نمبر ۴
130	خلاصہ رکوع نمبر ۵

130	قانون نمبر ۱۲
130	شان نزول
131	خلاصہ رکوع نمبر ۶
131	سورہ توبہ
131	ما قبل سے ربط
131	خلاصہ سورت
132	بسم اللہ ذکر نہ کرنے کی وجہ اور اس کے مسائل
132	خلاصہ رکوع نمبر ۷
133	خلاصہ رکوع نمبر ۸
133	مشرکین سے قتال کے اسباب
134	خلاصہ رکوع نمبر ۹
134	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
134	فتح کا معیار ملت و کثرت میں
135	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
135	جہاد کے اسباب
136	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
136	صحابیت ابی بکر صدیق ؓ
136	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
136	مؤمنین اور منافقین میں فرق
137	منافقین کے حیلے
137	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
137	مصارفِ زکوٰۃ



- 138 منافقین کا استہزاء
- 138 منافقین کے لئے اجر
- 138 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 138 منافقین کی خباثتیں
- 138 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 139 نقض عہد اور ریاکاری
- 139 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
- 140 گیارھواں پارہ
- 140 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 140 دیہاتیوں کی اقسام
- 140 غزوہ تبوک میں شریک ہونے والے منافقین
- 141 منافق اعراب کی چار بیماریاں
- 141 مؤمن دیہاتیوں کے لئے بشارت
- 141 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 141 حضرات صحابہ کرام ؓ کی فضیلت
- 141 ”سابق“ کے معنی
- 142 خلفائے راشدین کی اتباع ضروری ہے
- 142 غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے مؤمنین کی پہلی قسم
- 142 غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے مؤمنین کی دوسری قسم
- 143 مسجد نضرہ کا پس منظر
- 143 مسجد کی بنیاد و تقوٰی ہے
- 143 خلاصہ رکوع نمبر ۳

143

مشرک کے لئے استغفار جائز نہیں

143

ایک اشکال اور اس کا جواب

144

غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے والے منافقین

144

خلاصہ رکوع نمبر ۴

144

آپ ﷺ سب پر مقدم ہیں

144

آیت نمبر ۱۲۲ کی تفسیر

145

خلاصہ رکوع نمبر ۵

145

منافقین کی تین بیماریاں

145

نزول کا اعتبار سے قرآن کریم کی سب سے آخری آیت

145

سورہ یونس

145

ما قبل سے ربط

146

خلاصہ سورت)

146

خلاصہ رکوع نمبر ۶

146

سورت کا مرکزی دعوئی اور دلائل

147

تنویہات اور تشریحات کا بیان

147

خلاصہ رکوع نمبر ۷

147

مشرکین کے ایک معاندانہ شبہ کا رد

148

خلاصہ رکوع نمبر ۸

148

مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے

148

خلاصہ رکوع نمبر ۹

148

ایک نکتہ

148

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

149	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
149	مشرکین کی تحریکات اور نیا زات باطل ہیں
149	فضائل قرآن
149	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
150	تقویٰ کے مراتب
150	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳، ۱۴
150	تخویف دنیوی کے چند نمونے
150	ایک اشکال اور اس کا جواب
150	مشکلات پر صبر کی تلقین
151	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
151	بنی اسرائیل کا عناد
151	قرآن کریم سے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ
152	ایمان کی قسمیں
152	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
153	پارہ نمبر ۱۲
153	سورہ مہود
153	ما قبل سے ربط
153	خلاصہ سورت
153	قصص الانبیاء کا سورت کے دعوؤں کے ساتھ ربط
154	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
154	دین اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو تنبیہ

154	خلاصہ رکوع نمبر ۲
154	معاندین کے اعتراضات اور ان کے جوابات
154	قرآن کا چیلنج
155	خلاصہ رکوع نمبر ۳
155	قوم نوح کے سوالات
155	جواب
155	قرآن کریم سے متعلق ایک اعتراض کا جواب
156	خلاصہ رکوع نمبر ۵ رکوع نمبر ۴
156	کامیابی کے اصول
156	خلاصہ رکوع نمبر ۶
157	خلاصہ رکوع نمبر ۷
157	حضرت یعقوب <small>عليه السلام</small> کی بشارت
157	نزول عذاب کی اطلاع
157	حضرت لوط <small>عليه السلام</small> کی قوم کے گناہ
158	خلاصہ رکوع نمبر ۸
158	قوم شعیب کے جرائم اور نزول عذاب
158	خلاصہ رکوع نمبر ۹
158	تمام برباد شدہ اقوام کا منفقہ ہرم ”انکار تو حید“ تھا
158	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
158	گذشتہ واقعات پر مرتب ہونے والے امور
159	اللہ تعالیٰ کا ایک قانون
159	سورہ یوسف

159	ما قبل سے ربط
160	خلاصہ سورت
160	خلاصہ حل نمبر ۱
161	حضرت یوسف علیہ السلام کے چھ امتحان
161	خلاصہ حل نمبر ۲
161	بھائیوں کی سازش اور اس پر صبر
161	خلاصہ رکوع نمبر ۳، اور دوسرا مرحلہ
161	خلاصہ رکوع نمبر ۴، اور تیسرا مرحلہ
161	حضرت یوسف علیہ السلام کی فروخت اور اس پر صبر
162	عزیر مصر کا مہربان ہونا
162	خلاصہ حل نمبر ۵
162	حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت
162	امانت کا امتحان اور اس امتحان کی شدت کے اسباب
162	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا فرمان
163	خلاصہ حل نمبر ۶
163	حضرت یوسف علیہ السلام کی امانت کا دوسرا امتحان
163	خلاصہ حل نمبر ۷
163	حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا امتحان
163	خلاصہ حل نمبر ۸
163	فراست کا دوسرا امتحان
164	خلاصہ حل نمبر ۹
164	حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور بصیرت

164

استقامت و بصیرت کا دوسرا امتحان

165

حضرت یوسف علیہ السلام اور بادشاہت

166

تیرھواں پارہ

166

خلاصہ حال نمبر ۱۰

166

خلاصہ رکوع نمبر ۱

166

بھائیوں کی آمد اور آپ کا تحمل

166

والد محترم نے بیٹوں کو مختلف دروازوں سے جانے کا حکم دیا

166

خلاصہ حال نمبر ۱۱

166

خلاصہ رکوع نمبر ۲

166

بھائیوں کی دوسری آمد

167

بھائیوں کا چوری کا الزام لگانا اور آپ کا صبر سے کام لینا

167

خلاصہ رکوع نمبر ۳

167

خلاصہ حال نمبر ۱۲

167

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کمال توکل

167

خلاصہ حال نمبر ۱۳

167

تیسری آمد اور حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچاننا

168

خلاصہ حال نمبر ۱۴

168

خلاصہ حال نمبر ۱۵

168

بھائیوں اور والدین کی مصرت آمد اور آپ کی تواضع

168

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

168

مشرکین کا عناد

169

سورہ زمر

169

ما قبل سے ربط

169

خلاصہ سورت

169

خلاصہ رکوع نمبر ۱

169

مسئلہ توحید پر پہلی دلیل

169

خلاصہ رکوع نمبر ۲

169

مسئلہ توحید پر مزید پانچ دلائل

170

خلاصہ رکوع نمبر ۳

170

صاحب بصیرت کون اور عقل سے محروم کون؟

170

خلاصہ رکوع نمبر ۴

170

ضدی اور ہٹ دھرم تجزات سے متاثر نہیں ہوتے

171

خلاصہ رکوع نمبر ۵

171

استہزاء کرنے والوں سے انتقام ضرور لیا جائے گا

171

”اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے“ کا مفہوم

171

خلاصہ رکوع نمبر ۶

171

ایک سوال اور اس کا جواب

171

دوسرا سوال اور اس کا جواب

172

تیسرا سوال اور اس کا جواب

172

سورۃ ابراہیم

172

ما قبل سے ربط

172

خلاصہ سورت

172

خلاصہ رکوع نمبر ۱

172

قرآن نور ہے

173	خلاصہ رکوع نمبر ۲
173	ایک سوال اور اس کا جواب
173	دوسرا سوال اور اس کا جواب
173	خلاصہ رکوع نمبر ۳
173	کفار کی طرف سے دھمکی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے تسلی
174	خلاصہ رکوع نمبر ۴
174	شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان براءت
174	کلمہ حق اور کلمہ کفر
175	خلاصہ رکوع نمبر ۵
175	وقائع دنیوی اور اخروی سے خلاصی کے اسباب
175	خلاصہ رکوع نمبر ۶
175	دین امن وامان اور رزق کی دعائیں
176	خلاصہ رکوع نمبر ۷
176	اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال سے غافل نہیں
177	چودھواں پارہ
177	سورہ حجر
177	ما قبل سے ربط
177	خلاصہ سورت
177	خلاصہ رکوع نمبر ۱
177	خلاصہ رکوع نمبر ۲
178	خلاصہ رکوع نمبر ۳
178	شیطان سے ہوشیار رہیں



178	خلاصہ رکوع نمبر ۵، ۴
178	حضرت لوط علیہ السلام کی طرف فرشتوں کی آمد
178	خلاصہ رکوع نمبر ۶
178	آپ ﷺ کے لئے تسلی اور ازالہ غم کا نسخہ
179	سورہ نحل
179	ما قبل سے ربط
179	خلاصہ سورت
179	خلاصہ رکوع نمبر ۱
179	نجات کا راستہ ”عقیدہ توحید“
179	خلاصہ رکوع نمبر ۲
179	ہر شیء کا خالق و مالک اور غیب کا علم جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے
180	خلاصہ رکوع نمبر ۳
180	منکرین توحید کے امراض
180	خلاصہ رکوع نمبر ۴
180	خلاصہ رکوع نمبر ۵
180	مشرکین کے معاندانہ اقوال کا رد
181	اللہ کے نزدیک مخلوق کی حیثیت
181	خلاصہ رکوع نمبر ۶
181	خلاصہ رکوع نمبر ۷
182	شرک کی اقسام
182	خلاصہ رکوع نمبر ۸
182	خلاصہ رکوع نمبر ۹

- 182 حرمت شراب
- 182 شہد کی مکھی انسانوں کے لئے نمونہ عبرت ہے
- 183 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 183 توحید اور شرک پر چند مثالیں
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 184 تمام امور میں تعارف کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 184 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق چھ احکام
- 185 نہایت جامع و مانع آیت
- 185 عہد کی پاسداری نہ کرنے کے اسباب
- 185 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 185 مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جوابات
- 186 مرتد اللہ کے عذاب اور غضب کی زد میں ہوتا ہے
- 186 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 186 حلال کوحلال اور حرام کو حرام جانو
- 186 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 186 حضرت امیر ایمم علیہ السلام کی پیروی کا حکم
- 187 ایک اعتراض اور اس کا جواب
- 187 طریقہ تبلیغ
- 187 نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی کا بیان
- 188 پندرہواں پارہ

خلاصہ سورت

اسراء و معراج

اسراء و معراج کی ابتداء

اہل سنت و الجماعت کا مسلک

واقعہ اسراء و معراج کو اہتمام سے ذکر کرنا

لفظ ”عبد“ کا مصداق

کفار کا بیت المقدس اور قافلہ کے حالات پوچھنا اور آپ ﷺ کا فکر مند ہونا

آیت تو حید و آیت معجزہ

بخت نصر کا یہودی پر مسلط ہونا

شاہ طیطلس کا یہودی پر مسلط ہونا

عبرت حاصل کریں

خلاصہ رکوع نمبر ۲

دن اور رات کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

دو قانون

سوال مقدر کا جواب

کامیابی کے لئے تین شرطیں

خلاصہ رکوع نمبر ۳، ۴

مسلم معاشرے کو مہذب بنانے والے چودہ نکات

خلاصہ رکوع نمبر ۵

خلاصہ رکوع نمبر ۶

تبلیغ و جہاد اور غصہ و نرمی

193	وسیلہ کا حکم
194	خلاصہ رکوع نمبر ۷
194	حدود اللہ میں شکوک پیدا کرنا ایسے ملعون کا کام ہے
195	خلاصہ رکوع نمبر ۸
195	کافروں کے لئے صرف دنیا میں اعزاز ہے
195	شان نزول
195	عصمت انبیاء کرام علیہم السلام
196	خلاصہ رکوع نمبر ۹
196	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
196	روح کیا ہے؟
196	آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان
197	مشرکین کے شکوکوں کا جواب
197	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
197	مشرکین کے چند اعتراضات اور ان کے جوابات
198	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
198	آداب دعا
198	سورہ کہف
198	ما قبل سے رابط
198	خلاصہ رکوع نمبر ۱
199	خلاصہ رکوع نمبر ۲
199	خلاصہ رکوع نمبر ۳
199	اصحاب کہف کی حفاظت کے ذرائع

200	خلاصہ رکوع نمبر ۴
200	آئندہ کام کے لئے انشاء اللہ کہیں
200	خلاصہ رکوع نمبر ۵
200	دو بھائیوں کا واقعہ
201	خلاصہ رکوع نمبر ۶
201	خلاصہ رکوع نمبر ۷
202	خلاصہ رکوع نمبر ۸
202	خلاصہ رکوع نمبر ۹
203	پارہ نمبر ۱۶
203	خلاصہ رکوع نمبر ۱
203	کشتی کو عیب دار کرنے، بچے کو قتل کرنے اور دیوار کی اصلاح کرنے کی حکمت
203	خلاصہ رکوع نمبر ۲
203	قصہ ذوالقرنین
204	انسدادِ وقتہ حکومت کی ذمہ داری ہے
204	خلاصہ رکوع نمبر ۳
204	کافروں کے اعمال
204	سورہٴ مریم
204	ما قبل سے ربط
204	خلاصہ سورت
205	خلاصہ رکوع نمبر ۴
205	حضرت زکریاؑ کی اولاد کے لئے دعا
205	آداب دعا

205	شرفِ قبولیت
207	خلاصہ رکوع نمبر ۵
207	حضرت مریم کا تعارف
207	اللہ کی قدرت
207	پیدائش کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر
207	خلاصہ رکوع نمبر ۶
207	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ
207	خلاصہ رکوع نمبر ۷
207	انبیاء کرام اور ان کی اقوام کا تذکرہ
207	خلاصہ رکوع نمبر ۸
207	بعث بعد الموت
208	خلاصہ رکوع نمبر ۹
208	کافروں پر شیطان مسلط ہوتا ہے
208	سورہ طہ
208	ما قبل سے رابطہ
208	خلاصہ سورت
208	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
208	نزول قرآن کا مقصد
209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
209	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر احسان الہی
209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
209	جادو اور معجزہ

209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
209	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فرعون کی بربادی
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
210	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور کی طرف جانا
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
210	قیامت کی منظر کشی
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
211	ہدایت سے اعراض کی سزا
211	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
211	نبی اکرم ﷺ کو تسلی
211	نماز کی پابندی
212	پارہ نمبر ۱
212	سورہ انبیاء
212	ما قبل سے ربط
212	خلاصہ سورت
213	خلاصہ رکوع نمبر ۱
213	خلاصہ رکوع نمبر ۲
213	گذشتہ تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے
213	سنت الہیہ
215	اللہ صرف ایک ہو سکتا ہے
215	مشرکین سے ان کے شرکیہ عقائد پر دلیل کا مطالبہ
215	عقیدہ جزئیت اور اس کی تردید

- 215 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 215 ولّٰل تو حید کا بیان
- 215 مشرکین کے اعتراضات کا اعادہ اور جواب
- 216 محل نزاع کی تعیین
- 216 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 216 (۱) دلیل عقلی
- 216 (۲) دلیل نقلی
- 217 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 217 حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت
- 217 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا
- 218 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 218 کمالات خاصہ حضرت داؤد علیہ السلام
- 218 کمالات خاصہ حضرت سلیمان علیہ السلام
- 219 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 219 اعمال کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے
- 219 یا جوج ماجوج کا تعارف
- 219 امت محمدیہ اور خلافت ارضیہ
- 219 آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں
- 220 سورہ حج
- 220 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 220 قیامت کی ہولناکی
- 220 اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ماحہ



220	خلاصہ رکوع نمبر ۲
220	مایوسی کفر ہے
221	خلاصہ رکوع نمبر ۳
221	خلاصہ رکوع نمبر ۴
221	بیت اللہ کی پہلی اینٹ تو حید کی تھی
221	حج سے متعلق چند احکام
222	خلاصہ رکوع نمبر ۵
222	فلسفہ قربانی
222	خلاصہ رکوع نمبر ۶
222	احکام جہاد اور احکام حج میں مناسبت
222	حکم جہاد اور اس کی شروعات
223	خلفاء راشدین کی فضیلت
223	خلاصہ رکوع نمبر ۷
223	کفار ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہیں گے
223	خلاصہ رکوع نمبر ۸
223	ہجرت کا حکم
224	خلاصہ رکوع نمبر ۹
224	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
224	عجز معبودان باطلہ
226	پارہ نمبر ۱۸
226	سورہ مؤمنون
226	خلاصہ سورت

- 226 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 226 امر اول
- 226 کامیاب مسلمان کی صفات
- 227 مرد دوم
- 227 خلاصہ رکوع نمبر ۲، ۳
- 228 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 228 اہم سابقہ کا اجتماعی دین میں تفرقہ ڈالنا
- 228 مؤمنین کی صفات
- 228 احکام شرعیہ پر عمل کرنا آسان ہے
- 229 ایمان سے روکنے والے امور کی تردید
- 229 ایمان نہ لانے کی پہلی رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی دوسری رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی تیسری رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی چوتھی رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی پانچویں رکاوٹ:
- 229 ایمان قبول نہ کرنے کی تین وجوہات
- 230 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 230 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 230 نیکوکار اور بدکار کے درمیان فرق
- 230 جہنم کی سختی کا بیان
- 231 اللہ تمام مشرکاء سے پاک ہے
- 231 سورہ نور

- 231 ما قبل سے ربط
- 231 خلاصہ سورت
- 232 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 232 غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا
- 232 زانی اور زانیہ صالح اور صالحہ کے لائق نہیں
- 232 زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا
- 233 اگر شوہر بیوی پر تہمت زنا لگائے تو
- 233 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 233 واقعہ فک اور قانون حجاب
- 233 تیسرے گروہ سے متعلق زجر
- 234 دوسرے گروہ سے متعلق زجر
- 234 پہلے گروہ سے متعلق زجر
- 234 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 234 شان نزول
- 234 قرابت داری کا لحاظ
- 235 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 235 اصلاح معاشرے سے متعلق چند ضروری احکام
- 235 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 235 اللہ کا نور کہاں ملتا ہے؟
- 236 اللہ کا نور سے استفادہ کرنے والے کون؟
- 236 اللہ کے نور سے محروم کون؟
- 236 کفار کو آخرت میں اعمال کا اجر نہ ملے گا

- 236 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 237 منافقین کی ایک بری عادت اور اس کے اسباب کا بیان
- 237 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 237 اللہ کے مؤمن بندے
- 237 ”واقیموا الصلۃ“ کا مقتضی
- 238 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 238 اصلاح معاشرہ سے متعلق چند قوانین
- 239 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 239 حسن صحبت کی تلقین
- 239 سورۃ فرقان
- 239 ماقبل سے ربط
- 240 خلاصہ سورت
- 240 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 240 قرآن کریم جیسی باہر کت کتاب کو نازل کرنا
- 240 زمین و آسمان کا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہونا
- 240 مخالفین کے اعتراضات
- 241 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 241 معاندین کے گزشتہ اقوال کی تردید
- 241 مشرکین کے معبودوں کا شرکین سے اعلان براءت
- 242 پارہ نمبر ۱۹
- 242 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 242 حضور اکرم ﷺ کا امت سے شکوہ

242	آپ ﷺ کے غم اور اللہ پاک کی طرف سے تسلی
243	خلاصہ رکوع نمبر ۴
243	خلاصہ رکوع نمبر ۵
243	طریقہ تبلیغ
243	کامیابی کے دو اصول
243	خلاصہ رکوع نمبر ۶
243	اللہ کے مقبول بندے
244	سورہ شعراء
244	ما قبل سے ربط
244	خلاصہ سورت
245	خلاصہ رکوع نمبر ۱
245	طلب معجزات سے ممانعت
245	خلاصہ رکوع نمبر ۲، ۳
245	معجزات کے سلسلے میں سنت الہیہ
245	خلاصہ رکوع نمبر ۴
246	فرعون کی تین سیاسی چالیں
246	پہلی چال
246	دوسری چال
246	تیسری چال
246	خلاصہ رکوع نمبر ۵
246	خلاصہ رکوع نمبر ۶
247	خلاصہ رکوع نمبر ۷

- 247 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 247 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 247 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 247 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 247 قرآن کریم کی حقانیت کا بیان
- 247 قرآن شیطاں اور جنات کی دسترس میں نہیں
- 248 تعلیمات الہیہ
- 248 سورہ نمل
- 248 ما قبل سے ربط
- 248 خلاصہ سورت
- 249 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 249 قرآن اللہ کی طرف سے انعام ہے
- 249 حضرت موسیٰ علیہ السلام غیب دان نہیں تھے
- 249 قوم کا ہلاک ہونا
- 249 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 249 حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر انعامات
- 250 حضرت سلیمان علیہ السلام اور حیوٹی
- 250 حضرت سلیمان علیہ السلام غیب دان نہیں تھے
- 250 ہد ہ کی ملکہ بلقیس کی طرف روانگی
- 250 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 250 ملکہ بلقیس کا اطاعت قبول کرنا
- 251 خلاصہ رکوع نمبر ۴

251

حضرت صالح عليه السلام کی قوم کے سرغنہ اور بد معاش

252

پارہ نمبر ۲۰

252

خلاصہ رکوع نمبر ۱

252

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس پر قدرتِ دلائل

252

پہلی دلیل:

252

دوسری دلیل

252

تیسری دلیل

252

چوتھی دلیل

253

پانچویں دلیل

253

خلاصہ رکوع نمبر ۲

253

مشرکین کے فاسد عقائد کا رد

253

خلاصہ رکوع نمبر ۳

253

عقیدہ توحید اور قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا

254

سورہ قصص

254

ما قبل سے رابطہ

254

خلاصہ سورت

254

خلاصہ رکوع نمبر ۱

254

اللہ تعالیٰ کے پانچ وعدے

255

حضرت موسیٰ عليه السلام کی پرورش اور حفاظت

255

خلاصہ رکوع نمبر ۲

255

مصر سے ہجرت

256

خلاصہ رکوع نمبر ۳

256

مدین آمد اور ازدواجی زندگی کی شروعات

256

خلاصہ رکوع نمبر ۴

256

مصر واپسی اور عطا ے باری تعالیٰ

257

خلاصہ رکوع نمبر ۵

257

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کا ملنا

257

خلاصہ رکوع نمبر ۶

257

مؤمن اہل کتاب کی صفات

258

مشرکین کے حیلے بہانوں کا ازالہ

258

خلاصہ رکوع نمبر ۷

258

خلاصہ رکوع نمبر ۸

258

قارون کا انجام

259

قارون کو نصیحت

259

خلاصہ رکوع نمبر ۹

259

سورہ عنکبوت

259

خلاصہ رکوع نمبر ۱

259

امت محمدیہ کی آزمائش بذریعہ جہاد

260

والدین کی اطاعت کا حکم

260

بروز قیامت ہر ایک اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہوگا

260

خلاصہ رکوع نمبر ۲

260

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اقوام کی نافرمانی

260

خلاصہ رکوع نمبر ۳

260

حضرت لوط علیہ السلام کا ایمان لانا اور نبوت کا ملنا



261	خلاصہ رکوع نمبر ۴
261	مختلف اقوام کی تباہی
261	مشرکین کے معبود کٹڑی کے جالے کی مانند ہیں
262	پارہ نمبر ۲۱
262	خلاصہ رکوع نمبر ۵
262	نماز کن امور پر مشتمل ہوتی ہے؟
262	آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل
262	خلاصہ رکوع نمبر ۶
262	ہجرت کا حکم
263	خلاصہ رکوع نمبر ۷
263	دنیا کی حقیقت
263	مشرکین کی عادت بد
263	مہاجرین کے لئے بشارت
263	سورہ روم
263	ما قبل سے ربط
264	خلاصہ سورت
264	خلاصہ رکوع نمبر ۱
264	چارویشن کو نیاں
264	خلاصہ رکوع نمبر ۲
265	خلاصہ رکوع نمبر ۳
265	خلاصہ دلیل نمبر ۲
265	خلاصہ دلیل نمبر ۳

265	خلاصہ دیل نمبر ۴
265	خلاصہ دیل نمبر ۵
266	خلاصہ دیل نمبر ۶
266	خلاصہ رکوع نمبر ۴
267	خلاصہ دیل نمبر ۸
267	خلاصہ رکوع نمبر ۵
267	اہل حق کے غلبہ کے لئے آٹھ اصول
267	سودا ورز کوۃ
267	خلاصہ رکوع نمبر ۶
267	فساد کا سبب انسان کے اپنے اعمال ہیں
268	ہواؤں کے فوائد
268	ایک نکتہ
268	خلاصہ رکوع نمبر ۷
268	تخلیق انسانی کے مختلف مراحل و ادوار
269	سورہ لقمان
269	ما قبل سے ربط
269	خلاصہ سورت
269	خلاصہ رکوع نمبر ۱
269	قرآن سے اہل ایمان اور اہل کفر دونوں ہی اثر لیتے ہیں
270	خلاصہ رکوع نمبر ۲
270	نصائح لقمان علیہ السلام
270	خلاصہ رکوع نمبر ۳

271	خلاصہ رکوع نمبر ۴
271	قیامت ضرور واقع ہوگی
271	منجیاتِ خمسہ
272	سورۃ سجدہ
272	خلاصہ سورت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۱
272	قرآن کریم سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ
272	بعثت بعد الموت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۲
272	آپ ﷺ کے لئے جماعت حقہ کی بشارت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۳
273	سورۃ احزاب
273	خلاصہ رکوع نمبر ۱
273	چند اہم رہنما اصول
273	مشرکین کی تین خرابیوں کا بیان
273	پہلی خرابی
274	دوسری خرابی
274	تیسری خرابی
274	منہ بولے بیٹے سے متعلق اصلاحی امر
274	آپ ﷺ اور ازواجِ مطہرات کی حرمت سب پر مقدم ہے
275	وراثت کا سبب نسبی قرابت ہے
275	خلاصہ رکوع نمبر ۲

- 275 غزوہ خندق کا بیان
- 275 منافقوں کا مکروہ کردار
- 275 منافق بے غیرت ہوتا ہے
- 276 منافق میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے والا ہوتا ہے
- 276 منافق حریص، لالچی اور بزدل ہوتا ہے
- 276 منافق انتہائی ڈرپوک ہوتا ہے
- 276 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 276 آپ ﷺ امت کے لئے بہترین نمونہ ہیں
- 277 غزوہ احزاب میں مسلمانوں کا کردار
- 277 اللہ کی طرف سے ملنے والے پانچ انعام
- 277 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 277 ازواج مطہرات سے خصوصی خطاب
- 277 شان نزول
- 278 تعدد ازواج کی حکمت
- 278 ”فاحشہ بینہ“ سے کیا مراد ہے
- 280 پہلا خطاب
- 280 دوسرا خطاب
- 280 ایک باطل عقیدہ
- 280 اہل بیت کی تحقیق
- 281 پارہ نمبر ۲۲
- 281 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 281 مسلمانوں سے خطاب

- 281 اعمال پر اجر و ثواب کب ملتا ہے؟
- 281 آپ ﷺ کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح
- 282 آپ ﷺ کی کوئی نرینہ اولاد زیادہ عرصہ حیات نہیں رہی
- 282 آپ ﷺ کی نرینہ اولاد کے زندہ نہ رہنے میں حکمت
- 283 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 283 آپ ﷺ کی صفات
- 283 نبی ﷺ کی زیادہ شادیوں کی حکمت
- 284 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 284 مسلمانوں کو آداب کی تعلیم
- 284 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 284 پردے کا حکم
- 285 آپ ﷺ کی کتنی بیٹیاں تھیں
- 285 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 285 کامیابی کے دو اصول
- 285 انسان کی تعریف
- 285 سورہ سبا
- 285 خلاصہ سورت
- 286 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 286 دلائل توحید
- 286 دو شبہوں کا ازالہ
- 286 کفار کی عادت بد
- 287 خلاصہ رکوع نمبر ۲

287	چند شبہات کا ازالہ
287	پہلا شبہہ
287	دوسرا شبہہ
287	تیسرا شبہہ
288	خلاصہ رکوع نمبر ۳
288	چوتھا شبہہ
288	طریقہ تبلیغ اور دعوت الی الحق
289	خلاصہ رکوع نمبر ۴، ۵
289	بروز قیامت کفار کی ایک دوسرے پر الزام تراشی
289	ارباب اقتدار اور ارباب اموال کا تکبر
289	فرشتوں کا اعلان براءت
290	خلاصہ رکوع نمبر ۶
290	(۱) ایمان باللہ
290	(۲) بروز قیامت کفار کی حالت زار
290	بروز قیامت کفار کی حالت زار
290	سورہ فاطر
290	ما قبل سے ربط
290	خلاصہ سورت
291	خلاصہ رکوع نمبر ۱
291	غمزہ نہ ہونے کی وجوہات
291	خلاصہ رکوع نمبر ۲
291	دلائل توحید اور شمرات

- 292 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 292 پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے
- 292 توحید اور شرک کی مثال
- 292 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 292 اللہ تعالیٰ ہی تمام امور میں تصرف کرنے والا ہے
- 292 خوف خدا رکھنے والے کون؟
- 293 خشیت اور خوف
- 293 تین قسم کے مسلمان
- 293 ان جماعتوں کا حکم
- 293 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 293 علم غیب خاصہ خداوندی
- 294 جانشینی کا تقاضا
- 294 مشرکین سے دلائل کا مطالبہ
- 294 مشرکین کا دو غلاظین
- 294 حلم خداوندی
- 295 سورہ یونس
- 295 ما قبل سے ربط
- 295 خلاصہ سورت
- 295 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 295 آپ کا ڈرانا کن لوگوں کے لئے نافع ہوگا؟
- 296 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 296 اہل اطمینان کی تباہی کا سبب ”تکذیبِ رسل“

296

مرشد کی شرائط

297

پارہ نمبر ۲۳

297

خلاصہ رکوع نمبر ۳

297

دلائل توحید

297

مشرکین کا گھٹیا پن

298

خلاصہ رکوع نمبر ۴

298

خلاصہ رکوع نمبر ۵

298

اعتراض نمبر ۱

298

اعتراض نمبر ۲

298

وحدانیت باری تعالیٰ پر مزید عقلی دلائل

299

بد بخت ابی بن خلف کا واقعہ

299

پوری سورت کا خلاصہ

299

سورۃ صافات

299

ما قبل سے ربط

299

خلاصہ سورت

300

خلاصہ رکوع نمبر ۱

300

اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں

300

خلاصہ رکوع نمبر ۲

300

خلاصہ رکوع نمبر ۳-۵

300

انبیاء کرام علیہم السلام کے عجز کا بیان

300

حضرت نوح علیہ السلام کے عجز کا بیان

301

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عجز کا بیان



- 301 دیگر انبیاء علیہم السلام کے عجز کا بیان
- 301 فرشتوں اور جنات سے متعلق مشرکین کا ایک غلط عقیدہ
- 302 سورہ ص
- 302 ماقبل سے ربط
- 302 خلاصہ سورت
- 302 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 302 کافر ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے
- 302 شان نزول
- 303 مشرکین کے اعتراضات
- 303 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 303 آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان
- 303 حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش سے متعلق واقعات کا جائزہ
- 304 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 304 حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات
- 304 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 304 حضرت ایوب علیہ السلام کی بے بسی کا بیان
- 305 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 305 قیامت کے وقوع کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے
- 305 سورہ زمر
- 305 ماقبل سے ربط
- 306 خلاصہ سورت
- 306 خلاصہ رکوع نمبر ۱

- 306 مشرکین کے ایک زعم باطل کی تردید
- 306 تمام دلائل کا متفقہ ایمان باللہ ہے
- 307 اللہ بندوں کی عبادت بکھتا جنہیں
- 307 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 307 ہجرت کا حکم اور اس پر صبر کی تلقین
- 307 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 307 مؤمن و کافر میں تقابل
- 307 کتاب اللہ کے اوصاف
- 308 توحید اور شرک ایک مثال میں
- 309 پارہ نمبر ۲۴
- 309 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 309 محبوبان باطلہ نہ راحت دے سکتے ہیں، نہ تکلیف دور کر سکتے ہیں
- 309 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 309 موت اور نیند میں قبض روح
- 309 کفار کا جہنم سے خلاصی کے لئے فدیہ دینا
- 310 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 310 اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
- 310 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 310 شان نزول
- 310 مشرکین کی سودا بازی
- 311 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 311 مؤمن و کافر کے ٹھکانوں کا بیان

311

311

ما قبل سے ربط

311

خلاصہ سورت

311

خلاصہ رکوع نمبر ۱

312

نزول عذاب کے اسباب

312

خلاصہ رکوع نمبر ۲

312

ایک اللہ کی عبادت کا حکم کیوں؟

313

خلاصہ رکوع نمبر ۳

313

بڑی بڑی طاقتوں کے تباہ ہونے کے اسباب

313

فرعون کے مختلف حربے

313

بچوں کو قتل کرنا

313

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قاتلانہ حملہ

314

خلاصہ رکوع نمبر ۴

314

مرد مؤمن کی قوم کو نصیحت

314

فرعون کا جواب

314

خلاصہ رکوع نمبر ۵

314

مرد مؤمن کا آخری خطاب

315

خلاصہ رکوع نمبر ۶

315

انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل ہونے سے کیوں نہ بچایا گیا؟

315

چند احکام

315

عصمت انبیاء علیہم السلام

316

عصمت انبیاء علیہم السلام اور عصمت ملائکہ میں فرق

- 316 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 316 خالق کائنات کی خالقیت پر استدلال
- 317 معبود ماننے کے چند اسباب
- 317 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 317 ایک اصول
- 317 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 318 سورہ حم سجدہ
- 318 ماقبل سے ربط
- 318 خلاصہ سورت
- 318 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 318 قرآن ایک بے مثال کتاب ہے
- 319 کفار کے عناد کے مقابلے میں دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کی تلقین
- 319 دعوائے بشریت کو بار بار دہرانے کی بیجہ
- 319 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 319 تخلیق کائنات مرحلہ وار
- 320 اصل اختلاف کیا ہے؟
- 320 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 320 اعضاء کا انسان کے خلاف کواہی دینا
- 321 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 321 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 321 بدسلوکی کا جواب حسن سلوک سے دینے کی ترغیب
- 321 ایک وہم کا ازالہ

- 321 قرآن عجیبی میں کیوں نہیں؟
- 322 پارہ نمبر ۲۵
- 322 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 322 قرآن ایک ہی دفعہ میں نازل کیوں نہیں ہوا؟
- 322 عذاب کا مطالبہ
- 322 سورہ شوریٰ
- 322 ماقبل سے رابطہ
- 323 خلاصہ سورت
- 323 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 323 انبیاء کرام علیہم السلام کی مستفہ تعلیم
- 323 جنت تمام ہونے کے بعد لوگوں کا دو گروہوں میں بٹنا
- 324 حکمت، رحمت اور قہریت کے مختلفا ہائے
- 324 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 324 علمائے امت کے ایمان لانے اور نزول قرآن کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں
- 324 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 325 وسعتِ رزق کا عمل
- 325 اعمال صالحہ کی ترغیب اور جواب شکوہ
- 325 اللہ مہربان ہے تو رزق کی وسعت کیوں نہیں کرتا
- 326 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 326 دنیا فانی اور آخرت باقی ہے
- 326 کامیاب ہونے والوں کی صفات
- 327 خلاصہ رکوع نمبر ۵

- 327 اللہ تعالیٰ کے ہمکا م ہونے کی مختلف صورتیں
- 328 سورہ زحرف
- 328 ماقبل سے ربط
- 328 خلاصہ سورت
- 328 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 329 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 329 جو تم خود پسند نہیں کرتے ہو، اسے اللہ کے لئے کیوں ثابت کرتے ہو؟
- 329 مشیت باری تعالیٰ، رضا کی دلیل نہیں
- 329 گمراہ آباؤ اجداد کی پیروی معقول عذر نہیں
- 330 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 330 داناؤں کی پیروی کرو
- 330 بڑوں کی گمراہی کا سبب
- 330 قرآن کسی بڑے رئیس پر کیوں نہیں اتارا گیا؟
- 330 دنیا کی حقارت کا بیان
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 331 تمام انبیاء ایک اللہ کی عبادت کرنے والے تھے
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 331 دولت و ثروت معیار نبوت نہیں
- 331 کیا نبی کے لئے نبوت کا دعویٰ کرنا ضروری ہوتا ہے؟
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 332 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 332 جزائے مومن و کافر اور زمردی سفارشی ہونے کی نفی

## سورہ دخان

332

332

ما قبل سے ربط

332

خلاصہ سورت

333

خلاصہ رکوع نمبر ۱

333

قرآن ایک بار کت رات میں اتا را گیا

333

”میلہ مبارکۃ“ سے کون سی رات مراد ہے؟

333

خلاصہ رکوع نمبر ۲

333

قیامت برحق ہے

334

خلاصہ رکوع نمبر ۳

334

حصول ایمان کے لئے وہبتگی قرآن

334

## سورہ جاثیہ

334

ما قبل سے ربط

334

خلاصہ سورت

335

خلاصہ رکوع نمبر ۱

335

قرآن کریم سے دوری کا پہلا سبب

335

خلاصہ رکوع نمبر ۲

335

اتباع شریعت

335

خلاصہ رکوع نمبر ۳

335

خلاصہ رکوع نمبر ۴

335

جزائے ایمان و کفر

335

قرآن سے دوری کا دوسرا سبب

336

پارہ نمبر ۲۶

336

سورہ احقاف

336

ما قبل سے ربط

336

خلاصہ سورت

336

خلاصہ رکوع نمبر ۱

336

زمین و آسمان کی تخلیق کا مقصد

336

وقوع قیامت پر استدلال

336

مشرکین سے دلیل کا مطالبہ

337

خلاصہ رکوع نمبر ۲

337

یہود کی ایک خوش فہمی کا

337

والدین کے ساتھ حسن سلوک

338

مدت رضاعت

338

فرماں بردار اور نافرمان اولاد

338

درجات میں تفاوت اعمال میں تفاوت کی وجہ سے ہوتا ہے

338

مجرموں کی تذلیل کا بیان

338

خلاصہ رکوع نمبر ۳

338

قوم عاد کے جرائم اور انجام

339

اللہ کی صفات کو انبیاء کے لئے ثابت کرنا جہالت ہے

339

نعمتوں کی ناقدری

339

خلاصہ رکوع نمبر ۴

339

جنات کا ایمان قبول کرنا

340

جب ”فصبر“ سے خطاب نہی کو ہو، تو.....؟



## سورہ محمد

340

340

ما قبل سے ربط

340

خلاصہ سورت

340

خلاصہ رکوع نمبر ۱

340

مؤمن و کافر میں تقابل

341

حکمِ قتال فی سبیل اللہ

341

خلاصہ رکوع نمبر ۲

341

مؤمن و کافر میں تقابل کا ایک انوکھا انداز

341

خلاصہ رکوع نمبر ۳

341

جہاد نہ کرنے کے نقصانات

342

خلاصہ رکوع نمبر ۴

342

ضرورت جہاد

342

کافروں سے صلح نہ کرنے کا حکم

342

اتفاق فی سبیل اللہ

342

## سورہ فتح

342

ما قبل سے ربط

342

خلاصہ سورت

343

خلاصہ رکوع نمبر ۱

343

صلح حدیبیہ

343

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

343

پہلی بشارت

344

نبی اکرم ﷺ کی عصمت

344	دوسری بشارت
344	رسول اور امت کے فرائض کا بیان
345	خلاصہ رکوع نمبر ۲
345	منافقین کا مکروفریب
345	خلاصہ رکوع نمبر ۳
346	بیعت کرنے والے صحابہ کرام ﷺ کے انعامات کا بیان
346	عمرہ کے بغیر واپسی کی حکمت
347	خلاصہ رکوع نمبر ۴
347	آپ ﷺ کے خواب پر ہونے والے اعتراض کا جواب
347	فضائل صحابہ کرام ﷺ
347	سورہ حجرات
347	ما قبل سے ربط
348	خلاصہ سورت
348	خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
348	قانون نمبر ۱
348	قانون نمبر ۲
348	قانون نمبر ۳
348	قانون نمبر ۴
348	قانون نمبر ۵
348	قانون نمبر ۶
349	قانون نمبر ۷
349	قانون نمبر ۸

349	قانون نمبر ۹
349	قانون نمبر ۱۱
349	قانون نمبر ۱۲
349	اچھا گمان، برا گمان
349	کسی شرعی ضرورت کے تحت غیبت یا تجسس کا حکم
349	قانون نمبر ۱۳
349	قانون نمبر ۱۴

## سورۃ

350	ما قبل سے ربط
350	خلاصہ سورت
350	خلاصہ رکوع نمبر ۱
350	مشرکین کے لئے قبول ایمان سے مانع امور
351	ان موانع کا دفعیہ
351	خلاصہ رکوع نمبر ۲
351	قدرت الہیہ
351	قیامت کی تختی
351	خلاصہ رکوع نمبر ۳

## سورۃ ذاریات

352	خلاصہ سورت
352	خلاصہ رکوع نمبر ۱
352	یوم جزاء بحق ہے
352	(۱) منکرین قیامت پر زہر

352

(۲) متقین کے لئے جنت کی بشارت اور اس کے اسباب

353

ستائیسواں پارہ

353

خلاصہ رکوع نمبر ۲

353

اہل ایمان کی کامیابی اور اہل کفر کی ناکامی کے چند نمونے

353

خلاصہ رکوع نمبر ۳

353

تسلی اور فریضہ تبلیغ کی طرف کامل توجہ کا حکم

354

سورہ مطور

354

خلاصہ سورت

354

خلاصہ رکوع نمبر ۱

354

منکرین قیامت اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے

354

خلاصہ رکوع نمبر ۲

354

مشرکین کے معاندانہ اقوال

355

مشرکین کے معاندانہ اقوال کے جوابات

355

تنبیہات کا بیان

356

سورہ نجم

356

ما قبل سے ربط

356

خلاصہ سورت

356

خلاصہ رکوع نمبر ۱

356

آپ ﷺ کی شخصیت کے کامل ہونے پر ستاروں کی قسم

356

گرتے ہوئے ستاروں کی قسم دلیل صداقت رسول

357

شیطان وحی الہی میں تصرف نہیں کر سکتا

- 357 جبریل علیہ السلام کی پہچان آپ ﷺ کے لئے بدیہی تھی
- 357 آپ ﷺ کا جبریل علیہ السلام کو دیکھنا
- 357 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 358 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 358 ولید بن مغیرہ کا واقعہ
- 358 صحیفہ ابراہیمی اور صحیفہ موسوی کے مضامین
- 359 دوسروں کے لئے دعا اور ایصالِ ثواب
- 360 سورہ قمر
- 360 ماقبل سے ربط
- 360 خلاصہ سورت
- 360 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 360 شق قمر کا مجزہ اور مشرکین کا انکار
- 360 تذکرہ احوال قیامت
- 362 مجزہ شق قمر سے موت اور بعث بعد الموت پر استدلال
- 362 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 362 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 362 نحوست کردار میں ہے، وقت میں نہیں
- 362 سورہ رحمن
- 362 ماقبل سے ربط
- 362 خلاصہ سورت
- 362 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ
- 362 سورہ رحمن میں مذکور نعمتوں کی چند جھلکیاں

- 362 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 363 عدل و انصاف کا حکم
- 363 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 363 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 363 سورہ واقعہ
- 363 ماقبل سے ربط
- 364 خلاصہ سورت
- 364 خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
- 364 وقوع قیامت، اصحاب الیمین، اصحاب الشمال اور الساقون کے احوال کا بیان
- 366 انسان سے چار سوالات
- 366 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 366 عظمت قرآن کا بیان
- 367 مشرکین پر زجر
- 367 سورہ حدید
- 367 ماقبل سے ربط
- 367 خلاصہ سورت
- 368 خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
- 368 وحدانیت باری تعالیٰ اور کامیابی کے اصول
- 368 راہ خدا میں خرچ کرنے کی وجوہات
- 369 مؤمنین اور منافقین کی جزا اور ان کے مائین ہونے والا مکالمہ
- 369 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 369 راہ خدا میں خرچ کرنے کی آخری دو وجہیں

- 370 اللہ کے ناپسندیدہ بندے
- 370 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 370 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کا رابہانیت اختیار کرنا
- 371 اللہ کے نبی کا ساتھ دو
- 372 پارہ نمبر ۲۸
- 372 سورہ مجادلہ
- 372 خلاصہ سورت
- 372 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 372 حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ
- 372 کفارہ ظہار
- 373 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 373 زجر برائے منافقین اور ان کی چند خباثتوں کا بیان
- 374 اصلاحی قوانین برائے منافقین
- 374 آپس میں گناہ کی بات نہ کرو
- 374 جب صدر مجلس اٹھنے کا حکم دے تو اٹھ جایا کرو
- 374 آپ ﷺ سے ہمکلام ہونے سے قبل کچھ صدقہ و خیرات کر لیا کرو
- 485 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 375 منافقین پر سخت ترین زجرات
- 375 اصحاب رسول ﷺ کے ایمان کی تعریف
- 376 سورہ ممتحنہ
- 376 ما قبل سے ربط

- 376 خلاصہ سورت
- 376 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 376 قبیلہ بنو نضیر کی جلا وطنی کا پس منظر
- 377 ایک نکتہ
- 377 جلا وطنی کی حکمت
- 377 مال فنی کی تقسیم
- 378 دین کا ایک اہم اصول
- 378 فضائل مہاجرین
- 378 فضائل انصار
- 378 تابعین و تبع تابعین کے اوصاف
- 379 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 379 منافق چاہاڑ ہوتا ہے
- 379 احوال یہود ایک نظر میں
- 379 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 380 سورہ نمحہ
- 380 ماقبل سے ربط
- 380 خلاصہ سورت
- 380 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 380 حاطب بن ابی بلتعہ ؓ کا واقعہ
- 381 کفار سے بائیکاٹ اور اس کے اسباب
- 381 کفار سے بائیکاٹ کے حوالے سے حضرت امیر ایممہ علیہ السلام کا کردار
- 382 خلاصہ رکوع نمبر ۲



- 382 کفار کی تقسیم
- 382 صلح حدیبیہ اور اس میں ہونے والا معاہدہ
- 382 معاہدہ صرف مردوں سے متعلق تھا
- 382 ہجرت کر کے آنے والی عورتوں سے متعلق حکم نامہ
- 383 عورتوں کی بیعت
- 383 سورہ صف
- 383 ماقبل سے ربط
- 384 خلاصہ سورت
- 384 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 384 صرف گفتار سے میدان سر نہیں ہوا کرتے
- 384 ملک کی بقا کے اصول
- 384 بنی اسرائیل کے انجام سے عبرت حاصل کرو
- 385 قتال کی ترغیب
- 385 فرضیت جہاد کے اسباب
- 385 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 386 سورہ جمعہ
- 386 خلاصہ سورت
- 386 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 386 فرائض رسول اللہ ﷺ
- 386 یہودیوں کو گدھے سے مشابہت
- 386 یہود کو دعوت مباہلہ
- 387 خلاصہ رکوع نمبر ۲

387	نماز جمعہ کی اہمیت
387	سورہ منافقون
387	ما قبل سے ربط
387	خلاصہ سورت
387	منافقوں کے بے جا شکوک کی تردید
388	سورہ تغابن
388	ما قبل سے ربط
388	خلاصہ سورت
388	حشر ضرور ہوگا
389	قوت ایمانیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل میں مانع امور
389	مصائب
389	اہل و عیال
389	مال و دولت
390	سورہ طلاق
390	ما قبل سے ربط
390	خلاصہ سورت
390	خلاصہ رکوع نمبر ۱
390	احکام طلاق کا بیان
391	آئہ اور صغیرہ کی عدت
391	حاملہ کی عدت
391	طلاق کے بعد کما حکام
391	خلاصہ رکوع نمبر ۲

- 391 امراء و سلاطین رعایا کے حقوق کی پاسداری کریں
- 392 سورہ تحریم
- 392 ماقبل سے ربط
- 392 خلاصہ سورت
- 392 خلاف رضا کاموں سے ممانعت کا حکم
- 392 حکم انفاق فی سبیل اللہ
- 392 قرابت داری اخروی نجات کا باعث نہیں بن سکتی
- 393 پارہ نمبر ۲۹
- 393 سورہ ملک
- 393 ماقبل سے ربط
- 393 خلاصہ سورت
- 393 دلائل عقلیہ
- 394 سورہ رقصم
- 394 ماقبل سے ربط
- 394 خلاصہ سورت
- 394 دین کے معاملے میں مددِ امت سے کام نہیں لینا
- 396 اہل تقویٰ کے لئے ہتھارت اور کافروں کے لئے وعید
- 396 تنگ دل نہیں ہونا
- 396 سورہ حاقہ
- 396 ماقبل سے ربط
- 396 خلاصہ سورت

- 397 اعمال ناموں کی تقسیم
- 397 عذاب کی وجوہات
- 397 صداقت رسول اور حقانیت قرآن
- 397 ایک اہم نکتہ
- 397 سورہ معارج
- 397 ماقبل سے ربط
- 398 خلاصہ سورت
- 398 بروز قیامت نفسا نفسی کا عالم ہوگا
- 398 انسان جی کا کیا ہے
- 398 کامیاب انسان کے اوصاف
- 399 دخول جنت کا معیار کمال ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے
- 399 سورہ نوح
- 399 ماقبل سے ربط
- 399 خلاصہ سورت
- 399 حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حالت زار
- 400 استغفار و وسعت رزق کا سبب ہے
- 400 سورہ جن
- 400 ماقبل سے ربط
- 400 خلاصہ سورت
- 400 جنات کا قبول اسلام
- 401 کبھی نعمتیں آزمائش کے لئے بھی ہوتی ہیں
- 401 سجدہ کا حق کیا ہے؟

- 401 کافروں کا آپ ﷺ کی مخالفت مؤخر کمر بستہ ہونا
- 401 انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال
- 402 سورہ مزمل
- 402 ماقبل سے ربط
- 402 خلاصہ سورت
- 402 راتوں کے قیام کا مقصد
- 402 سورہ مدثر
- 402 ماقبل سے ربط
- 402 خلاصہ سورت
- 402 فرائض رسول کریم ﷺ
- 403 اللہ کی وہی ہوئی نعمتوں کی تائید ری باعث و بال ہے
- 403 اہل جنت کا جہنمیوں سے سوال
- 404 قرآن نصیحت ہے
- 404 سورہ قیامت
- 404 ماقبل سے ربط
- 404 خلاصہ سورت
- 404 اثبات قیامت
- 404 قیامت کے واقع ہونے کی منظر کشی
- 405 نزول قرآن کے وقت مکمل طور پر متوجہ ہونے کا حکم
- 405 ان آیات کا ماقبل سے ربط اور روانفس کا پروپیگنڈہ
- 406 جہنم لے جانے والے جرائم
- 406 سورہ دھر

406	ما قبل سے ربط
407	خلاصہ سورت
407	کامیابی کے اصول
407	سورہٴ مرسلات
407	ما قبل سے ربط
407	خلاصہ سورت
408	پارہ نمبر ۳۰
408	سورہٴ ہجاء
408	ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت
408	سورہٴ نازعات
408	ما قبل سے ربط
409	خلاصہ سورت
409	تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے
409	مؤمن اور کافر کی قبض روح کا فرق
409	سورہٴ یحییٰ
409	ما قبل سے ربط
410	خلاصہ سورت
410	شان نزول
410	تعلیم میں وجہ ترویج حقیقی طلب ہے
411	سورہٴ تکوین
411	ما قبل سے ربط

- 411 خلاصہ سورت
- 411 نخبہ اولیٰ کے بعد پیش آنے والے احوال قیامت
- 412 نخبہ ثانیہ کے بعد پیش آنے والے احوال قیامت
- 412 عظمت قرآن اور صفات جبرئیل
- 412 سورہ انفطار
- 412 ماقبل سے ربط اور خلاصہ سورت
- 413 سورہ مطففین
- 413 ماقبل سے ربط اور خلاصہ سورت
- 413 اعمال کا ٹھکانہ
- 413 سورہ انشقاق
- 413 ماقبل سے ربط
- 413 خلاصہ سورت
- 413 اہل علیین اور اہل سحین کے احوال
- 414 کافروں پر پیش آنے والے حالات کا متنبہ
- 414 سورہ مروج
- 414 ماقبل سے ربط
- 414 خلاصہ سورت
- 414 ایک ظالم بادشاہ کا قصہ
- 415 ثبوت قیامت پر پہلا استدلال
- 415 دوسرا استدلال
- 415 تیسرا استدلال

415

## سورہ طارق

415

ما قبل سے ربط

416

خلاصہ سورت

416

## سورہ اعلیٰ

416

ما قبل سے ربط

416

خلاصہ سورت

416

مسئلہ توحید کے لئے دو باتوں کا اعتقاد رکھنے کا حکم

418

دنیا سے بے رغبتی کا ذکر

418

## سورہ غاشیہ

418

ما قبل سے ربط

418

خلاصہ سورت

418

## سورہ نجم

418

ما قبل سے ربط

418

خلاصہ سورت

418

گذشتہ اقوام کے دنیاوی احوال

419

## سورہ بلد

419

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

419

مال خرچ کرنے کا حکم

419

انسان کی تخلیق کی کیفیت

419

## سورہ خمس

419

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت



419

عقائد کافرق

420

سورہ نمل

420

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

420

اعمال کافرق

420

سورہ معنی والم شرح

420

ما قبل سے ربط

420

شان نزول

420

آپ ﷺ پر تین انعامات

421

انعامات کا شکرانہ

421

صحابہ ﷺ کے حوالے سے تسلی کا بیان

421

سورہ تین

421

ما قبل سے ربط

421

کامیابی، ایمان اور عمل کے ساتھ مختص ہے

422

خلاصہ سورت

422

بعث بعد الموت پر انوکھا استدلال

422

درختوں کی قسم اور مقصود میں مناسبت

422

سورہ علق

422

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

422

حصول ایمان کے لئے تعلق بالقرآن ضروری ہے

423

سورہ قدر

423

ما قبل سے ربط

423

خلاصہ سورت

423

قرآن کی بدولت شب قدر کو عظمت ملی

423

سورہ بینہ

423

ما قبل سے ربط

423

خلاصہ سورت

423

ضرورت قرآن

424

راستے سے صرف دو ہی ہیں

424

سورہ زلزال

424

ما قبل سے ربط

424

خلاصہ سورت

424

بروز قیامت انسانوں کی حالت

425

سورہ عادیات

425

ما قبل سے ربط

425

خلاصہ سورت

425

انسان کی ناشکری، اس کا سبب اور علاج

425

سورہ قارعہ

425

ما قبل سے ربط

426

خلاصہ سورت

426

احوال قیامت

426

سورہ نکاث

426

ما قبل سے ربط

426

خلاصہ سورت

426

مرض نکاح و تقاضا اور اس کا علاج

426

سورہ معصر

426

ما قبل سے ربط

426

گردش زمانہ سے عبرت حاصل کرو

427

خلاصہ سورت

427

کامیابی کے اصول

427

سورہ حمزہ

427

ما قبل سے ربط

427

خلاصہ سورت

427

انسانیت کی عظمت نہ کرنے والوں کے لئے وعید

428

سورہ فیل

428

ما قبل سے ربط و خلاصہ سورت

428

اللہ کے گھر کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والوں کے لئے وعید

428

واقعہ فیل کب پیش آیا تھا؟

428

سورہ قمریش

428

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

428

اللہ اپنے گھر کی حفاظت کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے

429

ملک کی بقا کی شرائط

429

سورہ ماعون

429

ما قبل سے ربط

429	انسانیت کی عظمت نہ کرنے والے
429	سورہ کوثر
429	ما قبل سے ربط
430	خلاصہ سورت
430	عظمت رسول اللہ ﷺ
430	سورہ کافرون
430	ما قبل سے ربط
430	خلاصہ سورت
430	وحدت اصول، وحدت دین
434	سورہ نصر
434	ما قبل سے ربط و خلاصہ سورت
434	کامیابی کے تین اصول
434	سورہ لہب
434	ما قبل سے ربط و خلاصہ
434	سورہ اخلاص
434	ما قبل سے ربط
432	خلاصہ سورت
432	سورہ مفلح و ناس
432	ما قبل سے ربط
432	دوسرا ربط
433	شان نزول

433

ضرر رساں چیزیں

433

مرا تبا تو حید

434

لفظ ”ناس“ سے کیا مراد ہے؟

## عرض مرتب

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

قارئین کرام آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے یہ خلاصہ مضامین قرآن کا مجموعہ ہے، یہ حسین گلدستہ استاذ محترم حضرت مولانا منظور یوسف صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ان بیانات کا مجموعہ ہے جو حضرت استاذ صاحب رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد یومیہ پڑھے جانے والے پارے کا خلاصہ بیان کیا کرتے ہیں، ماشاء اللہ سالوں سے حضرت کی یہ ترتیب ہے کہ نماز تراویح میں از خود قرآن سناتے ہیں اور اس کے بعد تقریباً 40/45 منٹ روزانہ کے پارے کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

علاقہ رفاه عام کے علاوہ دور دور سے لوگ نماز تراویح میں شریک ہوتے ہیں اور اس کے بعد بڑے ذوق و شوق سے خلاصہ تفسیر سنتے ہیں، ہر عوام و خواص کا شدید مطالبہ تھا کہ اس خلاصہ کو تحریری شکل میں لایا جائے تاکہ ہر خاص و عام کے لئے مفید ہو، بڑی جہد مسلسل کے بعد یہ قیمتی مواد تحریری شکل میں منظر عام پر لایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خلاصہ مضامین قرآن کو ہم سب کے لئے اور ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

مولانا سید ریحان احمد

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی



# Noor-ul-Bashar

• Ustaz-ul-Hadith Jamia Farooqia, Karachi  
• Principal and president of  
Ma'had Usman Bin Affan Karachi

Date 21-04-2014

Ref A-004-04-2014



نور البشیر محمد نور الحق

استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ  
پرنسپل و پرنسپل  
ماہد عثمان بن عفان

الربیع ۲۰، جادی الثانیۃ ۱۴۳۵ھ

الربع الف / ۴-۰۴-۲۰۱۴م

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي الامي الأمين، وعلى آله وصحابه

ونائبهم ومن نيعهم بإحسان إلى يوم الدين.

كأبعد:

ایک مسلمان کے لیے عظیم ترین سعادت کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے دین کی خدمت لے لے، پھر یہ خدمت اگر اپنے کام پر پاک سے متعلق ہو تو اس کی سعادت کا کیا ٹکند!!

عزیز گرامی مولانا مفتاح محمد صاحب دہلوی (امام و خطیب جامع مسجد رفقاہ عام سوسائٹی کراچی، فاضل و استاذ جامعہ قادریہ کراچی و خلیفہ نگار حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہم) کو اللہ تعالیٰ نے بہت موقع بنایا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ اس مسجد میں معاشرے کے ہر طبقہ کی اصلاحی خدمت لے رہے ہیں، پھر حسن بیان و پختگی اسلوب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے درود لے سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ ان کی اصلاحی تحریک کے اثرات علاقہ کے اندر اور باہر، گھروں اور آفسوں تک میں نظر آ رہے ہیں۔

مولانا موصوف اپنی مسجد میں جو اصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں قرآن کریم کے درس کا اہتمام بھی ہے جو مختصر وقت میں نہایت عام فہم انداز میں ہوتا ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ میں جو مختلف ذہنی مسائل جھٹکتے ہوئی ہیں وہ سب یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ آپ کے سامنے ان ہی دروس کا مجموعہ مطبوعہ شکل میں ہے۔

مولانا موصوف نے نہایت آسان انداز میں قرآن کریم کے مفہوم اور مقاصد قرآنہ کو اچا کر کرنے کی کوشش کی ہے، طرز و انداز یہ دکھائے کہ ایک ایک دکان کو لے کر اس کے اندر مذکور مضامین قرآن کو واضح کیا ہے۔

اس ضمن میں توحید و رسالت، آخرت، قصص قرآنی، باطل مذاہب اور باطل فرقوں پر مناسب رد و نافرمان اقوام کے انجام، اطاعت گذار و فرمانبردار لوگوں کے اوپر انعامات، سیاسیات، اخلاقیات اور معاشرے سے متعلق ضروری امور کو نہایت آسان لفظوں میں بیان کر کے قرآن کریم کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔





ابن دروس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نہایت اختصار کے ساتھ قرآنی مضامین کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے جو تعلیم یافتہ مرد و بیا  
 خاتون خانہء اسی طرح طالبعلم ہو یا ملازمت پیشہ افراد، سب کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق ہیں، اب کسی کے لیے یہ نذر بھی باقی نہیں رہتا کہ  
 میرے پاس وقت کی قلت ہے اور نہ یہ بہانہ ہے کہ یہ میری ذہنی صلاحیت سے بالاتر ہے۔  
 دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اس طرح کی پیش از پیش مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور امت کو خوب فائدہ  
 پہنچائے۔ آمین

و کتبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مدیر معہد عثمان بن عفان

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پارہ نمبر ۱

### سورۃ فاتحہ

#### خلاصہ سورت

#### اسمائے سورۃ الفاتحہ

سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں، ان سب میں مشہور نام ”فاتحہ“ ہے اور جامع نام ”ام القرآن“ ہے، سورۃ فاتحہ کو ام القرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ام القرآن کا مطلب ہے ”خلاصۃ القرآن“ اور چونکہ سورۃ فاتحہ سارے قرآن کے مضامین کا خلاصہ ہے، اس لئے اسے ام القرآن بھی کہا جاتا ہے۔

#### قرآن کریم کی مضامین کے اعتبار سے تقسیم

قرآن مجید مضامین کے اعتبار سے چار حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ ”الحمد لله“ سے شروع ہوتا ہے، پہلا حصہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ کے آخر تک ہے، اس حصے میں خالقیت کا بیان زیادہ ہے، یعنی ساری کائنات کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، دوسرا کوئی نہیں۔ دوسرا حصہ سورۃ النعام سے سورۃ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے اور اس میں ربوبیت کا بیان زیادہ ہے، یعنی سارے جہاں کو پیدا کرنے کے بعد اس کو حد کمال تک پہنچانے والا اور ہر چیز کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تیسرا حصہ سورۃ کہف سے لے کر سورۃ احزاب کے اختتام تک ہے اور اس میں زیادہ تر مضمون یہ بیان کیا گیا ہے کہ تخت بادشاہی پر خود اللہ تعالیٰ متمکن ہے، وہی مالک و مختار ہے اور اس نے اپنے اختیارات و تصرفات میں کسی کو شریک نہیں بنایا۔ چوتھا حصہ سورۃ سبا سے آخر قرآن تک ہے اور اس حصے میں مرکزی مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کا مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سامنے کوئی زبردستی سفارش کرنے والا نہیں۔

## سورت فاتحہ اور مضامین قرآن

یہ چاروں مضامین اجمالاً سورہ فاتحہ میں موجود ہیں، چنانچہ **الحمد لله** میں پہلا مضمون خالقیت اور **رب العالمین** میں دوسرا مضمون ربوبیت اور **الرحمن الرحیم** میں تیسرا مضمون بادشاہی اور **مالک يوم الدين** میں چوتھا مضمون مالک و مختار ہونے کا مذکور ہوئے ہیں۔

## صراط مستقیم اور دین اسلام

**اهدنا الصراط المستقیم** میں اللہ تعالیٰ سے سیدھی راہ پر چلانے کی درخواست کی گئی ہے، ایسی سیدھی راہ جس میں کسی قسم کی کجی اور پیچ و خم نہ ہو اور وہ دین اسلام کی راہ ہے، جس میں نہ افراط ہے اور نہ ہی تفریط، جیسا کہ یہود نے حضرت عزیر عليه السلام کے بارے میں افراط کیا اور انہیں معبود بنالیا اور حضرت عیسیٰ عليه السلام کے بارے میں تفریط سے کام لیا اور ان کی شان میں گستاخی کرنے لگے اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی تفریط سے کام لیا اور گستاخی کے مرتکب ہوئے، لیکن شریعت محمدیہ **علیٰ صاحبہا الف الف سلام و تحیة** ہر قسم کی اعتقادی اور عملی افراط و تفریط سے بالکل پاک ہے۔

## سورة البقرة

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں تین باتوں کا بیان ہے۔

### (۱) عظمت قرآن

قرآن کریم کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی عظیم کتاب ہے، جس میں کسی بھی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ (آیت نمبر ۲)

### (۲) قرآنی ہدایت سے مستفید ہونے والے

اس قرآن سے فائدہ اٹھانے والے اہل تقویٰ ہیں، جنہوں نے ایمان قبول کیا، جو نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں، جو تمام آسمانی کتابوں پر

ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ (۲۴ نمبر ۴۳)

### (۳) قرآنی ہدایت سے محروم لوگ

اور وہ لوگ اس قرآن سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں، جنہوں نے ضد اور عناد کی وجہ سے حق کو چھپائے رکھا اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی اور جن کے دلوں، آنکھوں اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے مہر ثبت کر دی ہے اور اب یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۲۴ نمبر ۶، ۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

گذشتہ رکوع میں دو جماعتوں کا تذکرہ تھا، اہل ایمان اور اہل شرک و کفر، اب اس رکوع میں تیسری جماعت یعنی منافقین کے احوال بیان ہوں گے چونکہ منافقین کی دشمنی عام کفار سے زیادہ خطرناک ہے، اس لئے ان کے احوال کو تین آیات میں بیان فرمایا جبکہ کفار کے احوال دو آیات میں بیان فرمائے۔

### منافقین کے جھوٹے دعوے

منافقین نے پانچ جھوٹے دعوے کئے:

#### (۱) ایمان کا دعویٰ

منافقوں نے ایمان لانے کا دعویٰ کیا، جس کی تردید اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں اور اللہ اور اس کے اہل ایمان بندوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (۲۴ نمبر ۹، ۱۰)

#### (۲) مصلح ہونے کا دعویٰ

دوسرا دعویٰ یہ کیا کہ ہم مصلح (اصلاح کرنے والے) ہیں، جواب دیا گیا کہ تم لوگ مصلح نہیں، بلکہ مفسد (بگاڑ پیدا کرنے والے) ہو اور تمہاری ہی وجہ سے زمین میں فساد برپا ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۱)

#### (۳) عقلمند ہونے کا دعویٰ

تیسرا دعویٰ یہ تھا کہ ہم عقل والے ہیں اور یہ ایمان قبول کرنے والے بیوقوف ہیں، جواب دیا

گیا کہ بیوقوف اور جاہل خود تم لوگ ہو، اگرچہ تم خود اس بات سے بے خبر ہو۔ (۲۷ نمبر ۱۳)

### (۴) مسلمانوں کے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ

چوتھا دعویٰ یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمانوں کے دوست ہیں، جواب دیا گیا کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں اور دغا باز ہیں، ان کی حالت تو یہ ہے کہ جب ایمان والوں سے ملاقات کرتے ہیں تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور جب اپنے کافر دوستوں سے ملاقات کرتے ہیں، تو ان سے اظہار کجی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمانوں کے ساتھ یوں ہی بس مذاق کرتے ہیں، یہ لوگ یا دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی مسخری کی سزا ضرور دے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۴)

### (۵) کامیاب ہونے کا دعویٰ

اسی طرح ان منافقوں کا دعویٰ تھا کہ ہم ہی کامیاب ہیں اور یہ ایمان لانے والے خسارے میں پڑے ہیں، جواب دیا گیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت کو خرید کر تم لوگوں نے نفع نہیں، نقصان کمایا ہے اور یہ سودا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۵)

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں سب سے پہلے وحدانیت کے دعویٰ کو بیان کیا گیا ہے کہ صرف اللہ ہی کو پکارو، اس کے علاوہ کسی کو مت پکارو، کیونکہ تمہارا خالق، تمہارا مربی اور تمہارا رازق وہی ہے، لہذا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ۔ (۲۷ نمبر ۲۰۲)

### مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ

اس کے بعد مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے، شبہ یہ تھا کہ یہ قرآن آپ ﷺ کا اپنا بنایا ہوا ہے، یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ نہیں، کیونکہ اس کلام میں حقیر حقیر چیزوں، مثلاً: کبھی، مجھ پر اور مکڑی وغیرہ کو ذکر کیا گیا ہے اور خدا ہرگز ایسی چیزوں کو اپنے کلام میں بیان نہیں کر سکتا۔

**وان کنتم فی ریب مما نزلنا سے اس شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر تمہیں قرآن سے متعلق ذرا بھی خلیجان اور شک ہے، تو ایسا کرو کہ پھر تم اس قرآن کی کسی بھی ایک سورت جیسی کوئی سورت**

بنا لاؤ، جو فصاحت و بلاغت، مضامین اور واقعات کی صداقت میں اور امثال و مواعظ میں اس قرآن جیسی ہو، لیکن تم سب مل کر بھی ایسا نہیں کر سکتے، اس لئے اپنی آخرت کی فکر کرو اور روزِ خ کی دھکتی ہوئی آگ سے خود کو بچاؤ۔ (۲۷ نمبر ۲۳)

دوسرا جواب یہ دیا کہ اس میں کوئی شرم اور عار کی بات نہیں، کیونکہ مثال سے کسی چیز کی توضیح اور تفصیل بیان کرنا مقصد ہوتا ہے، حقارت اور عظمت سے کیا لینا! اور مطلب و مقصد تب ہی حاصل ہوگا جب مثال اور مثل لہ میں پوری مطابقت ہوگی، مثل لہ حقیر ہوگا، تو اس کی مثال بھی حقیر ہی ہونی چاہیے، ورنہ تمثیل ہی بیہودہ سمجھی جائے گی۔ (۲۷ نمبر ۲۶)

### صحت روحانی کے لئے ضروری اسباب

اس کے بعد اس بات کا بیان ہے کہ صحت روحانی کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے:

(۱) قوت ایمانی

(۲) قوت عقلی

(۳) قوت فطری

منافع ان تینوں قوتوں سے عاری ہوتا ہے، اسی لئے ان مثالوں کی حقانیت کو سمجھنے سے عاجز ہوتا ہے اور مزید گمراہی کی دلدل میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔

الذین یبقضون عہد اللہ سے قوت ایمانی کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

ویقطعون ما امر اللہ بہ سے قوت فطری کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

اور

ویفسدون فی الارض سے قوت عقلی کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

بنی آدم کو خلافت ارضی سونپنے پر ملائکہ کا استفسار

سب سے پہلے انسان کے لئے خلافت ارضی کا تذکرہ ہے، جس کی خبر جب ملائکہ کو دی گئی، تو

انہیں یہ خلیجان ہوا کہ ایسی مخلوق جس میں مفسد اور خوریز تک ہوں گے اور ہم ایسے مطیع و فرمانبردار ہیں، پھر ان کو خلیفہ بنانے کی کیا وجہ ہوگی؟ ملائکہ کا یہ سوال بطور طلب حکمت اور ربط و استفاضہ تھا، اعتراض کی غرض سے نہیں تھا اور ملائکہ کو بنی آدم کے احوال اس وجہ سے معلوم ہوئے کہ انہوں نے بنی آدم کو جنات پر قیاس کیا، یا پھر وہ حاکم اور خلیفہ کی ضرورت سے سمجھ گئے کہ ان کی ضرورت تب ہی ہے کہ یہ لوگ زمین میں ظلم و فساد کریں گے۔

## ملائکہ کے سوال کا جواب

اس استفسار پر اللہ تعالیٰ نے سردست اجمالی جواب دیا کہ تم ان حکمتوں کو نہیں جانتے، ورنہ اس کی خلافت اور افضلیت میں شبہ نہ کرتے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو ہر چیز کا نام، اس کی حقیقت، خاصیت اور نفع و نقصان تعلیم فرمادی، کیونکہ اس کمال علمی کے بغیر خلافت کے امور کو سرانجام دینا ممکن نہیں اور پھر ملائکہ سے ان چیزوں کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے اپنے عجز و قصور کا اقرار کیا اور خوب جان گئے کہ اس علم کے بغیر خلافت کے امور سرانجام دینا ممکن نہیں اور کہہ اٹھے کہ اے اللہ! تیرے علم و حکمت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

اس کے بعد حضرت آدم (علیہ السلام) کو شیطان کے دھوکہ دینے کا تفصیلی بیان ہے۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ معبود نہیں، وہ تو خود اپنی عاجزی کا اپنی زبان سے اقرار کر رہے ہیں:

**سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا** یعنی اے اللہ تو بے حکمت کسی چیز کو پیدا کرنے سے پاک ہے اور ہم تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں جس کا علم تو نے ہمیں دیا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء و علیہم السلام علم غیب نہیں جانتے، ورنہ حضرت آدم (علیہ السلام) اپنے دشمن کو ضرور پہچان لیتے۔ (امت نمبر ۳۰-۳۸)

## ایک اصول

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اپنے تمام امور میں اپنے رضا کاروں سے مشورہ لینا چاہیے، اگر صرف حکم چلایا گیا، تو چند دن تک تو مانیں گے، پھر مخالف ہو جائیں گے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو ایمان کی دعوت دی گئی ہے اور ان کی اصولی کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، یوں یہ رکوع آٹھ اواخر جن چیزوں کا حکم دیا گیا اور چار نواہی جن چیزوں سے روکا گیا پر مشتمل ہے۔

### ادامر کا بیان

(۱) ان نعمتوں کو یاد کرتے رہو جو اللہ نے تمہارے آباؤ اجداد کو عطا کی تھیں۔

(۲) وعدوں کو پورا کرتے رہو۔

(۳) اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۴) ایمان لے آؤ۔

(۵) نماز قائم کرتے رہو۔

(۶) زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔

(۷) باجماعت نماز ادا کرتے رہو۔

(۸) صبر اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرتے رہو۔

### نواہی کا بیان

(۱) قرآن کے اول منکر مت بنو، کیونکہ تمہاری دیکھا دیکھی جتنے بھی قرآن سے اعراض کریں گے، ان سب کا وبال تم پر ہوگا۔

(۲) میرے احکام کے بدلے میں اس حقیر دنیا کے طالب مت بنو۔

(۳) حق اور باطل کو سیکھا مت کرو۔

(۴) حق بات کو مت چھپاؤ۔

### یہود کا علم کو چھپانا

خود غرض یہود لوگ احکام شرعیہ میں دو طرح سے تبدیلی کیا کرتے تھے، ایک تو یہ کہ اگر قابو چلا،



تو اس کو ظاہری نہ ہونے دیا، یہ کتمان ہے اور اگر ان کے چھپائے نہ چھپ سکے تو پھر اس میں خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، کہیں سہو کا تب تبادلا دیا، کہیں مجاز کا بہانہ کیا۔

**واو فوا بعہدی سے کون سا عہد مراو ہے؟**

نیز ایضاً عہد سے مراد وہ عہد ہے جو تو رات میں لیا گیا تھا کہ جو بھی پیغمبر بھیجوں گا، اس پر ایمان لاؤ گے اور اس نبی کے رفیق بنو گے، مگر بنی اسرائیل سے بدعتی کی، رشوت لی، مسکے غلط بتائے اور حق کو چھپا کر اپنی ریاست جمائی، تو رات میں جہاں بھی آپ ﷺ کی صفت مذکور ہے، اس کو انہوں نے بدل ڈالا، اس لئے یہ لوگ گمراہ بھی ہوئی۔

ان لوگوں کی ایک اصولی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے لالچ میں پڑ کر اپنا دین بیچ ڈالا اور اسی طرح ان کے علماء نے بھی جاہ کی طلب میں مسکے غلط بتائے اور اپنا دین فروخت کر دیا۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل پر کئے جانے والے انعامات کا تذکرہ کیا ہے۔

#### پہلا انعام: دشمن سے نجات

پہلا انعام یہ تھا کہ بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے حواریوں کی دشمنی اور ان کی اذیت سے نجات دلائی۔ (۲۱۴ نمبر ۴۹)

#### دوسرا انعام: دریا عبور کرانا

دوسرا انعام یہ تھا کہ جب فرعون اور اس کے حواریوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا پیچھا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سمندر میں راستہ بنا کر انہیں نجات دی اور جب فرعون اور اس کے ساتھیوں کا گزر ہوا تو وہ راستہ پھر سے سمندر بن گیا اور وہ سب اس میں غرق ہو گئے۔ (۲۱۴ نمبر ۵۰)

#### تیسرا انعام: گناہ کی معافی

تیسرا انعام یہ تھا کہ جب وعدہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام تو رات لینے کے لئے کوہ طور پر گئے تو قوم نے پیچھے پھڑکے کی پوجا شروع کر دی، مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کیا،

تمہاری توبہ کو قبول کیا اور فو راہ پاک نہیں کیا۔ (۲۰۵ نمبر ۵۲)

## چوتھا انعام: تورات کا ملنا

چوتھا انعام یہ تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات کے ساتھ ساتھ احکام شرعیہ بھی عنایت کئے گئے تھے، جن سے ناجائز اور ناجائز کا علم ہو۔ (۲۰۵ نمبر ۵۳)

## پانچواں انعام: قبول توبہ

پانچواں انعام یہ تھا کہ جب انہوں نے کوسالہ پرستی کی، تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے انہیں اس جرم کا احساس دلایا اور پھر توبہ کرنے کا طریقہ بھی بتایا کہ جنہوں نے کوسالہ پرستی نہیں کی، وہ کوسالہ پرستی کرنے والوں کو قتل کریں، تب ان کی توبہ قبول ہوگی، بہر حال انہوں نے اس بات کو مان لیا اور یوں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ (۲۰۵ نمبر ۵۴)

## چھٹا انعام: گستاخی پر معافی

چھٹا انعام یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ کوہ طور پر کلام الہی سنانے کے لئے لے گئے، تو انہی ستر نے کلام الہی کو سننے کے بعد یہ گستاخی کر ڈالی کہ ہمیں پردے کے پیچھے سے سننے کا اعتبار نہیں، آنکھوں سے خدا دکھا، اس گستاخی پر آسمان سے ایک کڑک اتری اور وہ سب اس کڑک کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گئے، مگر پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی دعا سے ان کو زندہ کیا، تاکہ شکر ادا کریں اور احسان مانیں۔ (۲۰۵ نمبر ۵۵)

## ساتواں انعام: رزق کا ملنا

ساتواں انعام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میدان تیرے میں خزانہ غیب سے کھانے کی مختلف چیزیں عطا کیں، مگر تم نے ان کا بھی شکر ادا نہیں کیا، بلکہ ان نعمتوں کی نابداری کر کے خود پر ظلم کر بیٹھے۔ (۲۰۵ نمبر ۵۶)

فرعون کے غرق ہونے کے بعد جب بنی اسرائیل مصر میں بالکل مطمئن ہو گئے، تو انہوں نے ملک شام پر چڑھائی کا ارادہ کیا جو کہ ان کا اصل وطن تھا، چنانچہ اسی ارادے سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے

ساتھ روانہ ہوئے، لیکن جب انہوں نے قوم عیالہ کو دیکھا، تو ڈر گئے اور لڑنے سے انکار کر دیا، جس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں میدان تہ میں محصور کر دیا، جہاں یہ چالیس سال تک سرگرداں رہے، لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں کھانے اور پینے کی مختلف نعمتیں عطا کیں، جب چالیس سال تک میدان تہ میں پھرتے پھرتے تک آگئے، تو بنی اسرائیل کو شہر اریحا میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا، مگر شرط رکھی گئی کہ اس شہر میں تم نے سجدہ شکر کرتے ہوئے داخل ہونا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگنی ہے، اگر ان شرائط کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے، تو تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی، مگر انہوں نے کسی شرط کا لحاظ نہ کیا، بلکہ دونوں کی مخالفت کی اور بجائے سجدہ شکر کر کے داخل ہونے کے اپنی سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے اور اسی طرح بجائے معافی مانگنے کے ”حسنة حسنة“ (گندم گندم) کہہ کر داخل ہوئے، اس پر انہیں سزایلیٰ کی ان پر طاعون کو مسلط کر دیا گیا، جس کے سبب دو پہر میں ستر ہزار یہود مر گئے۔ (۲۷۸ نمبر ۵۹، ۵۸)

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

#### میدان تہ میں پیش آنے والے حالات

اس رکوع میں میدان تہ کے کچھ حالات بیان کئے گئے ہیں، جب بنی اسرائیل کو میدان تہ میں پینے کے لئے پانی میسر نہ ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ پتھر پر اپنی لاشھی ماریں، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے جب پتھر پر لاشھی ماری، تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور یہ بنی اسرائیل بھی بارہ قبیلوں پر مشتمل تھے، اس لئے ہر قبیلے کے لئے ایک چشمہ مقرر کیا گیا اور کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان نے مسق و سلویٰ کو نازل کیا، مگر انہوں نے کہا کہ ہم سے ایک ہی طرح کے کھانوں پر صبر نہیں ہو سکتا، ہمیں زمین کا اناج، سبزی، ترکاری اور ساگ وغیرہ چاہیے، اس پر انہیں تنبیہ کی گئی کہ جو چیز تمہارے لئے بہتر ہے اس کے بدلے میں ادنیٰ کا مطالبہ کیوں کرتے ہو؟ اور اگر پھر بھی ان چیزوں کا اتنا ہی شوق ہے تو جاؤ شہر میں جا کر ان چیزوں کو حاصل کرو۔ (۲۷۸ نمبر ۶۰، ۶۱)

## خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع کی ابتداء میں آخرت میں کامیاب ہونے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں، پہلی صفت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے اور دوسری صفت اعمال صالحہ کو اختیار کرنا ہے۔

### موجودہ بنی اسرائیلیوں کی خباثتیں

اس کے بعد موجودہ بنی اسرائیل کی خباثتوں کا تذکرہ ہے۔

### (۱) تورات سے روگردانی اور پہاڑ کا مطلق ہونا

جب تورات نازل ہوئی تو ازراہ شرارت بنی اسرائیل کہنے لگے کہ تورات کے احکام بھاری اور مشکل ہیں، ہم سے یہ سب نہیں ہو سکتے، تب اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک پہاڑ کو معلق کر دیا کہ اگر ان احکامات کو نہیں مانو گے، تو پکچلے جاؤ گے، یہ دیکھ کر بنی اسرائیل نے ان احکامات کو قبول کر لیا۔ (۲۷۲ نمبر ۶۳)

### اشکال اور اس کا جواب

لیکن اس موقع پر یہ اشکال ہرگز ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ یہ تو لا اکراہ فی الدین کے منافی ہے، کیونکہ یہ اکراہ اور زبردستی دین قبول کرنے کے لئے نہیں تھی، اس لئے کہ بنی اسرائیل تو دین پہلے ہی سے قبول کر چکے تھے اور بار بار یہ تقاضا کر رہے تھے کہ احکامات پر مشتمل کو کوئی کتاب نازل ہو، تاکہ ہم اس سے راہنمائی حاصل کر سکیں اور اس کتاب کو ماننے کا معاہدہ بھی کر چکے تھے، لیکن جب تورات نازل ہوئی، تو معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے لگے تو پہاڑ کو اسی عہد شکنی سے روکنے کی غرض سے ان پر معلق کیا گیا تھا۔

### (۲) شکار کے لئے حیلہ بازی اور خدائی گرفت

انہیں ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، مگر انہوں نے حیلہ بازی کے ذریعے اس حکم کو نہیں مانا، جس کی پاداش میں انہیں بندر بنادیا گیا۔ (۲۷۲ نمبر ۶۵)

### (۳) صاف اور واضح امر کو بھی پیچیدہ بنانا

ان کی تیسری خباثت ”تعمق فی الدین“ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ ایک

واضح امر کو بھی پیچیدہ کر دیتے ہیں اور بلاوجہ کی خامیاں ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا، تو انہوں نے اس حکم کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا کہ پھر ان کے لئے ان صفات کی گائے پیدا کرنا نہایت ہی مشکل ہو گیا تھا، یہ ان لوگوں کا ایک مرض ہے۔ (۲۷ نمبر ۶۱-۷۱)

### خلاصہ رکوع نمبر ۹

#### مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرنا

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے، جس کا بیان یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص قاتل ہوا، سب ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک گائے ذبح کی جائے اور پھر اس مردے کو گائے کے کسی بھی جز کے ساتھ لگایا جائے، تو یہ مردہ زندہ ہو کر خود اپنے قاتل کی نشاندہی کر دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قاتل کی نشاندہی کرنے کے بعد وہ دوبارہ مر گیا، اس شخص کا قاتل اس کا سگ بھتیجا تھا اور اس نے مال کے لالچ میں اپنے چچا کو جنگل میں لے جا کر قتل کیا تھا۔

اس واقعہ میں دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۷۲، ۷۳)

#### یہود کی پانچ جماعتوں کی مذمت

اس کے بعد یہود کی پانچ جماعتوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

علماء یہود و مشائخ: پہلی جماعت یہود کے مشائخ اور علماء کی ہے، جو جان بوجھ کر تورات میں تحریف کرتے تھے۔

یہودی منافقین: دوسری جماعت منافقین یہود کی ہے، جو مسلمانوں کے پاس آ کر ایمان کا دعویٰ کرتے اور یہودیوں میں جا کر ان جیسے ہوتے۔

ان پڑھ یہود: تیسری جماعت ان پڑھ یہود کی ہے، جو اپنی کتاب میں صرف وہی باتیں جانتے ہیں، جو ان کے علماء نے اپنی طرف سے گھڑی ہوئی ہیں۔

محرقرین علماء یہود: چوتھی جماعت ان علماء یہود کی ہے، جو تحریری تحریف کرتے ہیں، اپنی طرف سے اضافہ

کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

یہودی صاحبزادگان: پانچویں جماعت یہودی پیرزادوں اور صاحبزادوں کی ہے، جن کا دعویٰ ہے کہ ہمیں اگر عذاب ہوا بھی، تو چند دن ہی ہوگا، ایسے بد بختوں سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا تمہارے پاس اس دعوے پر کوئی دلیل ہے، یا پھر اپنی طرف سے گھڑ رہے ہو.....؟!

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

### یہودی عملی کمزوریاں

اس رکوع میں یہودی عملی کمزوریوں کا تذکرہ ہے، جن کا حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ جزوی دین پر چلنے کے مرتکب رہے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا ہوسکتا، بس اسی قدر دین پر چلو۔

رکوع کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ یہود سے حقوق العباد اور حقوق اللہ کی رعایت رکھنے کا وعدہ لیا گیا تھا، مگر انہوں نے حسب عادت کسی ایک کی بھی رعایت نہیں کی۔ (۲۷ نمبر ۸۶)

اس کے بعد یہود کے دو قبیلوں بنو قریظہ اور بنو نظیر کے حالات کا تذکرہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے، اوس اور خزرج، ان دونوں کی آپس میں ہمیشہ جنگ رہتی تھی، مدینہ کے ارد گرد اقلیت میں یہود بھی آباد تھے اور وہ بھی دو قبیلوں پر مشتمل تھے، بنو قریظہ اور بنو نظیر اور چونکہ اقلیت ہمیشہ سہارا لیتی ہے، اس لئے بنو قریظہ کا اوس سے معاہدہ تھا اور بنو نظیر کا خزرج کے ساتھ معاہدہ تھا اور اس وجہ سے اوس اور خزرج جب بھی آپس میں لڑتے، تو بنو قریظہ اور بنو نظیر بھی آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے کو جلاوطن کرتے، انہیں منع کیا گیا تھا کہ اپنے دینی بھائیوں کو نہ قتل کرو اور نہ انہیں جلاوطن کرو، مگر انہوں نے اس بات کی بھی خلاف ورزی کی اور ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے رہے اور جلاوطن بھی۔

چونکہ یہ لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے دگنا عذاب ہوگا، جو نہ تو کسی صورت کم کیا جائے گا اور نہ ہی

کسی کی سفارش ان کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (۲۷ نمبر ۸۵، ۸۶)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

### یہود کی بیماریاں

اس رکوع میں اللہ رب العزت نے یہود کے امراض اور ان کی باطنی بیماریوں کو ذکر فرمایا ہے، جن کی وجہ سے یہ لوگ سب کچھ ہونے کے باوجود حق سے محروم ہیں، وہ بیماریاں درج ذیل ہیں:

(۱) تکبار، یعنی یہ جوگ متکبر ہوتے ہیں ان میں بات ماننے کی صلاحیت نہیں ہوتی، اسی لیے یہ لوگ مسلمانوں کے ماتحت نہیں رہ سکتے۔

### ثمرات تکبر

- (۱) اسی تکبر کا ثمرہ تھا کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔
- (۲) یا پھر انبیاء علیہم السلام کو قتل کر دیتے تھے۔ (۲۷ نمبر ۸۷)
- (۳) عناد، یعنی حقیقت جان کر بھی اس سے انجان بنتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۸۹)
- (۴) آپ ﷺ کی مخالفت۔ (۲۷ نمبر ۹۰)
- (۵) انتہائی درجے کے ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۱-۹۳)
- (۶) اپنی کامیابی کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۴)
- (۷) لمبی عمر کے حریص ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۶)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

### یہود کے جرائم

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہود نے حالت انحطاط میں اللہ تعالیٰ کے نظام کو چھوڑ کر تعویذوں کا سہارا لیا تھا، چنانچہ اسی بنیاد پر انہوں نے وحی لے کر آنے والے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھا۔ (۲۷ نمبر ۹۷) اللہ کی کتاب کی توہین کی۔ (۲۷ نمبر ۹۹-۱۰۱) اور جادو کا سہارا لیا۔ (۲۷ نمبر ۱۰۲)

جادو فسق بھی ہے اور کفر بھی

بیان القرآن میں ہے کہ اگر جادو کے کلمات کفر یہ ہوں مثلاً شیطانوں سے مدد لی گئی ہو یا



کو اکب وغیرہ سے تب تو کفر ہے خواہ کسی کو نقصان ہو یا نفع اور اگر یہ کلمات مباح ہوں مگر ان کے ذریعہ بغیر کسی شرعی وجہ کے کسی کو نقصان پہنچایا جائے یا کسی نا جائز غرض کے لئے استعمال کیا جائے تو فسق و معصیت ہے، جو سحر کفر ہے اس کا مرتکب کافر ہے اور واجب القتل ہے اور اگر ساحرہ عورت ہے تو قتل فی کی جائے گی بلکہ ہمیشہ قید کی جائے گی اور جو سحر فسق ہے اس کا مرتکب قتل نہ کیا جائے گا لیکن اگر کسی کی جان چلی تو پھر ساحر کو قتل کیا جائے گا۔ (نور البیان)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

یہود کے نئے حربے

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ جب یہود کے اسلام کے خلاف تمام راز فاش ہو گئے، تو انہوں نے اسلام کے خلاف مزید دو حربے استعمال کیے:

(۱) دوستی کے رنگ میں اسلام دشمنی۔ (۲۷ نمبر ۱۰۵، ۱۰۶)

(۲) اسلام کے خلاف شوشے اور اعتراضات۔ (۲۷ نمبر ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰)

جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اپنے دین سے بھر جائیں۔

آیت نمبر ۱۰۹ میں اس بات کا حکم ہے کہ فی الحال جب تک اللہ کا حکم نہ آجائے، اس وقت تک یہودی ان سازشوں کو درگزر کرتے رہو۔

حصول فتح کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام ضروری ہے

اس کے بعد فرمایا کہ اگر جنگ کی تیاری کرنی ہے، تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ (۲۷ نمبر ۱۱۰) اس لیے کہ فتح حاصل کرنے کے لیے ان دونوں کی پابندی ضروری ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

یہودیوں میں پائی جانے والی بری خصلتیں

اس رکوع میں یہودی کی ان بری عادتوں کو ذکر کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے وہ اقوام عالم پر حکومت



نہیں کر سکتے:

(۱) تعصب: جس کی وجہ سے ان کی ہر بات، ہر نظریہ بے ہودہ ہوتا ہے اور جس قوم کے نظریات ہی بے ہودہ ہوں، وہ اقوام عالم پر کیا حکومت کرے گی.....!؟ (۲۷ نمبر ۱۱۳)

(۲) عبادات سے روکنا: یہ لوگ مسلمانوں کو مساجد سے روکتے ہیں، دین حق کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں، بھلا ایسے لوگ کہیں حکومت کے قابل ہو سکتے ہیں؟ (۲۷ نمبر ۱۱۴)

(۳) ملت امراہمی کا انکار: یہ لوگ ملت امراہمی کے منکر ہیں، لہذا ان کے پاس قیادت نہیں آ سکتی، کیونکہ قیادت اس کو ملے گی، جو ملت امراہمی پر ہوگا۔ (۲۷ نمبر ۱۱۵)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

#### بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت دی گئی ہے کہ جو کچھ تم کر چکے، سو کر چکے، اب بھی وقت ہے، رحمت کا دروازہ کھلا ہے لہذا انصاف کے وقت سے پہلے انصاف کی طرف پلٹ آؤ۔ (۲۷ نمبر ۱۲۲، ۱۲۳)

#### خلافت و امامت کے لئے ملت امراہمی ضروری ہے

پھر یزبان امراہیم ؑ یہ اعلان کرایا گیا کہ خلافت و امامت کے لیے ملت امراہمی ضروری ہے، اور وہ نبی آخر الزمان کے پاس ہے، تاکہ یہود و نصاریٰ کے پاس، کیونکہ وہ تو ظالم لوگ ہیں اور یہ عطا اور نعمت ظالموں کو نہیں ملتی۔ (۲۷ نمبر ۱۲۴)

#### چند اعلانات

نیز مسلمانوں کی وحدت کے لیے بیت اللہ کی مرکزیت کا اعلان کیا گیا۔ (۲۷ نمبر ۱۲۵) اور پھر مرکز کی تعیین کے بعد اس کو آباد کرنے کے لیے ایک رسول کو نبی کریم ﷺ کی صورت مقدسہ میں مبعوث کرنے کی خوشخبری دی گئی۔ (۲۷ نمبر ۱۲۶) اور آیت نمبر ۱۲۶ میں اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ روزی کا نظام سب کے لیے ہے، البتہ عطاے نبوت ظالم کو نہیں ملے گا۔

## اصلاح ملک و ملت کے تین اصول

کسی قوم و ملک کی خوشحالی اور بہتری کے لئے تین چیزیں بڑی بنیاد ہیں:

(۱) امن و امان کا ہونا۔

(۲) معاشی مسائل کا حل۔

(۳) تعلیم و تربیت کا نظام۔

اسی لئے امیر اہیم ؑ نے خانہ خدا اور اس کے گرد و نواح کو آباد کرنے کے لئے یہ تین مسائل حل کرائے اور یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور رہنے والوں کو رزق عطا فرما، ان کی تعلیم کے لئے ایسا رسول بھیج دے جو ان کو کتاب و سنت کی تعلیم دے اور ان کے دلوں کا تزکیہ کرے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

### دین کا خلاصہ

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ دین کا خلاصہ رب کریم کے احکامات کے سامنے جھک جانا ہے۔ (۲۷۴ نمبر)

(۱۳۱) اور ”ووصیٰ بها ابراہیم“ سے ملت کی تفصیل ذکر کی۔ (۲۷۴ نمبر ۱۳۲، ۱۳۳)

### صرف قرابت و رشتہ داری کا رآمد نہیں

یہود اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ہم میں تو بڑے بڑے انبیاء گزرے ہیں، پھر ہمیں کیا پرواہ.....! اس شبہ کا ازالہ کیا گیا کہ ایسی قرابت اور رشتہ داری فضول اور بے کار ہے، جس میں عقیدے اور عمل کے اعتبار سے موافقت نہ ہو۔ (۲۷۴ نمبر ۱۳۴) آگے چل کر یہود کے ایک بے بنیاد دعوے کی قلعی کھولی گئی ہے، یہود کا دعویٰ تھا کہ حضرت امیر اہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام سب یہود یا نصاریٰ تھے، تو جواب دیا گیا کہ یہ تو خود تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ یہودیت حضرت موسیٰ ؑ کے زمانے سے آئی ہے، جبکہ یہ انبیاء (جن کے تم نام لے رہے ہو) تو حضرت موسیٰ ؑ سے پہلے گزرے ہیں، پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ یہودیت کی ابتداء تو بعد میں ہوئی

ہو اور اس سے پہلے کے انبیاء یہودی ہوں!! (آیت نمبر ۱۴۰) پھر چونکہ یہود کو مذہبی نسبت پر بھی فخر تھا، تو اس کا بھی ازالہ کیا کہ بغیر موافقت فی العمل والعقیدۃ (عمل اور عقیدے میں موافقت کے بغیر) مذہبی نسبت بھی کسی کام کی نہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۱)

## دوسرا پارہ

### سورۃ البقرہ

#### خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

#### بیت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی حکمت

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں، یہ حکم اس لیے دیا گیا، تاکہ یہود آپ سے مانوس ہوں اور اسلام لے آئیں، کیونکہ ان (یہود) کا قبلہ بھی یہی تھا۔

بیت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی دوسری حکمت یہ تھی کہ تاکہ اس حکم کے ذریعہ مؤمن اور منافق کے درمیان فرق اور تمیز ہو جائے اور یہ فرق اس طرح حاصل ہوا کہ جب کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو تبدیل فرمایا تو مؤمنوں نے تو اس حکم کو بلا تا مل قبول کیا اور منافقوں نے اس حکم سے اختلاف کیا اور طرح طرح کے اعتراضات کرنا شروع کر دیئے۔

#### یہود کا قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض اور اس کا جواب

نیز اس رکوع میں یہود کا مسلمانان عالم کے مرکز پر اعتراض اور اس کا جواب بھی ذکر کیا گیا ہے، یہود کا اعتراض تھا کہ اگر یہ نبی سچا ہے، تو پھر قبلہ تبدیل کیوں کیا؟ بیت المقدس ہی کو قبلہ باقی کیوں نہیں رکھا گیا؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حاکمانہ جواب دیا کہ ہر سمت و جانب کا مالک اللہ ہے، لہذا کسی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں، اللہ جس طرف چاہے، رخ کرنے کا حکم دے سکتا ہے، کسی کو بھی اعتراض کا حق حاصل نہیں، تم لوگوں کا کام صرف اتباع رسول ﷺ ہے۔ (آیت نمبر ۱۳۷)

دوسرا جواب یہ دیا کہ جب ہر امت کو قبلہ ملا ہے، تو اس امت کو کیوں نہ ملے.....؟

#### تبدیل قبلہ کی تین وجوہ

اس کے بعد تبدیلی قبلہ کی تین وجوہات ذکر کیں:

(۱) افضلیت قبلہ، یعنی جب امت افضل ہے، تو اس کا قبلہ و مرکز بھی افضل ہونا چاہیے اور کعبہ تمام مراکز

سے افضل بھی ہے اور قدیم ترین بھی۔ (آیت نمبر ۱۴۳)

(۲) تاکہ ایمان اور کفر کے درمیان فرق واضح ہو جائے، کیونکہ جو اہل ایمان نہیں ہوں گے، ان پر یہ حکم

نہایت شاق گزرے گا اور اہل ایمان فوراً تعمیل حکم کریں گے۔ (آیت نمبر ۱۴۳)

(۳) خود نبی کریم ﷺ کی تمنا تھی کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو اور بیت اللہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا

جائے۔ (آیت نمبر ۱۴۴)

## اصل چیز تعمیل حکم ہے

آیت نمبر ۱۴۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت جب تک عبادت ہے تو سودمند ہے، لیکن اگر

عادت بن جائے تو پھر اس عادت کو توڑنا لازم ہے، کیونکہ اصل چیز حکم کو ماننا ہے اور عادت میں حکم پیش

نظر نہیں ہوتا۔

آگے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ یہ اہل کتاب بھی اس تحویل قبلہ کے حکم کی حقانیت کو

جانتے ہیں، مگر ضد و عناد اور بغض کی وجہ سے نہیں ماننے لہذا آپ ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں اور یہ غم

بھی نہ کریں کہ جو نمازیں آپ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی ہیں، وہ ضائع ہو گئی

ہیں، بلکہ وہ نمازیں بھی اپنی جگہ درست ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۴)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

### مرکز اور قاندہ کا تعین

ہر امت کو مستقل قبلہ ملا ہے، لہذا اس امت کو بھی ایک مستقل قبلہ اور مرکز دیا گیا، پھر چونکہ عالم

کی قیادت اسی صورت ممکن ہے کہ جب قبلہ اور مرکز کی تعین کے ساتھ ساتھ قاندہ کی بھی تعین ہو، تو اس

لئے اس رکوع میں مرکز و قبلہ کی تعین کے ساتھ ساتھ قاندہ کی تعین بھی کی گئی ہے۔ (آیت نمبر ۱۵۱)

نیز اس بات کو بھی واضح کیا گیا کہ خواہ حالت حضر ہو، یا سفر، بہر صورت قبلہ یہی بیت اللہ رہے

گا۔ (آیت نمبر ۱۵۰)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۹

اس رکوع سے قبل آیت نمبر ۱۵۱ اس کے استحقاق خلافت کا بیان تھا، اب اس بات کا بیان ہے کہ

اگر خلافت کرنی ہے تو اس کے لیے ترقی کے پانچ مراحل کو طے کرنا ہوگا جو کہ درج ذیل ہیں:

## ترقی کے پانچ مراحل

### تہذیب الاخلاق

سب سے پہلا مرحلہ ”تہذیب الاخلاق“ کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی نجی زندگی کو درست کیا جائے۔

### تہذیب الاخلاق کے شعبے

”تہذیب الاخلاق“ کے پانچ شعبے ہیں:

(۱) اللہ کا ذکر

(۲) اللہ کا شکر، ان دونوں کا ذکر آیت نمبر ۱۵۲ میں ہے۔

(۳) صبر، اس کا ذکر ”استعینوا بالصبر“ میں ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۵۳)

(۴) دعا اور چونکہ نماز اور حج بہت ساری دعاؤں پر مشتمل ہیں اس لئے دعا اس کا ذکر بصورت نماز آیت نمبر ۱۵۳ میں اور بصورت حج آیت نمبر ۱۵۸ میں مذکور ہے۔

(۵) شعائر اللہ کی تعظیم، اس کا ذکر بھی آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے۔

الحاصل اس رکوع میں ”تہذیب الاخلاق“ کو اس کے پانچوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲۰

اس رکوع میں مسئلہ توحید پر عقلی دلائل پیش کئے گئے ہیں (۲۴ نمبر ۱۶۳) اور شرک عقلی کے

اسباب کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۶۵-۱۶۷)

### تدبیر المنزل

اسی طرح ترقی کے پانچ مراحل میں سے دوسرے مرحلے، یعنی: ”تدبیر منزل“ کو بیان کیا ہے، تدبیر المنزل کا مطلب یہ ہے کہ اپنی گھریلو زندگی کو درست کیا جائے، جس کے لیے کسبِ حلال کا ہونا اور مال کو تباہی سے بچانا دونوں ضروری ہیں۔

## کسب حلال کی صورتیں

کسب حلال کی دو صورتیں ذکر فرمائیں:

- (۱) تجارت، اس کا ذکر ”بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ“ میں ہے۔
- (۲) زراعت، اس کا ذکر ”أَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ“ میں ہے۔

## مال کے ہلاک ہونے کی دو صورتیں

نیز مال کی ہلاکت کی بھی دو صورتیں ذکر فرمائیں:

- (۱) شرک، یعنی اللہ کے علاوہ سے اللہ جیسی عقیدت رکھنا، ان کے ناموں کی نذر و نیاز کرنا اور ان کی تعریفیں کر کر کے اپنے اموال ہلاک کرنا۔ (۲۷ نمبر ۱۶۵)
- (۲) گمراہ لوگوں کی تقلید، یعنی شرک پیروں کی تقلید و پیروی کرنا اور ان کی خوشنودی کے لئے پیسوں کو ضائع کرنا۔ (۲۷ نمبر ۱۶۶، ۱۶۷)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲۱

اس رکوع میں شرک عقلی کی مذمت کے علاوہ رزق حلال کو صحیح خرچ کرنے، پروگرام اور مشن کو واضح کرنے اور حلال مال کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے جیسے امور کو ذکر فرمایا گیا ہے اور یہ بھی تدبیر المنزل ہی کا ایک حصہ ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۶۸-۱۷۰)

## شرک عقلی کی نفی

شرک عقلی کی نفی اس طور پر ہے کہ یہ شرک لوگ اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے جانور چھوڑ دیا کرتے تھے اور ان سے نفع لینا، مثلاً سواری کرنا، گوشت کھانا اور دودھ کا استعمال وغیرہ ترک کر لیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ اپنے مصائب کے لیے اور اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے نیازات کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ان شرکानہ افعال کی مذمت کر کے شرک کی اس صورت کی نفی فرمائی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۷۰)

آگے چل کر باقبل کے خلاصے کو ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو، جس کا

تقاضا یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھراؤ، اسی طرح جن چیزوں کو تم حرام کرتے ہو، درحقیقت وہ چیزیں حرام نہیں، حرام تو وہ چیزیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (2 نمبر ۱۷۳)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲۲

سیاست مدنیہ

دشمن اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے

اس رکوع میں تیسرے مرحلے ”سیاست مدنیہ“ کو ذکر کیا گیا ہے۔ رکوع کی ابتداء میں اشارہ کیا گیا ہے کہ دشمن ہمیشہ اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ اس موقع پر بھی دشمن نے ایک مرتبہ پھر قبیلے کا مسئلہ اٹھایا، جواب دیا گیا کہ نیکی یہ نہیں کہ مشرق، یا مغرب کی طرف رخ کر لیا جائے، بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ پر، آخرت پر، یوم جزاء پر، ان سب باتوں پر ایمان لایا جائے۔ (2 نمبر ۱۷۷)

یہی حال آج امت مسلمہ کے ساتھ ہے کہ دشمن ہر موقع پر انہیں اصل مسئلہ سے ہٹا دیتا ہے، کسی بھی دوسرے لایعنی کام میں مبتلا کر دیتا ہے، جس کی ایک واضح سی مثال موجودہ دور میں چلنے والے یہ کرکٹ میچیز ہیں کہ کسی کو اپنی نمازوں کی پرواہ نہیں ہوتی، چھوٹے بڑے سب کے سب ٹی وی پر بیچ دیکھنے میں لگن ہوتے ہیں۔

قائد اور رہنما کی صفات

اس رکوع میں قائد اور رہنما کی صفات بیان کی گئی ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲) آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳) نمازوں کو قائم کرنے اور قائم کرانے والا ہو۔

(۴) مال خرچ کرنے والا ہو۔

(۵) وعدوں کی پاسداری کرتا ہو۔



(۶) انتہائی صبر اور بردباری والا ہو۔

(۷) جنگی حالات میں بھی صبر کرنے والا ہو۔

(۸) اس کے قول و عمل میں موافقت ہو، تضاد نہ ہو۔

(۹) تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنے والا ہو۔

### سیاست مدنیہ کے لئے ضروری امور

اس کے بعد اس بات کا بیان ہے کہ سیاست مدنیہ کے لیے قصاص و دیت اور فوجداری و دیوانی قانون از حد ضروری ہیں، چنانچہ ”**كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقَصَاصُ**“ میں قصاص و دیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قتل عمد کی صورت میں بہر حال قاتل سے قصاص لیا جائے گا، کیونکہ اس میں پوری ملت کی بقاء ہے، ہاں اگر مقتول کے ورثہ قاتل کو معاف کر دیں اور دیت پر معاملہ دفع کر لیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔

کتنا مبارک اور بہترین اصول ہے، آج بھی اگر یہ قصاص کا اصول عدالتوں میں رائج ہو جائے اور قاتل کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے، تو ہزاروں لوگوں کی جانیں محفوظ ہو جائیں گی، کیونکہ قتل کا ارادہ رکھنے والے کو جب یہ معلوم ہوگا کہ اگر میں پکڑا گیا، تو مجھے بھی اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا تو وہ کبھی بھی یہ ناپاک جرم نہیں کرے گا۔

اور ”**كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ**“ میں قانون دیوانی کو بیان کیا گیا ہے کہ میت کے ترکہ کو اور اس کی وصیت کو شرعی اصول و ضوابط کے مطابق تقسیم کیا جائے، یعنی اگر اس نے کوئی وصیت کی ہے تو سارے مال کے تہائی میں اس کو نافذ کیا جائے اور باقی دو تہائی ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے، جس کی تفصیل سورہ نساء میں آئے گی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

تہذیب الاخلاق کے پانچ شعبوں میں سے دو شعبوں کو دوبارہ ذکر فرمایا ہے۔

### (۱) صبر

چونکہ روزہ بھی آدمی کو صبر سکھاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ضمن میں صبر کا حکم دیا

ہے، جس کا بیان آیت نمبر ۱۸۳ تا آیت نمبر ۱۸۵ میں ہے۔ صبر کا معنی ہے: روکنا، آدمی روزے کی حالت میں بہت ساری جائز اور حلال چیزوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے، اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جس طرح تم روزہ رکھ کر حلال چیزوں سے اپنے آپ کو روکتے ہو، اسی طرح حرام چیزوں سے بھی ہر حال میں خود کو روکا کرو۔

## (۲) تعظیم شعائر اللہ

اس کو دعا کے ضمن میں ذکر فرمایا ہے، جس کا بیان آیت نمبر ۱۸۶ میں ہے۔  
یعنی روزے اور دعا کے ساتھ ہی اقتصادی نظام اور قوانین کی پاسداری ہے، بایں طور کہ جب ان دونوں پر عمل ہوگا تو اقتصادی نظام بھی قابو میں ہوگا اور قوانین پر عمل کرنا بھی آسان ہوگا، اسی طرح جب شعائر کی تعظیم ہوگی اور احکام الہی کی عظمت دل میں بیٹھ جائے گی تو قوانین بھی نہیں توڑے جائیں گے۔

## دعا کی شرائط

آیت نمبر ۱۸۶ میں دعا کے لیے دو شرطوں کو ذکر کیا گیا ہے۔  
پہلی شرط یہ ہے کہ دعا خالص اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔  
دوسری شرط یہ ہے کہ اس یقین کے ساتھ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

## فریضہ رمضان اور معذروں سے متعلق حکم

روزوں کی فریضہ کے ساتھ ساتھ ان بوڑھے معذروں کے لیے بھی حکم بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یعنی مزید صحت یا بی اور طاقت کی امید نہیں ہے تو وہ ہر روز کے بدلے نذیہ دیا کریں اور ایک روزے کا نذیہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔

گزشتہ رکوع میں سیاست مدنیہ کے تحت فوجداری اور دیوانی قانون کو بیان کیا گیا تھا، یہاں اس رکوع کے آخر میں ایک اور قانون کا اضافہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک داری کے لیے ضروری ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے اموال کو غلط طریقے سے مت کھاؤ۔ (آیت نمبر ۱۸۸)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

### قانون جہاد اور حج

چوبیس ویں سے لے کر اٹھائیس ویں رکوع تک ملک گیری قوانین کا ذکر ہے، سب سے پہلے قانون جہاد کو ذکر کیا، تاکہ اس کے ذریعہ غلط رسومات کا ازالہ کیا جاسکے۔ (آیت نمبر ۱۸۹) پھر قانون جہاد کے ساتھ ساتھ حج کا ذکر بھی کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ملک گیری میں ایسے مشغول ہو جاؤ کہ اپنے رب ہی کو بھلا دو، خبردار کسی بھی حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔ (آیت نمبر ۱۹۰) نیز آیت نمبر ۱۹۱ میں جہاد کا عمومی حکم دیا گیا، جس کا پہلا مقصد یہ بتایا کہ اس کے ذریعہ مرکز کو آزاد کرایا جائے، اسی طرح جہاں کہیں بھی مسلمان آباد تھے، مگر پھر کفار نے ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا، تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان حکومتوں سے لڑ کر ان مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرائیں، اور دوسرا مقصد کفر کا خاتمہ ہے۔ (آیت نمبر ۱۹۳)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲۵

اس رکوع میں دو باتوں کا ذکر ہے:

(۱) آیت نمبر ۱۹۳ سے لے کر ۲۰۳ تک احکام حج کا بیان ہے۔

### منہیات حج

منہیات سے مراد وہ چیزیں ہیں، جن سے ایام حج میں باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً حج کے زمانے میں بے ہودہ اور فحش کلامی نہ کریں، گناہوں سے بچیں اور لڑائی جھگڑے و ظلم و زیادتی سے بھی اپنے آپ کو بچائیں۔

مذکورہ افعال ہر حال میں برے ہیں، لیکن حج کا احرام باندھنے کے بعد ان کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے۔

### مامورات حج

(۱) ایام حج میں اپنے ساتھ ضرورت کا سامان لے کر چلنا۔

(۲) ان ایام میں تجارت کی اجازت ہے۔

(۳) میدان عرفات میں قیام کرنا۔

(۴) وقوفِ مزدلفہ۔

(۵) قیامِ منیٰ۔

ان آیات میں اس بات کا بیان ہے کہ ان تمام مواقع پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوب ذکرو عبادت اور دعا کا اہتمام کریں، فضول بحثوں میں اپنا وقت برباد نہ کریں۔

(۲) آیت نمبر ۲۰۴ سے لے کر ۲۱۴ تک جہاد کے حوالے سے آٹھ ترغیبات (جہاد فی سبیل اللہ پر ابھارنے والی باتیں اور امور) کو ذکر کیا گیا ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲۶

گزشتہ رکوع میں جہاد سے متعلق آٹھ ترغیبات میں سے چار کو ذکر کیا گیا تھا، اس رکوع میں بقیہ چار ترغیبات کا بیان ہے، اس کے علاوہ اس رکوع میں فرضیتِ جہاد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۲۱۶)

### خلاصہ رکوع نمبر ۲۷

اس رکوع میں مندرجہ ذیل امور کو ذکر کیا گیا ہے:

#### شرک سب سے بڑا حرم ہے

(۱) سب سے پہلے آپ ﷺ سے کیے گئے ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے، سوال یہ تھا کہ کیا احترامِ والے مہینوں، یعنی رجب، ذوقعدہ، ذوالحجہ اور محرم میں قتال جائز ہے؟ کیونکہ اہل عرب ان مہینوں میں لڑائی کو ناجائز سمجھتے تھے، تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ٹھیک ہے ان مہینوں میں قتل و غارت نہیں ہونی چاہیے، لیکن مشرکین جو کچھ کر رہے ہیں اور باوجود دلائل کے شرک پر مصر ہیں، تو یہ شرک ان مہینوں میں قتال کرنے سے بھی بڑا حرم ہے۔

#### مشرکین سے قتال کے پانچ اسباب

۱۔ اس لیے کہ مشرکین لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، یعنی لوگوں کو ایمان کی طرف نہیں آنے دیتے۔

۲۔ خود کفر و شرک میں مبتلا ہیں۔

۳۔ مسجد حرام میں مسلمانوں کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

۴۔ ان تمام فتنوں کا خاتمہ جہاد ہی سے ممکن ہے۔

۵۔ اگر قتال کر کے معاشرے سے کفر و شرک کا یہ ناسور ختم نہ کیا گیا تو آہستہ آہستہ یہ مرض مسلمانوں کی طرف بھی متعدی ہو جائے گا اور مسلمان مرتد ہونے لگیں گے۔

لہذا اپنے ایمان کے تحفظ کے لیے بھی جہاد ضروری ہے۔

(۲) اب ان پانچ چیزوں سے متعلق سوالات اور جوابات کا تذکرہ ہوگا، جو ذوق جہتیں ہیں، یعنی جن میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔

۱۔ شراب اور جوئے سے متعلق پوچھا گیا، تو جواب دیا گیا کہ ان کا نقصان ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے، اس لئے دونوں حرام ہیں۔ یہ آہستہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کی ہے اور بہت سے لوگوں نے اس آہستہ کے نازل ہونے کے بعد ہی سے شراب ترک کر دی تھی۔ (۲۱۹ نمبر ۱)

۲۔ دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا خرچ کریں؟ تو جواب دیا کہ ضرورت سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ (۲۱۹ نمبر ۲)

۳۔ تیسرا سوال یہ کیا کہ یتیموں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو فرمایا کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے اور ان کے اموال کی بھی بھرپور حفاظت کرنی چاہیے۔ (۲۲۰ نمبر ۱)

۴۔ چوتھے سوال میں شرک عورت سے نکاح کا حکم پوچھا گیا تو جواب دیا گیا کہ ان سے نکاح جائز نہیں، اگرچہ ان کا حسن و جمال اور مال تم کو اچھا لگے۔ (۲۲۱ نمبر ۱)

۵۔ پانچواں سوال یہ پوچھا کہ حالت حیض میں کیا حکم ہے، بیوی سے ہمستری کی جاسکتی ہے، یا نہیں؟ تو جواب دیا گیا کہ حالت حیض میں صحبت سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲۸

### عائلی قوانین اور اس کے چند مسائل

اس رکوع میں عائلی قوانین اور اس کے کچھ مسائل کو ذکر کیا گیا ہے، حیض کا حکم بیان کرنے

کے بعد عام حالات میں مباشرت کا حکم ذکر کیا گیا ہے کہ چونکہ تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیت کی مانند ہیں، اس لیے تم جیسے چاہو، اپنے کھیت میں داخل ہو سکتے ہو۔ (۲۲۳ نمبر ۲۲۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کی قسمیں کھا کر نیک کاموں، تقویٰ اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں رکاوٹ پیدا نہ کرو اور اگر اللہ کے نام کی قسم کسی گناہ پر کھائی ہے، تو ایسی قسم توڑ دو اور اس کا کفارہ ادا کر دو۔ (۲۲۴ نمبر ۲۲۴)

عالمی قوانین میں سے ایک قانون یہ بھی ذکر فرمایا کہ اگر کوئی آدمی یہ قسم کھالیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا، یا پھر یہ کہا کہ چار ماہ تک بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر وہ واقعاً چار ماہ تک بیوی کے قریب نہیں گیا تو اس فعل کے ارتکاب سے وہ عورت بائند (جدا) ہو جائے گی اور نئے سرے سے نکاح کئے بغیر رجوع ممکن نہیں ہوگا۔ (۲۲۵ نمبر ۲۲۵)

## طلاق اور عدت کے مسائل

اس کے بعد طلاق اور عدت کے احکام کو ذکر کیا۔ خلاصہ ان احکام کا یہ ہے کہ عدت کے اعتبار سے عورت کی کئی قسمیں ہیں:

- (۱) صغیرہ جو ابھی بالغ نہ ہوئی ہو۔
- (۲) جو عمر کے اعتبار سے بالغ ہو، مگر اب تک حیض نہ آیا ہو۔
- (۳) بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو۔ ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو طلاق ہوئی، تو عدت تین ماہ ہوگی۔
- (۴) اگر حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے، یا اس کا شوہر مر جائے، تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔
- (۵) لیکن اگر حاملہ نہ ہو اور شوہر مر جائے، تو عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔
- (۶) اگر عورت کو خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق مل جائے، تو اس کی عدت نہیں۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۲۹

## اقسام طلاق اور خلع

اس رکوع میں اقسام طلاق اور خلع کو بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے طلاق رجعی کو ذکر کیا، جس میں شوہر کو دورانِ عدت رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور اگر شوہر نے دومرتبہ طلاق دی ہے، تب بھی اگر چاہے تو رجوع کر کے اسے رکھ سکتا ہے اور رجوع نہ کرنا چاہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے۔ ان دو طلاقوں کے بعد اگر ۳ ماہ واریوں تک رجوع نہیں کرتا تو عورت جدا ہو جائے گی، اب اگر دوبارہ رکھنا چاہے گا تو نکاح جدید (نئے سرے سے نکاح) کی ضرورت ہوگی۔

### خلع کے شرائط

اس کے بعد خلع کو ذکر کیا کہ اگر میاں بیوی حدود اللہ کو قائم کرنے سے عاجز ہو جائیں اور عورت مال دے کر شوہر سے خلاصی چاہے، تو ایسی صورت میں شوہر کے لیے مال لے کر خلع دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ چند شرائط ہیں: (۱) جانہیں کی رضامندی ہو۔ (۲) بدل خلع مہر سے زیادہ نہ ہو، ورنہ مکروہ ہے۔ (۳) نشوز (نافرمانی اور عدم اطاعت) عورت کی طرف سے ہو۔ (۴) (نمبر ۲۴۹)

### حلالہ کے شرائط

آگے حلالہ کا بیان ہے کہ اگر شوہر تیسری طلاق بھی دے چکا، تو اس کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع ممکن نہیں اور حلالہ کی صحت کے لیے ۵ شرائط ہیں:

- (۱) پہلے خاوند کی عدت پوری ہو۔
- (۲) عدت کے بعد دوسرے شوہر سے عقد نکاح کرے۔
- (۳) دوسرا خاوند جماع کرے۔
- (۴) دوسرا خاوند جماع کے بعد طلاق دے۔
- (۵) پھر اس دوسرے شوہر کی بھی عدت گزارے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۳۰

اس رکوع میں مسئلہ رضاعت، عدت اور پیغام نکاح کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔

### رضاعت

سب سے پہلے مسئلہ رضاعت کو پیش کیا کہ یہ ایک طرح کا عقدِ اجارہ ہے، جس کی مدت دو

سال تک ہے، اس لیے کہ خود مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ اگر دودھ پلانے والی خود ماں ہو، تو وہ اجرت کی مستحق تب ہوگی جب وہ مطلقہ ہو اور اگر مطلقہ نہیں ہے، تو پھر اس کے لیے اجرت لینا جائز نہیں۔ (۲۴ نمبر ۲۳۳)

## نکاح کا پیغام دینا

اور تیسرے نمبر پر قانونِ پیغام نکاح کا ذکر ہے کہ دورانِ عدت پیغام نکاح بھیجنا، ناجائز ہے، البتہ اگر بغیر صراحت کے اشارۃً و کنایۃً نکاح کی خواہش ظاہر کر لی، تو اس کی گنجائش ہے۔ (۲۴ نمبر ۲۳۵)

## خلاصہ رکوع نمبر ۳۱

### طلاق اور مہر کے مسائل

اس رکوع میں اقسامِ طلاق، مہر اور متعہ کے احکام کو ذکر کیا گیا ہے۔ ایک صورت تو یہ ذکر کی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمستری سے قبل، یا خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دے دے اور عقد نکاح کے وقت یا اس کے بعد مہر متعین نہ کیا گیا ہو، تو ایسی عورت کو صرف ”متعہ“ ملے گا۔ متعہ سے مراد ایک کربہ، سر بند اور ایک بڑی چادر ہے، اس میں شوہر کی مالی وسعت کا اعتبار ہے، اگر صاحبِ حیثیت ہے، تو اچھا جوڑا دے اور اگر صاحبِ حیثیت نہیں، تو پھر درمیانہ جوڑا دے۔

دوسری صورت یہ ذکر کی کہ اگر کسی نے دخول (ہمستری) سے قبل، یا خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دی، مگر مہر بھی مقرر کیا گیا تھا تو ایسی عورت آدھے مہر کی مستحق ہوگی۔ (۲۴ نمبر ۲۳۶، ۲۳۷)

اس کے بعد نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی پابندی کرو، نماز کسی حال میں معاف نہیں، ایسا نہ ہو کہ ملک گیری اور ملک داری کے قوانین ہی میں پڑ جاؤ اور گھر بیلو زندگی میں الجھ کر اللہ کو بھول جاؤ۔ (۲۴ نمبر ۲۳۸، ۲۳۹)

## خلاصہ رکوع نمبر ۳۲

### ملک گیری کے لئے عملی اقدام کی صورت

اس رکوع میں بصورتِ جہاد ملک گیری کے لیے عملی اقدام کی ترغیب دی گئی ہے اور بطورِ عبرت



بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کا تذکرہ کیا ہے، جو موت کے خوف سے جہاد سے بھاگا تھا، مگر موت نے انہیں راستے ہی میں آلیا، تو اس واقعہ سے مسلمانوں کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ وہ موت کے خوف سے میدان جہاد سے پیچھے نہ ٹھیں۔ (۲۷ نمبر ۲۳، ۲۴) اور آخر میں جہاد کے لیے امیر کے انتخاب کا تذکرہ ہے۔ (۲۷ نمبر ۲۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۳۳

اس رکوع میں چار باتوں کا تذکرہ ہے:

- (۱) قیام خلافت بذریعہ قتال، یعنی: جہاد کے ذریعے خلافت کا قیام۔ (۲۷ نمبر ۳۹، ۴۰)
- (۲) انتخاب خلیفہ بذریعہ سرانجام دی امور و عظام، یعنی: کسی کو اس بناء پر خلیفہ منتخب کرنا کہ اس نے بڑے کام سرانجام دیئے ہیں، لہذا وہ خلیفہ بننے کا مستحق ہے۔ (۲۷ نمبر ۴۱)
- جیسا کہ فوج کے سربراہ تو طاہر تھے، جو نبی نہ تھے، لیکن جب اصل کارنامہ، یعنی: جالوت کا قتل حضرت داؤد علیہ السلام نے انجام دیا تو قوم نے انہیں پر اعتماد کر لیا اور اس عظیم کام کی انجام دہی کی وجہ سے انہیں اپنا خلیفہ منتخب کیا۔

### پانی کے امتحان کی وجہ

یہ ایک آزمائش تھی، کیونکہ کل کو انہیں مجاہدین نے حکومت پر آنا ہے، تو جو پانی سے نہیں بچ سکتا، وہ آزاد خزانے سے کیسے بچ سکے گا اور پھر ایک چٹو پانی کی اجازت دی گئی، جس سے مقصود اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ ضرورت کے تحت خزانے سے لیا جاسکتا ہے مگر امیر خزانہ کی نگرانی میں۔

(۳) مقصد قتال، زمین سے فساد کو ختم کرنا ہے۔ (۲۷ نمبر ۴۲)

(۴) آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ گزشتہ انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں کا رویہ آپ نے دیکھ لیا، لہذا اگر آپ کی قوم بھی معجزات اور یقین دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتی، تو آپ اس پر غم نہ کریں۔ (۲۷ نمبر ۴۳)

## پارہ نمبر ۳ خلاصہ رکوع نمبر ۱

### انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرق مراتب

- اس رکوع میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرق مراتب کو ذکر فرمایا:
- (۱) بعض کو نبی شریعت دی اور بعض کو گزشتہ نبی ہی کی شریعت کا تائید اور تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔
- (۲) بعض کے ساتھ براہ راست بغیر کسی فرشتے کے واسطے کے کلام کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام۔
- (۳) اور بعض کو وہ کمالات علمیہ اور عظیم اخلاق دئے جس کے بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ۔
- (۴) بعض کو جبرئیل کے ذریعے تائید حاصل ہے جیسا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔ (۲۷ نمبر ۲۵۳)

### عبادات میں رکاوٹ

بسا اوقات مال کی محبت عبادات میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور دین کی نشرو اشاعت میں مال کی ضرورت ہے اس لئے قتال فی سبیل اللہ کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کو ذکر فرمایا اور خرچ کی ترغیب دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عمل کا وقت ابھی ہے، آخرت میں نیکو اعمال بکتے ہیں نہ کوئی دوستی سے عمل دے گا، نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک صاحب حق نہ چھوڑے۔ (۲۷ نمبر ۲۵۴)

اس کے بعد آیۃ الکرسی میں اللہ رب العزت کی الوہیت کا دعویٰ اور پھر اس پر دلائل اور براہین کو ذکر کیا گیا ہے (۲۷ نمبر ۲۵۵)، آیۃ الکرسی میں دس جملے ہیں اور ہر جملہ معنی و مفہوم اور تشریح کے اعتبار سے اندر مضامین کا ایک سمندر سموئے ہوئے ہے، یہی وجہ ہے کہ آیۃ الکرسی کے فضائل بھی زیادہ وارد ہوئے، چنانچہ اس کو قرآن کی سب سے عظیم تر آیت کہا گیا اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اس کو پڑھے گا اس کے جنت کے درمیان موت کے سوا کوئی چیز حائل نہیں، ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے۔ (مسند احمد سنن)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس پورے رکوع میں حضرت امیر الہیم ؑ اور نمرود کے مابین ہونے والے مشہور مباحثہ، حضرت عزیر ؑ کے واقعہ اور پھر حضرت امیر الہیم ؑ کے اللہ تعالیٰ سے سوال و جواب کا تذکرہ ہے، جس سے مقصد خلیفہ کی اس ذمہ داری کو واضح کرنا ہے کہ وہ تاریخ کو بھی مد نظر رکھے اور وقتاً فوقتاً لوگوں کے سامنے ایسے واقعات بیان کرے ان کے عقائد کو درست رکھے۔

### تینوں قصوں سے حاصل شدہ سبق

جیسا کہ ان قصوں سے مندرجہ ذیل عقائد ثابت ہوتے ہیں:

- (۱) زندگی اور موت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
- (۲) نظام مسمیٰ کا مالک و خالق اور متصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
- (۳) جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر ؑ کو 100 سال کے بعد زندہ کیا، اسی طرح قیامت میں اٹھانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

### ارباب حکومت کی ذمہ داریاں

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ”حجۃ اللہ المباحثہ“ میں لکھا ہے کہ حکومت اسلامیہ کی درج

ذیل ذمہ داریاں ہیں:

- (۱) عوام کو ارتداد اور الحاد سے محفوظ رکھیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ غیر مسلم اقوام مسلمانوں میں کفر کو نہ پھیلائیں، ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو مال کا لالچ دے کر ان کے ایمان خرید لیں۔
- (۲) عوام کے عقل کی حفاظت کریں، کہیں خواہشات کی پیروی کر کے بدعات میں نہ پڑ جائیں۔
- (۳) عوام کے پیسے کی حفاظت کہ مال بے جا ضائع نہ ہو اور ناحق کوئی کسی کا پیسہ بھی نہ دبائے۔
- (۴) قتل و غارتگری سے لوگوں کی جان محفوظ رہے۔
- (۵) بے حیائی اور فحاشی کی روک تھام کرے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں دو باتوں کا ذکر ہے:

(۱) سرمایہ دار طبقہ کو اقتصادی نظام کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب۔

(۲) مال خرچ کرنے کی شرائط۔

یعنی خلیفہ کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اشاعتِ دین کے لیے زکوٰۃ کا نظام رائج کرے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی سرمایہ دار طبقہ کو انفاق کی اس قدر ترغیب دے کہ وہ فقراء کو اپنے مال میں حصہ دار سمجھیں۔ (۲۱۷ نمبر ۲۹)

### انفاق کی شرائط

(۱) انفاق کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس میں ریا کاری، جو کہ شرکِ اصغر ہے، ذرہ برابر نہ ہو، یہ شرط عدمی ہے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ انفاق کے بعد احسان جتانے کا معاملہ نہ کیا جائے، کیونکہ یہ ثواب کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ یہ انفاق اخلاص کے ساتھ ہو، کیونکہ اخلاص کے بغیر انفاق قابل قبول نہیں، یہ دونوں شرطیں وجودی ہیں۔ (۲۱۷ نمبر ۲۹-۲۶۶)

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

(۴) اس رکوع میں انفاق کی ایک اور شرط کا ذکر ہے کہ انفاق حلال اور طیب مال سے ہونا چاہیے۔ (۲۱۷ نمبر ۲۹)

### مستحق زکوٰۃ کون ہیں؟

اس کے علاوہ زکوٰۃ کے مصارف بیان فرمائے کہ زکوٰۃ و صدقات کے بہترین مصارف وہ لوگ ہیں، جو دین کی نشر و اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف عمل ہیں اور اسی وجہ سے وہ تجارت نہیں کر سکتے۔ اور اس رکوع کی آخری آیت میں اصحاب صفہ کی جماعت کا ذکر ہے، جیسے حضرت ابو ہریرہ

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کہ یہ حضرات طالب علم تھے، قرآن سیکھتے تھے، تو ان کے بارے میں خصوصی ہدایات جاری ہوئیں کہ یہ زاہد لوگ ہیں، سوال نہیں کرتے، لہذا حکم ہے کہ تجارت میں سے ان پر بھی خرچ کرو۔ (آیت نمبر ۲۷۳)

آیت نمبر ۲۷۱ میں نفلی صدقات سے متعلق اس بات کا بیان ہے کہ نفلی صدقات کا اظہار بھی اگرچہ جائز ہے، مگر اخفاء (پوشیدہ طور پر دینا) بہتر ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

#### اقتصادیات

اس رکوع میں دو جماعتوں کا ذکر ہے۔

ایک وہ جماعت جو اقتصادی نظام کے قیام میں تعاون کرنے والے افراد پر مشتمل ہوگی۔

اور دوسری وہ جماعت جو سود خوروں پر مشتمل ہوگی۔

اور پھر حکم دیا گیا ہے کہ قیام خلافت کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ

بھی ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کا قلع قمع کیا جائے۔ (آیت نمبر ۲۷۵)

اس کے علاوہ اس بات کا بھی حکم ہے کہ ربوا (سود) میں مجموعی اعتبار سے قوم تنزل کی طرف

جاری ہوتی ہے اور صدقات میں قوموں کی ترقی مضمر ہے۔ (آیت نمبر ۲۷۶)

اور رکوع کے آخر میں سودی معاملات کو یکسر ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نہ ختم کرنے والوں

کو یہ وعید سنائی گئی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ایسے لوگوں سے اعلان جنگ ہے۔ (آیت نمبر ۲۷۷، ۲۷۸)

#### مقروض کو مہلت دو

نیز ایک حکم یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگر قرض دار تنگ دست ہو، تو ایسی صورت میں اسے مزید مہلت دیدہنی

چاہیے اور اس سے بھی زیادہ بہتر یہ ہے کہ اگر مال میں وسعت ہو، تو اس قرض دار کو بخش دیا جائے۔ (آیت نمبر ۲۸۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

#### باہمی معاملات کے اصول

اس رکوع میں اشارہ ہے غیر سودی مالی نظام کے قیام کو نظام خلافت کی ذمہ داریوں میں سے

ہے۔ مالی نظام یہ ہے کہ بیت المال اغنیاء سے صدقات و زکوٰۃ وصول کر کے عوام کو بلا معاوضہ قرض فراہم کرے، جس سے وہ اپنے لیے کاروبار کر سکیں، یا اگر کچھ افراد رعیت کے ایسے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہیں، تو بیت المال درمیان میں حائل ہو کر لوگوں کے ذریعے کاروبار کرانے، تاکہ کوئی بھی کسی کا پیسہ ناحق نہ کھا سکے۔

اور پھر نظام کی تصحیح کے لیے درج ذیل احکام دیئے گئے ہیں:

(۱) حتی الامکان ہر معاملے کو لکھنے کی کوشش کی جائے، تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

(۲) لکھنے والا لکھنے میں کمی بیشی نہ کرے۔

(۳) قرض دار پر بھی لازم ہے کہ جتنا حق لازم ہے، اتنا ہی لکھوائے، اس سے کم نہ لکھوائے۔

(۴) اگر قرض دار خود نہیں لکھوا سکتا تو اس کا کوئی معتمد و معتبر ولی یہ دستاویز لکھوا دے۔

(۵) اس دستاویز کے ساتھ عہد کی پختگی کے لیے دو مرد گواہ قائم کئے جائیں، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد

اور دو عورتوں کو گواہ قائم کیا جائے۔ (امت نمبر ۲۸)

(۶) اگر معاملہ لکھنا ممکن نہ ہو، تو پھر کوئی چیز گروئی رکھوا دی جائے۔ (امت نمبر ۲۸)

اس رکوع میں شوریٰ کا اعلان اور اس کی ذمہ داریوں کا بیان ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ

چونکہ شوریٰ ملک کی ایک باختیارتوت ہوتی ہے، جو قوم اور ملت کے نفع و نقصان کو سوچتی ہے، لہذا اگر یہی

قوت ملک کے نفع و نقصان کو چھپائے گی، تو اللہ تعالیٰ ان سے محاسبہ فرمائے گا، اسی طرح اس شوریٰ کے

ارکان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب جذبہ اطاعت سے بھر پور ہوں، حکومتی نظام چلانے والوں میں

ذرا برا بھلا تعصب نہ ہو، ورنہ یہ لوگ سارا بوجھ عوام پر نہ ڈالیں۔ (امت نمبر ۲۸، ۲۹)

## خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ خلافت کے نظام کو چلانے کے لیے درج ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) سرمایہ دار طبقہ زکوٰۃ ادا کرے۔

(۲) مال دار لوگ مال خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لیں۔

(۳) سوہ کو ختم کر دیا جائے۔

(۴) حکومت کے خزانوں سے حکومتی کارندے اتنا ہی وصول کریں، جس سے ان کا گزارہ ہو سکے، قہش پسندی نہ ہو، جیسے کہ حضرت طاہر نے اپنے لشکر کو صرف ایک چلو پانی پینے کی اجازت دی تھی۔

## آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی احادیث مبارکہ صحیحہ معتبرہ میں بڑے فضائل مذکور ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کو یہ آخری دو آیتیں پڑھ لیں، تو یہ اس کے لئے کافی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزان میں سے نازل فرمائی ہیں، جن کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمن نے اپنے ہاتھوں سے لکھ دیا تھا جو شخص ان کو عشاء کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کے لئے تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

سورہ بقرہ کی آخری آیات میں پوری سورت کا خلاصہ آگیا کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے، انبیاء اور اہل ایمان اس کی تصدیق کرتے ہیں، حق سننے اور ماننے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، اپنی کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں، رحمت خاصہ کی دعا کرتے ہیں اور کافروں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

## سورہ آل عمران

### ما قبل سے ربط

سورہ بقرہ میں نظام خلافت کا قیام اور اس کے لیے جملہ ضروری امور کا بیان تھا، اب سورہ آل عمران میں ریاست کی توسیع کی طرف راہنمائی کی جائے گی، اور اس سورت میں روئے سخن عیسائی ہیں اور ضمنائے یہودی بھی ہیں۔

### سورت کا خلاصہ

اس سورت میں درج ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) اسلام کا موقف: ”عقیدہ توحید“

(۲) نبی کریم ﷺ کی بعثت کا عام ہونا

(۳) عیسائیت کے باطل عقائد کو رد کرنا

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

سب سے پہلے عقیدہ توحید اور اس پر عقلی دلائل کو قائم کیا گیا۔ (۲۷۲ نمبر ۷) اور پھر نصاریٰ کے غلط استدلال کی تردید کی گئی، کیونکہ نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں اترے تو گرفتار ہو گئے اور پھر قتل کر دیئے گئے، اس لیے کہ اللہ جب انسان کے روپ میں آ جاتا ہے تو پھر عاجز ہو جاتا ہے اور انتقام نہیں لے سکتا، تو اس عقیدہ پر رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

**”وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ“** یعنی اللہ تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا ہے اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں، وہی رحم مادر میں تمہاری صورتوں کو جس طرح چاہتا ہے، بنا تا ہے، ہاں! البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کہا تو یہ کہنا مشابہات میں سے ہے، لہذا جو اللہ تعالیٰ کی اس لفظ سے مراد ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اعتراض نہ کرو۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

#### نصاریٰ کو اسلام کی طرف دعوت

اس رکوع میں نصاریٰ کو تنبیہ کرنے کے بعد اسلام کی دعوت دی گئی ہے کہ تم لوگ اپنی کتاب اور شریعت پر نہیں ہو، ہم تمہیں قرآن کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ اس پر ایمان لے آؤ، یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور اس سے پیشتر تمام کتابوں کی تصدیق بھی کرتی ہے۔ پھر چونکہ تمہارے اعمال اہل فرعون کی طرح ہیں، تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کے سبب ان پر عذاب نازل کر کے ان کا خاتمہ کر دیا، تمہیں بھی ایمان نہ لانے کے جرم میں ختم کر دے گا، لیکن اب تمہارا خاتمہ عذاب کے ذریعہ نہیں ہوگا، بلکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ہاتھوں تمہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ (۲۷۲ نمبر ۸) نیز آیت نمبر ۱۹ میں اہل کتاب کے اختلاف کرنے کی وجہ کو ذکر فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ دین کے معاملے باوجود علم ہونے کے اختلاف اس لیے کرتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اگر اللہ کو مان لیا، تو یہ دینی قوتیں ہم پر غالب آ جائیں گی، اس لیے یہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔



## خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں بنیادی طور پر دو مضامین کا ذکر ہے:

- (۱) نصاریٰ کو مسلمانوں کے خلاف جنگوں پر تنبیہ
- (۲) کفار کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے مسلمانوں کو تنبیہ، یعنی مسلمان نصاریٰ اور دیگر کفار کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، کیونکہ مسلمانوں کا ان سے قلبی تعلق رکھنا مسلمانوں کے مرتد ہونے کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے۔

### نصاریٰ کے جرائم

- نصاریٰ کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے اور ان سے دوستی کرنے والوں کو تنبیہ اس لئے کی کہ
- نصاریٰ میں چند جرائم ایسے ہیں، جو ناقابل معافی ہیں:
- (۱) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں کا انکار کیا۔
  - (۲) انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا۔
  - (۳) انصاف کا حکم کرنے والوں، یعنی علماء اور صلحاء کو بھی قتل کیا۔ (۲۷ نمبر ۲۱)

اسی طرح اس رکوع میں نصاریٰ کے ”عقیدہ کفارہ“ کی تردید کی گئی، ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے پھانسی پر لٹک کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے، لہذا اب گناہ کرتے بھی رہیں، تو کوئی پوچھ نہیں ہوگی۔ ان کے اس عقیدہ کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی استنجاء پہلے کرے اور قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) بعد میں.....! (۲۷ نمبر ۲۵)

اس رکوع میں نصاریٰ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تم اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ، کیونکہ ملک اللہ کا ہے، وہ جسے چاہے، دے اور جسے چاہے، محروم کر دے، لہذا اگر مسلمانوں کو اللہ نے حکمرانی دی، تو تمہیں حسد نہیں کرنا چاہیے اور ساتھ مسلمانوں کو نجر دار کیا گیا ہے کہ جو کافروں سے تعلق، دوستی اور محبت رکھے گا، وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

## کفار سے تعلقات کے احکام

فقہاء کرام نے کافروں کے ساتھ تعلق کی چند اقسام ذکر کی:

- (۱) موالات، یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستی رکھنا، یہ ہر حال میں ناجائز ہے۔
- (۲) مواسات، یعنی احسان کرنا اور نفع پہنچانا، یہ ذمی (یعنی وہ کافر جو اسلامی ملک امن طلب کر کے رہے ہوں اور مسلمانوں کے ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوں، ایسے کافروں) کے ساتھ جائز اور حرجی کافر (یعنی وہ کافر جو مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوں) کے ساتھ ناجائز ہے۔
- (۳) مدارات، یعنی ظاہرِ خوش اخلاقی سے پیش آنا، یہ اس وقت جائز ہے، جب ان سے کسی نقصان کا یقین ہو، یا ان سے دینی اعتبار سے کسی مصلحت کی توقع ہو، ورنہ ذاتی نفع کے لیے اس طرح پیش آنا ناجائز ہے۔ (۲۸ نمبر)

## خلاصہ رکوع نمبر ۴

### محبت میں حد سے تجاوز کر کے شرک نہ کرو

یہاں سے نصاریٰ پر رد ہے کہ یہ لوگ محبت کی آڑ میں شرک کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام کو الہ مانتے ہیں، آیت نمبر ۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ بلاشبہ حضراتِ انبیاء علیہم السلام اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں، لیکن سارے کے سارے ذریت ہیں، بعض بعض سے پیدا ہوئے ہیں تو پھر معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟ حضرت مریم علیہا السلام کی باقاعدہ پیدائش ہوئی ہے، ان کی والدہ کو حمل ٹھہرا تھا، تو جو ماں کے پیٹ میں رہے، وہ معبود کیسے بن سکتا ہے؟ اسی طرح ان کی باقاعدہ پرورش بھی ہوئی، تو جو خود پرورش کا محتاج ہو، وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے؟ (۲۸ نمبر ۳۱، ۳۲)

اور پھر رکوع کے آخر میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں ایک بیٹے کی خوشخبری دی، جبکہ اہلیہ باغی تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے قوتِ تولید جو کہ بندہ تھی، اس کو کھول دیا اور قوتِ کو بانی جو کھلی تھی اسے بند کر دیا اور وہ اس طرح کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ نے تین دن تک کسی سے گفتگو نہیں کرنی۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس پورے رکوع میں شرک کی نفی کا بیان ہے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل اور یہود و نصاریٰ کے عقائد

سب سے پہلے حضرت مریم علیہا السلام کے فضائل ذکر کر کے یہود کی تردید کی، جو معاذ اللہ حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت باندھتے ہیں، اور اس کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کے فرائض صوم و صلوٰۃ وغیرہ کو ذکر کر کے نصاریٰ کی تردید کی، جو حضرت مریم علیہا السلام کو الہ مانتے ہیں، کیونکہ جو تجدد کرے، رکوع کرے، نماز پڑھے، وہ معبود نہیں ہو سکتا۔

عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

نیز لفظ ”اجدی“ میں خلوت کی نماز کی طرف اشارہ کیا اور ”ارکعی مع الراکعین“ میں جلوت کی نماز کی طرف اشارہ کیا، اور خلوت کی نماز کو جلوت کی نماز پر مقدم کیا، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے خلوت کی نماز جلوت کی نماز سے اعلیٰ ہے۔ آیت نمبر ۴۵ میں یہود و نصاریٰ دونوں پر رد ہے۔

لفظ ”عیسیٰ بن مریم“ (عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں) سے نصاریٰ کی تردید کی، کیونکہ بیٹا ماں کا جز ہوتا ہے اور جز حادث (فنا ہونے والا) ہوتا ہے اور حادث معبود نہیں بن سکتا اور لفظ ”وجیہاً“ سے یہود پر رد کیا کہ آپ ﷺ (نعوذ باللہ) ولدِ زمانہ نہیں، بلکہ آپ ﷺ تو وجاہت والے ہیں، کیونکہ آپ کا ایک بلند مقام اور رتبہ ہے، جبکہ ولدِ الزنا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

حیات عیسیٰ ﷺ

اس کے بعد حضرت عیسیٰ ﷺ کی حیات کی طرف اشارہ ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ ﷺ سے متعلق ”کہولت“ کا لفظ استعمال کیا، جس کا اطلاق ۴۵ سال کے بعد پر ہوتا ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ قرب قیامت میں اسی عمر میں واپس آئیں گے، جس عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے اور پھر ”کہولت“ کا زمانہ بھی پائیں گے۔ (۲۷ نمبر ۴)

اور پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے چند معجزات کا ذکر ہے، جیسا کہ پرندوں اور مردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا اور بتانا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔  
اور رکوع کی آخری آیت میں یہود کے مکار ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں شرک کی نفی کا بیان ہے۔

### عیسیٰ (علیہ السلام) معبود نہیں ہیں

رکوع کی ابتداء میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا ذکر ہے کہ انہیں (معاذ اللہ) یہود نے قتل نہیں کیا، بلکہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔  
اس کے بعد ایک شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے، شبہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، لہذا معبود ہیں، جواب دیا گیا ہے کہ اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا قابل تعجب اور معبود ہونے کی دلیل ہے، تو پھر تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا کیا ہے، مگر انہیں تو تم بھی معبود نہیں مانتے.....! (۲۱مت نمبر ۵۹)

اور پھر حضور اکرم ﷺ کی طرف سے وفد نجران کو دی جانے والی دعوتِ مباہلہ کا ذکر ہے، جنہیں پادریوں نے مباہلہ کرنے سے منع کر دیا تھا اور پھر مباہلہ نہیں ہوا تھا۔ مباہلہ کا مطلب یہ ہے کہ فریقین میدان میں جمع ہو کر یہ بددعا کریں کہ ان میں سے جو بھی جھوٹا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (۲۱مت نمبر ۶۱)  
اور پھر سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا عام اعلان ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ حضرت عیسیٰ، نہ حضرت عزیر، اور نہ حضرت مریم علیہم السلام۔ (۲۱مت نمبر ۶۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

### دعوتِ توحید

اس رکوع میں نصاریٰ کو دعوتِ توحید دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ان کے ایک شبہ کا ازالہ بھی کیا گیا ہے، ان نصرا نیوں کا کہنا تھا کہ حضرت امراہیم (علیہ السلام) بھی نصرانی تھے، جواب دیا گیا کہ وہ نہ

تو یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی، کیونکہ حضرت ابراہیم ؑ کا زمانہ تو یہودیوں و نصاریٰ کے زمانے سے بہت پہلے کا زمانہ ہے، پھر بھلا وہ یہودی، یا نصرانی کیسے ہو سکتے ہیں....؟ حضرت ابراہیم ؑ تو ”حنیف“ تھے، ایک الہ کو مانتے تھے اور شرک نہیں کرتے تھے، جبکہ تم لوگ شرک بھی کرتے ہو اور پھر خود کو ابراہیمی اور خفی بھی کہتے ہو۔ (۲۷ نمبر ۶۷-۶۸)

اس کے بعد چند انتباہات کا ذکر ہے:

- (۱) یہ لوگ بغیر علم کے زے و زوے کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۶۸)
- (۲) چاہتے ہیں کہ مسلمان گمراہ ہو جائیں۔ (۲۷ نمبر ۶۹)
- (۳) حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۰)
- (۴) کسمان حق (حق بات کو چھپانا) کے مرتکب ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۱)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

#### نصاریٰ کی کمزوریاں

اس رکوع میں نصاریٰ کی چند کمزوریوں اور چند خیانتوں کا ذکر ہے:

- (۱) مجلس کی خیانت، یعنی اہل کتاب کے علماء نے اسلام کے خلاف سازش کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ مسلمانوں کے سامنے ایمان کا اظہار کیا کریں، مگر جب اپنوں میں لوٹ آئیں، تو ایمان کا انکار کر دیں۔ (۲۷ نمبر ۷۲-۷۳)

- (۲) مالی خیانت۔ (۲۷ نمبر ۷۴)

- (۳) علمی خیانت، حقیقت کو جاننے ہوئے بھی قصداً جھوٹ بولتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۵-۷۸)

- (۴) روایات گھڑنا، یعنی: جان بوجھ کر جھوٹی روایات گھڑتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۹)

اس کے بعد رکوع کے آخر میں نصاریٰ کے ایک بہت بڑے جھوٹ کو واضح کیا گیا ہے اور

کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام نہ تو معبود تھے اور نہ اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے، وہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے، رہی بات تمہاری تو تم جھوٹ بولتے ہو کہ حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام اپنی عبادت کی دعوت دیتے تھے۔ (۲۷ نمبر ۸۰)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

نبی کریم ﷺ کی عمومی بعثت اور دعوت اسلام

آیت نمبر ۸۰ تک عقیدہ توحید اور یہود و نصاریٰ کے اشکالات کے جوابات بیان ہوئے، اب یہاں سے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے عام ہونے کا اعلان اور اسلام کی طرف دعوت کا تذکرہ ہے اور یہ بھی بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد اب کسی سے مذہب اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا، اب نجات کاملہ صرف اسلام ہے۔

اور پھر رکوع کے آخر میں اس بات کا بیان ہے کہ اگر کسی نے ارتداد اختیار کیا اور پھر توبہ نہ کی، تو وہ گمراہوں میں سے ہے، اور مرتد اپنے ارتداد کی وجہ سے مباح الدم (یعنی: اس کا خون حلال) ہو جاتا ہے، اسی طرح جو حالت کفر میں مرے گا، اس کے لیے بھی قیامت والے دن دردناک عذاب ہے، پھر اگر یہ زمین بھر سونافدے میں دے کر بھی جان کی خلاصی چاہیں گے، تو ان کا فدیہ قبول نہیں ہوگا۔ (آیت نمبر ۹۰-۹۱)

## چوتھا پارہ خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان ہے:

(۱) کامل نیکی یہ ہے کہ تم اپنے پسندیدہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو، جو بھی تم خرچ کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کا بھی بدلہ عطا کرے گا۔

(۲) یہود کے اہل حق کے خلاف حربے کہ یہ لوگ مسلمانوں کے دلوں میں نبوت و رسالت کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کر کے انہیں دین اسلام سے متنفر کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳) شکوک و شبہات کے جوابات:

پہلا شبہ یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہوتا، تو اونٹ کے گوشت کو حلال نہ کہتا، کیونکہ انبیاء علیہم السلام نے اونٹ کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا؟ جواب دیا گیا کہ درحقیقت گوشت حرام نہیں کیا گیا تھا، بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیماری ”عرق النساء“ کی وجہ سے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت نہ کھانے کی پابندی لگائی تھی، لیکن اس کے باوجود بھی اگر تم نہیں مانتے، تو لاؤ تو رات، تمہیں اسی سے ثابت کر کے دکھائیں۔ (۲۱۲ نمبر ۹۳)

دوسرا شبہ یہ تھا کہ ہمارا قبلہ تمہارے قبلے سے پہلے کا ہے، لہذا ہمارا دین ہی برحق ہے؟ جواب دیا گیا کہ درحقیقت بیت اللہ ہی وہ پہلا گھر ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے بطور عبادت گاہ مقرر فرمایا۔

## بیت اللہ کے فضائل

اس کے بعد بیت اللہ کے افضل ہونے کی چند نشانیاں بیان کیں:

(۱) بیت اللہ ایک با برکت مقام ہے۔

(۲) لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کا مرکز ہے۔

(۳) یہیں پر مقام امراہیم بھی ہے۔

(۴) امن کی جگہ ہے۔

(۵) حاجی اس بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

(۶) چوتھی بات اس رکوع میں یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہود سے مقاطعے کا حکم دیا گیا ہے کہ یہود سے دوستی نہ رکھو اور ان کی اطاعت نہ کیا کرو، ممکن ہے کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس رکوع میں یہود کے ایک دوسرے حربے کا ذکر ہے، وہ حربہ یہ ہے کہ یہ بد بخت لوگ مسلمانوں میں باہمی اختلافات پیدا کر کے انہیں کمزور کرنے کی کوشش کریں گے، اس حربے کے رد میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند اہم امور کی ہدایت کی اور حکم فرمایا کہ مسلمان ان باتوں کی رہنمائی میں اپنی زندگی بسر کریں، تاکہ باہمی اختلافات سے دور رہیں، ورنہ خانہ جنگی ان کی قوت کو کمزور کر دے گی۔ وہ ہدایات درج ذیل ہیں:

(۱) تقویٰ، یعنی خوف خدا وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے آدمی کسی عمل پر کھڑا ہوتا ہے اور دوسروں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۲)

(۲) اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔ (۲۷ نمبر ۱۰۳)

(۳) نیکیوں کا حکم اور گناہوں سے روکنا۔ (۲۷ نمبر ۱۰۴)

یعنی اس حربے کے رد کے لیے تمہارے پاس تقویٰ ہو اور بغیر تحقیق کے کسی کی بات کو نہ سنو، اسی طرح اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامو، اس کے علاوہ تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیے کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے عوام کو باہمی اختلافات سے روکے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کی خیریت اور افضلیت کے دو بنیادی اسباب ذکر

فرمائے:

(۱) نیکیوں کا حکم کرنا اور گناہوں سے روکنا



(۲) ایمان میں استقامت

اگر ان دو بنیادوں میں سے کوئی ایک بھی نہ رہی، تو امت کی انضیلت برقرار نہ رہے گی۔

(۲ امت نمبر ۱۱)

## یہودیوں پر ذلت و مسکنت

اس بعد کے ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں پر ذلت و مسکنت کو طاری فرمایا ہے، یہاں ذلت سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اجنبی اقوام کے قوانین کو تسلیم کریں گے اور مسکنت سے مراد یہ ہے کہ ٹیکس ادا کر کے رہیں گے، یہ سزا انہیں ایک تو اس وجہ سے ملی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے آیات اور نشانوں کو ٹھکرایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے دین دشمنی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا۔

آج بھی امت مسلمہ میں دین دشمنی کا عنصر پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے علماء اور دینداروں کا قتل عام بھی معاشرے میں پایا جاتا ہے، یہ یہودیوں کی بری عادت ہے۔

## کفار کے ساتھ قطع تعلق اور اس کے چند اسباب

اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ ان کفار سے خفیہ روابط منقطع کر دیں اور پھر اس کی متعدد وجوہ بھی ذکر فرمائیں:

(۱) یہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں ذرا ہر کم نہیں کریں گے۔

(۲) یہ لوگ ہمیشہ تمہیں مشقت میں ڈالنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

(۳) ان کے دلوں میں تمہارے لیے سوائے بغض کے اور کچھ نہیں۔

(۴) یہ لوگ تمہیں بالکل نہیں چاہتے۔

(۵) تم تمام آسمانی کتابوں، تورات، زبور، انجیل اور دیگر صحیفوں پر ایمان رکھتے ہو، جبکہ یہ لوگ بعض پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں، مثلاً: یہود انجیل کا انکار کرتے ہیں اور نصاریٰ تورات کا اور دونوں ہی قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۶) تمہیں کوئی خوشی حاصل ہو، تو انہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے اور اگر تمہارے اوپر کوئی برائی آتی ہے

تو خوش ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۸-۱۲۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

#### اعلان جنگ اور نصرت الہی

اس رکوع میں اعلان جنگ اور منجانب اللہ مدد نصرت کے وعدے کا ذکر ہے۔  
مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار کی طرف سے جہاد پر یہ اعتراض اور شبہ تھا کہ اگر یہ سچا رسول  
ہوتا تو جنگ احد میں شکست نہ ہوتی۔

#### پہلا جواب

جواب دیا گیا کہ یہ تو امتحان تھا، ورنہ اس سے پہلے جب یہ تھوڑے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو  
فتح دی تھی، نیز جنگ احد میں بعض اصحاب رسول ﷺ سے پیغمبر ﷺ کی حکم عدولی غیر اختیاری طور پر  
ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے اس وقتی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

#### دوسرا جواب

اس کے علاوہ ایک جواب یہ بھی ہے کہ شکست تو تب ہوتی جب حضور ﷺ اپنا مرکز اور کیمپ  
چھوڑتے، حالانکہ آپ ﷺ نے اپنا مرکز اور کیمپ نہیں چھوڑا تھا۔ (آیت نمبر ۱۲۱-۱۲۶)  
آیت نمبر ۱۱۲ اس موقع پر نازل ہوئی جب نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اور سر  
میں زخم لگا تھا اور آپ ﷺ خون صاف کر رہے تھے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ راہ حق میں بہت سے مصائب آئیں گے، لیکن باطل  
نظام کو مٹانے کے لیے بھرپور انداز میں جہاد کر کے ان تمام مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔  
سودی نظام کا خاتمہ

اس رکوع میں اجتماعی سودی نظام کی نفی فرمائی، اس سے قبل تیسرے پارے میں انفرادی سود کی  
نفی فرمائی تھی۔ (آیت نمبر ۱۲۷-۱۳۱)

نیز اس بات کا حکم ہے کہ اپنی قیاس آرائیوں کو کبھی بھی اللہ کے حکم کے سامنے ترجیح مت دینا۔  
 (۲۷ نمبر ۱۳۲) اس کے بعد جہاد کی ترغیب دی گئی ہے، اور مجاہدین کی دو جماعتوں کا ذکر ہے: ایک اعلیٰ اور  
 دوسری ادنیٰ جماعت، اور دونوں ہی کے لیے مغفرت اور جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳-۱۳۶)  
 اس کے بعد مسلمانوں کے لیے تہجیعاتِ قتال (قتال کی ہمت دلانا اور حوصلہ بڑھانا) کا بیان  
 ہے، جن کو تقریباً آٹھ مقام پر مختلف انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں بھی حسبِ سابق تہجیعات کا ذکر ہے کہ پہلی قوموں نے تو ایمان لانے والوں  
 کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم السلام کو بھی قتل کیا، مگر اس سب کے باوجود وہ لوگ ہمت نہیں ہارے، تو پھر تم  
 لوگ کیوں پیچھے ہٹتے ہو؟ (۲۷ نمبر ۱۴۳، ۱۴۶) نیز مسلمانوں کو مصائب کے حل کے لیے تین اہم امور کا درس  
 دیا گیا ہے:

- (۱) صبر کر کے مصائب جھیلنا، کیونکہ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- (۲) دین پر استقامت اختیار کرنا، کیونکہ اللہ کی اطاعت اور نبی کریم ﷺ کی پیروی مصائب کے حل کے  
 لئے نسخہ اکسیر ہے۔
- (۳) دعا جو کہ تمام عبادات کا خلاصہ ہے اور ہر مشکل کا حل دعا میں موجود ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۴۶، ۱۴۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

ابتداءً رکوع میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو کفار کا تابعدار بننے سے سختی سے منع فرمایا  
 ہے، کیونکہ اگر مسلمان ان کے تابعدار بنے، تو اپنے دین سے بھی پھیر دیئے جائیں گے۔ (۲۷ نمبر ۱۴۹)  
 غزوہ احد، شکست اور اللہ کی طرف سے تسلی

اس کے بعد رکوع کے آخر تک غزوہ احد میں ہونے والی شکست کے حوالے سے تسلی کا ذکر ہے  
 کہ احد میں تمہاری لغزش کی وجہ سے اگرچہ نقصان ہوا، مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال

ربی ماہند اسی کے سہارے جہاد کرو۔ غزوہ احد کے موقع پر چند صحابہ کرام ﷺ سے یہ لغزش ہوئی کہ جس درے پر اللہ کے رسول ﷺ سے انہیں کھڑے رہنے کا حکم فرمایا تھا اور بہت تاکید سے فرمایا تھا کہ کسی بھی صورت اس مقام کو نہیں چھوڑنا، مگر جیسے فتح ملی اور دوسری طرف کے مجاہدین مال غنیمت جمع کرنے لگے، تو ان میں سے کچھ نے درے کو چھوڑ دیا اور مال غنیمت جمع کرنے لگے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ ﷺ کا مقصد فتح یا ب ہونے تک ٹھرا تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافروں نے پچھلی طرف سے اچانک حملہ کر دیا اور یوں مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ (۲۷ نمبر ۱۵۲-۱۵۵)

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

#### آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان

سب سے پہلے آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ان منافقوں کے کردار بد اور ان کے تبصروں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ منافقین یہ تبصرہ کیا کرتے تھے کہ اگر میدان جنگ میں نہ جاتے تو مارے بھی نہ جاتے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے تمہیں موت آئی تو رب کریم کی طرف سے مغفرت اور رحمت کا وعدہ ہے اور اگر ویسے مارے گئے یا مر گئے تو پھر تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۶-۱۵۸)

#### نبی کریم ﷺ کی زم مزاجی

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی زم مزاجی کو سراہا گیا ہے کہ آپ انتہائی نرم دل ہیں، کیونکہ آپ نے ان صحابہ پر جن سے غزوہ احد کے موقع پر غلطی ہوئی، باوجود قصور ہونے کے سختی نہیں فرمائی۔ (۲۷ نمبر ۱۵۹)

پھر اللہ کی جانب سے مدد و نصرت کے حوالے سے ایک قانون قدرت اور ساتھ ساتھ طریقہ توکل بتایا گیا، جس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مجاہدین اپنے قائد پر مکمل اعتماد کریں۔ (۲۷ نمبر ۱۶۰، ۱۶۱)

#### آپ ﷺ کا بشر ہونا

آیت نمبر ۱۶۴ میں آپ ﷺ کے لئے بشریت کا اثبات ہے کہ آپ بہر حال انسان ہیں، جو غم

اور تکالیف دوسروں کو پہنچتی ہیں، وہ آپ کو بھی پہنچتی ہیں۔

### غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کی حکمت

اس کے بعد غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کو ذکر کر کے پہلے تو مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی، پھر بطور شفقت یہ بھی فرما دیا کہ اس میں بھی اللہ رب العزت کی حکمت پوشیدہ تھی، جیسا کہ اس حادثہ کے سبب منافقوں کا نفاق ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ بن ابی منافق بمع اپنے تین سوساھیوں کے میدان سے بھاگ گیا تھا۔ (آیت نمبر ۱۶۵-۱۶۷)

رکوع کے آخر میں شہدائے کرام کے لیے خصوصی انعامات کا ذکر کیا گیا ہے کہ شہید مرتا نہیں، بلکہ زندہ ہوتا ہے اور اپنے رب کے ہاں رزق بھی پاتا ہے اور اللہ کی طرف سے عطا کئے جانے والے مراتب پر خوش ہوتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۶۹، ۱۷۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۹

#### مسلمانوں کو ہدایات

اس رکوع میں درج ذیل امور کا ذکر ہے:

- (۱) مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غلط تشہیر اور پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوا کریں، بلکہ انہیں چاہیے کہ اس کے مقابلے کے لیے عملی طور پر میدان میں اتریں، کامیابی اسی میں ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۳-۱۷۵)
- (۲) مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ وہ کافروں کے طرز عمل سے بالکل خوف نہ کھائیں، کیونکہ وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے، اور پھر ان کافروں کے لیے اخروی عذاب بھی ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۶)
- (۳) اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائش کیوں کرتا ہے؟ تو جواب دیا گیا کہ تاکہ مؤمن اور کافر، مخلص اور منافق کے درمیان فرق ہو جائے۔ (آیت نمبر ۱۷۹)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

ابتداء میں کافروں کی اسلام دشمنی کا ذکر ہے کہ میدان میں شکست کھانے کے بعد اب یہ لوگ آپ کے خلاف باتیں کریں گے۔ (آیت نمبر ۱۸۱) پھر بنی کریم ﷺ کے لیے تسلی اور کافروں کے لیے زجر کا

ذکر ہے۔ (آیت نمبر ۱۸۴، ۱۸۵)

### اہل کتاب اور مد لہنت

اس کے بعد اہل کتاب کی چند مد لہنتوں کا ذکر ہے  
(۱) ایک مد لہنت یہ کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ حق کو مانیں گے، چھپائیں گے نہیں، لیکن انہوں نے حق کو مانا بھی نہیں اور پوشیدہ بھی رکھا۔

اس میں اگرچہ اہل کتاب کا ذکر ہے، مگر حکم عام ہے، لہذا مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ حق کو چھپانے سے گریز کریں، بلکہ اپنے علم کو اور حق کو پھیلانے۔

(۲) دوسری مد لہنت یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود بے دین ہونے کے چاہتے ہیں کہ انہیں بھی دین کا خادم کہا جائے، جو کام یہ کرتے ہیں، ان کاموں میں ان کی تعریف کی جائے۔

اس میں ہم مسلمانوں کے لیے حکم ہے کہ دین کی پورے اخلاص کے ساتھ خدمت کرنی چاہئے، بلاوجہ اپنی تعریف اور اچھائی کا طالب نہیں ہونا چاہئے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

### عقلمندوں کی علامات

اس رکوع میں عقلمندوں کی علامات کو بیان کیا گیا ہے:

- (۱) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔
- (۲) آسمان و زمین اور اسی طرح دیگر مخلوقات میں غور کرتے ہیں۔
- (۳) یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار نہیں بنائی۔
- (۴) حصول جنت اور نجات و دوزخ اور گناہوں کی معافی کی دعائیں مانگتے ہیں۔
- اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول بھی کیا ہے۔

اور آخر میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کی دنیاوی زندگی دیکھ کر آپ پریشان نہ ہوں، اہل ایمان کے لئے آخرت میں بڑا اجر ہے۔

## خلاصہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران

ان سورتوں میں قریش، نصاریٰ اور یہود کو دعوتِ اسلام اور مسلمانوں کے لیے ملک داری اور ملک گیری کے قوانین کو بیان کیا گیا تھا۔

### سورہ نساء

#### ما قبل سے ربط

اب اس سورت میں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کے مضامین و قوانین کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا، البتہ سورہ نساء میں ان قوانین میں سے بطور خاص دو چیزوں کا بیان ہوگا:

(۱) تدبیر منزل، یعنی اندرونی حالات کی تصحیح، یا بالفاظِ دیگر احکام رعیت کہ معاشرہ کیسے بنایا جائے۔

(۲) سیاستِ مدنیہ، یعنی احکام سلطانی یعنی کن اصول و ضوابط پر ملک کا نظم و نسق چلایا جائے۔

تدبیر منزل کے تین شعبے ہیں:

(۱) باہمی اتحاد

(۲) اصلاحِ اعمال

(۳) اصلاحِ ازواج، یعنی خواتین کی اصلاح کی طرف توجہ دیں اس لئے کہ خواتین کی اصلاح نئی نسل کی تعمیر کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

### خلاصہ سورت

سورہ نساء کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ابتداء سورت سے **نُذِرْ لَهُمْ ظِلَالًا** تک اور وہاں سے رکوع نمبر ۱۸ تک سیاستِ مدنیہ کا بیان ہے، جس میں حکام سے خطاب ہوگا، اور پھر وہاں سے آخر تک تکمیل ہوگی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

#### باہمی اتحاد اور اصلاحِ اعمال سے متعلق چند قوانین

اس رکوع میں باہمی اتحاد اور اصلاحِ اعمال کے چند قوانین کو ذکر کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ذکر ہے اور رب کا تعلق چونکہ قضاء و قدر کے ساتھ ہے اور آگے قوانین کا بیان بھی ہوگا تو اس لیے سب سے پہلے متقن (قانون ساز) کا تعارف کرایا گیا کہ جب باپ آدم (ﷺ) اور ماں حوا علیہما السلام ایک ہیں، یعنی وحدت نسبی ثابت ہے اور تمہارا رب بھی ایک ہے، یعنی وحدت دینی بھی ثابت ہے تو آپ بھی متحد رہو۔ (امت نمبر ۱)

آپس میں باہمی اختلافات کا ایک اہم سبب مال ہے، جس کی وجہ سے کشت و خون ہوتا ہے اور معاشرے کے اتحاد کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے مال کے حقوق کو بیان کیا۔ دوسری آیت میں اللہ رب العزت نے یتیم کے مال میں تین طرح کے تصرف سے منع فرمایا ہے:

(۱) یتیم کا عمدہ مال لے کر خراب اور بیکار مال اسے دینا۔

(۲) یتیم کا مال کھانا۔

(۳) اپنے مال میں یتیم کے مال کو شامل کرنا۔

### تعدد نکاح کا بیان

اس کے بعد تعدد نکاح کا ذکر ہے، واضح رہے کہ تعدد نکاح سے روکنا حرام کاری کو دعوت دینا ہے، کیونکہ جس شخص کو ضرورت ہے، اگر اسے روکا گیا تو وہ یقیناً غلط راستہ اختیار کرے گا۔ (امت نمبر ۲)

اس کے بعد بیویوں، نابالغ یتیم بچوں کے احکام کا ذکر ہے کہ بیویوں کو ان کا حق مہر دو اور اسی طرح یتیم بچوں کو ان کا مال وقت مقررہ پر دے دو۔ (امت نمبر ۳-۶) اس کے بعد ورثاء کے حقوق کا ذکر ہے کہ وارث کا حق بہر حال ترکہ میں ثابت ہے، خواہ قلیل ہو، یا کثیر۔ (امت نمبر ۷)

رکوع کے آخر میں ایک بار پھر یتیموں کے حقوق کی خاص رعایت کا حکم ہے اور ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرنے پر، ان کے اموال کے ساتھ زیادتی کرنے پر وعید کا ذکر ہے۔ (امت نمبر ۱۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اس پورے رکوع میں میراث کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔



## خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

### اصلاح ازدواج

اس رکوع میں اصلاح ازدواج کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

رکوع کی ابتداء میں بے حیائی کے ارتکاب کی دو صورتوں اور ان کے حکم کو ذکر کیا گیا ہے:

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی عورت بے حیائی کا ارتکاب کرے اور چار مرد اس کے گناہ کو اس کے شوہر کے سامنے ثابت کر لیں، تو خاوند اسے گھر میں بند کر دے، یہاں تک کہ وہ مرجائے، یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرمادیں اور وہ حکم اللہ تعالیٰ نے اجرائے حذر زنا کی صورت میں امت محمدیہ کو عطا کر دیا ہے۔

(۲) دونوں غیر شادی شدہ ہوں تو ان کو ۸۰، ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے، یا پھر دونوں مرد ہوں اور یوں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو انہیں سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ (امت نمبر ۱۶، ۱۵)

### زمانہ جاہلیت میں رائج ایک قبیح رسم

اس کے بعد زمانہ جاہلیت میں رائج قبیح رسومات کی تردید کی گئی ہے۔

(۱) ایک رسم یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جہاں مال وراثت میں تقسیم کیا جاتا تھا وہیں ان کی عورتوں کو بھی مال میراث سمجھا جاتا، چاہتے تو ان سے بغیر مہر کے نکاح کر لیتے۔

(۲) یا پھر ان کی شادیاں کرا کر خود ان کے اموال کو ہڑپ کر لیتے۔

(۳) یا پھر انہیں اس وقت تک روکے رکھتے، جب تک کہ وہ عورتیں خود اپنا وہ مال انہیں نہ دے دیتیں، جو انہیں میراث میں ملتا۔

(۴) یا پھر ان کے مرنے تک انہیں روکے رکھتے، تاکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے اموال پر قبضہ

کر لیں، تو اسلام نے ان تمام رسوم قبیحہ کو سختی سے رد کیا کہ میراث میں مال ملا کرتا ہے، عورتیں نہیں، اگر وہ خوشی سے نکاح کر لیں، تو کر لو، ورنہ جبر کرنا حرام ہے اور اسی طرح انہیں روکے رکھنا، تاکہ ان مال ہڑپ کر سکو، یہ بھی حرام ہے۔ (امت نمبر ۱۹)

ایک حکم یہ بھی دیا کہ اپنی بیویوں کو جو مال تم دے چکے ہو، اسے واپس لینے کا تمہیں اختیار نہیں۔

(آیت نمبر ۲۱، ۲۲)

آخری آیت میں نکاح سے متعلق ایک قاعدہ اور اصول ذکر کیا ہے، اور وہ اصول یہ ہے کہ تم ان عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن سے تمہارے باپوں نے کبھی نکاح کیا ہے۔ (آیت نمبر ۲۲)

## پانچواں پارہ

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

نوٹ: اس رکوع کو آسانی کے لئے پانچویں پارے کا پہلا رکوع قرار دیا گیا ہے، اگرچہ اس کا بعض حصہ چوتھے پارے کے آخر میں ہے۔

کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال اور کن سے حرام ہے؟

اس رکوع میں محرمات (جن عورتوں سے نکاح حرام ہے) اور محملات (جن عورتوں سے نکاح حلال ہے) کا بیان ہے، تاکہ معاشرے میں صحیح ربط قائم رہے۔

بہت قریبی رشتہ دار عورتوں کو حرام کیا، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی کے درمیان ناچاقی اور اختلاف پیدا ہو جائے اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے، اب اگر قریبی عورت ہوگی تو یہ توڑکی صورت بن جائے گی، اس لئے بہت قریبی رشتہ دار عورتوں کو حرام قرار دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ۵ محرمات کو ذکر کیا ہے:

(۱) جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں

(۲) مائیں (تمام اصول، یعنی دادی، نانی، پڑنانی، پڑدادی، وغیرہ)

(۳) اولاد (جمع فروع، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں، سب اس میں داخل ہیں)۔

(۴) بہنیں

(۵) پھوپھی

(۶) خالائیں

(۷) بھتیجیاں

(۸) بھانجیاں

(۹) رضاعی مائیں

(۱۰) رضاعی بہنیں

(۱۱) ساس

(۱۲) تمہاری بیوی کی وہ لڑکی (بیٹی) جو پہلے شوہر سے ہو، شرط یہ ہے کہ بیوی سے ہمستری کر چکا ہو۔

(۱۳) بہو

(۱۴) دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا

(۱۵) شادی شدہ عورتیں

ان پندرہ اقسام کے علاوہ دیگر مسلمان عورتوں سے آپ کے لئے نکاح کرنا حلال ہے لیکن دو باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے: (۱) مہر کی ادائیگی کا خیال رکھنا، (۲) نکاح کا مقصد پاکدامنی ہونا چاہئے محض خواہش کا پورا کرنا نہ ہو۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس رکوع میں دو مضامین کا ذکر ہے:

- (۱) جو احکامات اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے، معاشرے کی اصلاح کے لیے اور قیام امن و سکون کے لیے اتارے ہیں، ان پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۲۸-۲۶ نمبر ۲۸)
- (۲) قانون اصلاح معاملات کو بیان کیا گیا ہے، یعنی ایسے قوانین جن سے معاشرے کی اصلاح ہو سکے تاکہ جان و مال محفوظ رہے۔ اس سے پہلے مال حرام کھانے کے مخصوص تین طریقوں سے منع فرمایا تھا:

۱۔ یتیموں کا مال کھانا

۲۔ بیوی کا مہر اس کی رضامندی کے بغیر دینا

۳۔ میراث میں سے وارثوں کا حق مارنا

اب یہاں سے حرام مال کی ممانعت کا عام حکم ہے۔ (۲۷ نمبر ۳)

### خود کو گناہوں سے بچائیے

اس کے بعد آیت نمبر ۳۱ میں گناہوں سے اجتناب کا حکم ہے، یہ انسانی طبیعت کا فتور ہے کہ جب اس کے سامنے گناہوں کو تقسیم کر کے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ چھوٹا گناہ (صغیرہ) ہے اور یہ بڑا گناہ (کبیرہ) ہے تو صغائر کو ہلکا سمجھنے لگتا ہے اور اس گناہ کے کرنے پر مزید جبری ہو جاتا ہے، جبکہ اس کے برعکس کبائر کو سن کر بالکل ہی مایوس ہو بیٹھتا ہے، اس لئے صغائر و کبائر کی تعین کئے بغیر گناہوں سے اجتناب کا عام حکم دیا گیا۔ (۲۷ نمبر ۴)

### امور غیر اختیار یہ میں تمنا نہ کرو

جس کو اللہ نے مرد بنا دیا اس کی خیر اسی میں ہے اور جس کو عورت بنا دیا اس کی خیر اسی میں ہے، مرد ہونے یا عورت ہونے کی وجہ سے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

### تدبیر منزل، سربراہ کی نامزدگی اور قانون خانہ داری

اس رکوع میں تدبیر منزل (گھروں کی اصلاح کے لئے انتظامی امور) کے حوالے سے سربراہ کی نامزدگی اور قانون خانہ داری کو بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے شوہروں کی حاکمیت کو ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر علم، عقل اور ولایت (ہولڈ) کے اعتبار سے فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد عورت پر مال خرچ کرتا ہے، اس لئے اس کو عورت پر فوقیت ہے۔

### عورتوں کی صفات

اور اس کے متصل بعد عورتوں کے فرائض کی تعین کی کہ وہ نیک ہوں، شوہروں کی فرمانبردار اور تابعدار ہوں اور اسی طرح شوہروں کی غیر موجودگی میں عزت و مال کی محافظ ہوں اور اس کے رازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھر کی باتیں میکے میں جا کر نقل نہ کریں، جس سے اختلاف پیدا ہو۔ (۲۷ نمبر ۴)

## بیوی کی اصلاح کیسے کی جائے؟

شوہر کو حکم دیا کہ اگر بیوی جائز اور ضروری باتیں نہ مانے، تو اس کی اصلاح کے چار طریقے ترتیب وار اختیار کئے جائیں:

- (۱) شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھائے اور لہجہ نرم رکھے، تنہائی میں سمجھائے، ہر چیز پر نکتہ چینی نہ کرے۔
- (۲) جب سمجھانا مفید ثابت نہ ہو، تو پھر کچھ دن کے لئے بستر جدا کر دے، یہ جدا کرنا طلاق نہیں ہے، بلکہ ناراضگی کا اظہار ہے، لہذا الگ کمرے میں سو جائے۔
- (۳) جب یہ نسخہ بھی بے سود ہو گیا، تو پھر مناسب سزا دینے کا حکم دیا، لیکن مار، پٹائی، نازک مقام پر نہ ہو، نہ چہرے پر ہو، بلکہ ایسی مار ہو، جس سے زخم نہ پڑے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رومال وغیرہ کو لپیٹ کر اس سے لٹھی کی طرح بنا کر مارے۔
- (۴) جب یہ صورت بھی اصلاح کی کارگر نہ ہو سکے، تو میاں اور بیوی دونوں کے خاندان میں سے ایک ایک آدمی جو نیک بھی ہوں اور سمجھ دار بھی ہوں، دونوں کو بٹھا کر دونوں کے اعتراضات کو غور سے سنیں اور مصالحت کی کوشش کریں۔

اور اگر اس آخری طریقے سے بھی دونوں کے احوال میں بہتری نہ آ سکے، تو پھر شوہر اس کو ایک طلاق پاکی کی حالت میں دے دے، اگر تین ماہ کے اندر کوئی بہتری کی صورت نظر آئے، تو رجوع کر لے، ورنہ تین ماہ کے بعد عورت اس ایک طلاق کی وجہ سے جدا ہو جائے گی، اب وہ عورت عدت گزار کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (آیت نمبر ۴۲)

اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی اصلاح اور اس کو سدھانے کا یہ مبارک اصول بتایا ہے اور تین طلاقوں کا بیک وقت دینا معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

## حقوق کو ضائع کرنے والے اسباب

یہاں تک تو زوجین سے متعلق حقوق کا بیان تھا، اب یہاں آیت نمبر ۳۶ سے لے کر آٹھویں رکوع تک عمومی حقوق اور ان کو تلف (ضائع) کرنے والے اسباب کا بیان ہو گا، اسی کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کی ادائیگی کا حکم بھی مذکور ہے، کیونکہ انہی حقوق کی ادائیگی سے انسان انسانیت کے دائرے

میں آتا ہے۔ وہ اسباب جو حقوق کی تلفی کا باعث بنتے ہیں، درج ذیل ہیں:

(۱) تکبر: یعنی خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر جاننے کی وجہ سے آدمی حقوق ادا نہیں کرتا۔ (۲۶ نمبر ۳۶)

(۲) بخل مالی: یعنی اپنے مال کی زکوٰۃ اور اسی طرح دیگر واجبی صدقات ادا نہیں کرتا۔

(۳) بخل علمی: یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے، اسے دوسروں تک پہنچانے میں بخل کرتا۔

(۴) ریا کاری۔ (۲۷ نمبر ۳۷)

(۵) ایمان کا نہ ہونا۔ (۲۸ نمبر ۳۸)

## خلاصہ رکوع نمبر ۴

### نماز کا بیان

اس رکوع کی ابتداء میں امر مصلح، یعنی نماز کا ذکر ہے کہ نماز باجماعت کی بدولت وہ اسباب (جیسے تکبر، بخل اور ریا کاری وغیرہ) جو حقوق کی ادائیگی سے رکاوٹ بنتے ہیں، زائل اور ختم ہو جاتے ہیں۔ (۲۹ نمبر ۴۳)

اسی آیت میں مریضوں اور معذروں کے لیے، یعنی جو اپنی استعمال کرنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں، توان کے لئے تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت کا ذکر ہے۔

### یہود کی چال بازیوں کا بیان

اس کے بعد یہود اہل کتاب کی شرارتوں، مکاریوں اور منافقت کا ذکر ہے، چنانچہ ان کی شرارتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے تورات میں تحریف (تبدیلی) کی اور کلمات کو ان کی مقررہ جگہوں سے ہٹایا، اسی طرح ایک کمر (شرارت، دھوکہ) یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ذہین (ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال رکھنے والے) کلمات اور الفاظ کا استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ”سمعنا و عصینا“

جس کا ظاہری مطلب تو یہ تھا کہ ہم نے آپ کی بات سنی اور اپنے آباء و اجداد کی نافرمانی کی، مگر ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ ہم نے آپ کی بات سنی بھی اور پھر نافرمانی بھی کی، یعنی: بات سن کر ان

سنی کردی۔ (۲۷ نمبر ۳۶)

پھر توحید کی دعوت دی گئی ہے اور اعراض (توحید کو نہ ماننا) کی صورت میں عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۴۷)

اور آخر میں یہ بتایا کہ شرک ایک ایسا گناہ ہے، جس کی کوئی معافی نہیں۔ (۲۷ نمبر ۴۸)

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

ابتداء میں اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ یہ یہود صرف بغض اور حسد کی بنیاد پر رسالت کا انکار کرتے ہیں، ورنہ آپ کے نبی اور رسول ہونے کو یہ لوگ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۵۳-۵۴)

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ انکار کرتے ہیں، تو آپ اس کی فکر نہ کریں، کیونکہ یہ ان لوگوں کی پرانی عادت ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۵) پھر کافروں کے کفر اور مؤمنین کے ایمان کی جزا کا ذکر ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۶، ۵۷، ۵۸)

### معاشرے کو مستحکم بنائیں

اس کے بعد آیت نمبر ۵۸ سے لے کر رکوع نمبر ۷۱ تک سیاست مدنیہ، یعنی: ملک داری اور ملک گیری (مستحکم معاشرے کے حصول کے لئے انتظامی امور) کو بیان کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قانونِ عدل (انصاف) کو اختیار کیا جائے اور قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے اور جو قرآن و سنت کے قوانین کو ترک کرے، اس کو سخت سزا دی جائے۔

سب سے پہلے بادشاہوں کو عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے اور رعیت (عوام) کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان حکام کی فرمانبرداری کریں، ایسے ہی اگر حکومت اور عوام میں کھراؤ ہو جائے تو پھر مجتہدین (علماء دین) کے زیر سایہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ (۲۷ نمبر ۵۹، ۵۸)

## خلاصہ رکوع نمبر ۶

### منافقین کے لئے زجر کا بیان

رکوع کی ابتداء میں منافقوں کے لیے زجر کا بیان ہے کہ یہ منافق لوگ اس قدر گھٹیا ہوتے ہیں کہ زبانی دعوے کرتے پھرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی رسالت پر اور اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام کی رسالت پر بھی ایمان رکھتے ہیں، مگر جب اپنے منازعات (لڑائی جھگڑوں) میں جہاں حکم (فیصلہ کرنے والا) بنانے کی ضرورت پیش آتی تو یہ وہی طرف رجوع کرتے اور انہیں میں سے کسی کو حکم بناتے، پھر اگر اس کے نتیجے میں کوئی مصیبت پہنچتی تو قسمیں کھا کھا کر کہتے کہ ہماری نیت تو بھلائی کی تھی۔ (۲۷۲ نمبر ۶۰-۶۱)

پس ان منافقوں کی دو غلطیاں ہیں:

- (۱) نبی کریم ﷺ کی مخالفت۔
- (۲) غلطی کا تدارک نہ کرنا، یعنی اگر اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے توبہ کی صورت اختیار کرتے، تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے، مگر یہ لوگ توبہ نہیں کرتے، اس لئے ایسے لوگوں کے لئے سوائے دردناک عذاب کے اور کچھ نہیں۔ (۲۷۲ نمبر ۶۱)

### اطاعت حقیقی کی شرائط

اس کے بعد اطاعت کے حقیقی نقشے کو کھینچا گیا ہے کہ اطاعت حقیقی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک درج ذیل شرائط موجود نہ ہوں:

- (۱) آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو اپنے لیے حاکم بنایا جائے۔
- (۲) آپ کے کسی بھی فیصلے کے سامنے انکار نہ کیا جائے۔
- (۳) ہر فیصلہ کو ظاہر و باطن دونوں طرح قبول کیا جائے۔ (۲۷۲ نمبر ۶۵)

## خلاصہ رکوع نمبر ۷

### فرضیت جہاد اور اس کی علت

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کو پورا کرنے کی



خاطر تلوار ہاتھ میں لے لے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد و قتال کرے۔ (۲۷ نمبر ۷۳-۷۴)  
پھر فرضیت جہاد کی دو علتوں کو ذکر کیا ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سر بلندی

۲۔ ضعیفوں اور مظلوموں کی مدد، جو کفار کے ظلم و جبر سے پریشان ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۵)

## خلاصہ رکوع نمبر ۸

### اسلامی فوج کے آداب

اس رکوع میں اسلامی لشکر کے آداب کا ذکر ہے، چنانچہ درج ذیل آداب کو بیان کیا گیا:

- (۱) اعلان جنگ کے بعد میدان میں ٹکٹے میں پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہیے۔ (۲۷ نمبر ۷۷)
- (۲) نقصان ہونے کی صورت میں وہ نقصان امیر کے سر نہیں تھوپنا چاہیے، بلکہ اس کو کسی بد عملی کا نتیجہ سمجھیں، یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے۔ (۲۷ نمبر ۷۸)
- (۳) قیادت کے سامنے ظاہر و باطن ایک جیسا ہونا چاہیے، تاکہ امیر فوجی کی صلاحیت کو دیکھ کر اسے کام سونپ سکے۔

### ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے دشمن کو فائدہ ہو

نیز اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہر اس اقدام سے بچنا چاہیے جس سے دشمن فائدہ اٹھائے، چنانچہ اسی لئے منافقین کی اس قدر سازشوں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے ان سے صرف اعراض فرمایا اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! انہیں قتل کرادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی نسبت ہماری طرف ہوتی ہے، لہذا اب اگر میں ان کو قتل کرا تا ہوں تو باہر لوگ یہ کہیں گے اپنے ہی ساتھیوں کو مار رہا ہے اور پھر لوگ ہمارے قریب بھی نہیں آئیں گے۔ (۲۷ نمبر ۸۱)

### ارباب اقتدار سے خطاب

اس کے بعد اہل ایوان (سربراہان)، اسلامی افواج کو خطاب ہے کہ یہ سب کی ذمہ داری بنتی

ہے کہ سیاسی حالات میں سب سے پہلے حالات کا جائزہ لیں، اس کے بعد اپنا کوئی تجزیہ پیش کریں، اور پھر کوئی فیصلہ کریں، اسی طرح ایک قانون بھی بتلادیا کہ میدان کی خبر اور ملک کے نفع و نقصان کے مسائل ان لوگوں کے حوالے کرنا چاہیے، جو اس کے اہل بھی ہوں۔ (۲۷ نمبر ۸۳)

آخر میں جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ جہاد کی تبلیغ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۸۴)

(نمبر ۸۴-۸۶)

## سفارش کے احکام

اگر کوئی کسی مستحق آدمی کی نیک کام میں سفارش کرے گا، تو اجر پائے گا اور اگر غیر مستحق کی، یا کسی گناہ کے کام کی سفارش کرے گا، تو اس کی سزا بھی بھگتے گا۔ (۲۷ نمبر ۸۵)

## معاشرت کا ایک اصول

اگر کوئی آپ کو سلام کرتا ہے، تو اس کا جواب اس سے بہتر کلمات میں دو، یا کم از کم وہی کلمات دہرا دو۔ یعنی اگر السلام علیکم کہتے تو جواب میں وعلیکم السلام کہہ دو یا پھر ”ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کا اضافہ بھی ساتھ کرو۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۹

## منافقین کے تین گروہ

اس رکوع میں منافقین کے تین فرقوں کا ذکر ہے:

(۱) مشرکین مکہ، جنہوں نے مدینہ آکر یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہو کر آئے ہیں، مگر پھر ارتداد اختیار کیا اور اسباب تجارت (تجارت کا سامان) کا بہانہ کر کے دوبارہ مکہ چل دیئے۔

(۲) قوم بنی مدلج

(۳) غطفان، اور بعض روایات میں بجائے ان کے بنی عبدالدار کا ذکر ہے۔

ان تین فرقوں سے متعلق دو احکام کا ذکر ہے:

(۱) صلح نہ ہونے کی صورت میں ان سے جنگ

(۲) صلح ہونے کی صورت میں جنگ بندی۔ (۲۷ نمبر ۸۸-۹۱)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

### قتل خطا کے احکام

اس رکوع میں قتل خطا (ایسا قتل جس میں قصد و ارادہ نہ ہو) کے احکام کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر کسی مسلمان کے ہاتھوں کوئی شخص غلطی سے قتل ہو جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) اگر مقتول مؤمن ہے اور دارالاسلام ہی کا باشندہ ہے، تو ایسی صورت میں ایک مسلمان غلام، یا باندی کو آزاد کیا جائے اور پھر دیت بھی مقتول کے ورثاء کو دی جائے۔

(۲) مقتول مؤمن تو تھا، مگر دارالحرب (کافروں کا ملک) کا باشندہ تھا، تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ صرف ایک غلام، یا باندی کو آزاد کرانا واجب ہے، دیت نہیں ہے۔

(۳) مقتول کافر تھا، مگر اس کا اسلامی ملک کے ساتھ معاہدہ تھا اور امن لے کر رہ رہا تھا، تو اس صورت کا حکم بھی پہلی صورت جیسا ہے۔

اور اگر غلام یا باندی میسر نہ ہو، جیسا کہ موجودہ دور کی صورتحال ہے، تو قاتل غلام کی جگہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ (۲۷ نمبر ۹۲)

### کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کی تحقیق ضروری ہے

اس کے بعد مسلمانوں کو عمومی حکم دیا گیا ہے کہ وہ کوئی بھی کام ہو، خواہ قتل سے متعلق ہو، یا کسی بھی دوسرے کام سے متعلق ہو، تو اس کو سرانجام دینے سے قبل خوب تحقیق کرنی چاہیے، اسی طرح اگر کوئی ایمان کا اظہار کرتا ہے، تو مال غنیمت کی طلب میں اس سے یہ نہ کہو کہ تم مؤمن نہیں، بلکہ کسی بھی اقدام سے پہلے خوب تحقیق کرنی چاہیے۔ (۲۷ نمبر ۹۳)

اس کے بعد مجاہدین کی غیر مجاہدین پر فضیلت و برتری کو ذکر کیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۴، ۹۵)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

### ہجرت کا حکم

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان ہجرت کر کے مرکز کو مضبوط کریں، اگر کسی جگہ رہ کر

اسلامی احکامات پر پابندی ممکن نہیں، تو وہاں دوسری جگہ منتقل ہو جائیں جہاں رہ کر دین پر عمل کر سکیں۔  
 رکوع کے آخر میں اللہ رب العزت نے ہجرت کی ترغیب کے ساتھ ساتھ ان امور کا بھی ازالہ فرمایا گیا ہے، جنہیں ہجرت با کسی بھی دینی راہ میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔ وہ رکاوٹیں درج ذیل ہیں:

(۱) گھر کا خطرہ

(۲) معاش کا خطرہ

(۳) راستے میں مرجانے کا خطرہ

تو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں موانع کو رد فرمایا کہ جس نے بھی ہجرت کی، وہ زمین بھی پائے گا، رزق میں کشادگی بھی پائے گا اور اگر راہ میں مر گیا، تو اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

#### سفر کی نماز

رکوع کی ابتداء میں نماز سفر کا بیان ہے کہ سفر کی حالت میں قصر کر لیا کرو، یعنی اگر ۵.۷ کلو میٹر سے زیادہ کی مسافت والے سفر کا آپ نے ارادہ کیا ہے تو راستے میں ظہر، عصر، عشاء چار رکعت کے بجائے دو پڑھا کریں، اسی کو قصر کہتے ہیں اور اگر آپ کسی جگہ پندرہ دن سے کم مدت کے لئے ٹھہرے ہیں تو وہاں بھی قصر کریں۔ (۲۴ نمبر ۱۰۱)

#### خوف کی نماز کا بیان

حالت جنگ کے پیش نظر نماز میں تخفیف کا حکم دیا گیا ہے، جسے صلوٰۃ الخوف کہتے ہیں اور صلوٰۃ الخوف پڑھنے کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۰۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

#### جھوٹے لوگوں کی طرف داری نہ کریں

اس رکوع میں سلطنت (حکومت) اور سیاست مدنیہ کے قانون کا ذکر ہے کہ بلا تحقیق فیصلہ

کرنے میں اظہار رائے نہیں کرنا چاہیے، وگرنہ دھوکہ کھانے کا اندیشہ ہے، جیسا کہ منافق اس واقعے میں دھوکہ دے گئے:

واقعہ یہ ہوا کہ طعمہ نامی ایک منافق نے حضرت رفاعہ ؓ کی چوری کی، کچھ آٹا اور کچھ اسلحہ تھا، جس تھیلے میں یہ سامان تھا، اس کے نیچے سوراخ تھا، جس کی وجہ سے آٹا اس منافق کے گھرتک گرنا چلا گیا، جب اس نے یہ صورت حال دیکھی کہ میرے گھرتک گرا ہوا آٹا میری شناخت کرا دے گا، تو اس نے یہ سامان ایک یہودی زید بن یاسین کے پاس امانت رکھوا دیا، جب صبح کو حضرت رفاعہ ؓ کو چوری کا علم ہوا، تو انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت قتادہ ؓ کو تفتیش کے لیے کہا، انہوں نے شواہد کے ذریعے پتہ چلا لیا کہ چوری منافق نے کی ہے، تو انہوں نے سارا واقعہ نبی کریم ؐ کے سامنے پیش کیا، جب منافقوں کو طلب کیا گیا، تو انہوں نے قسمیں کھا کھا کر اپنے بری ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ ؐ نے مدعی کو جھٹلادیا اور طعمہ کو صاف کیا، اس پر ان آیات کا نزول ہوا اور بتایا گیا کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں، آپ ان کی طرفداری نہ کریں، اگر آج آپ نے طرفداری کر دی ان کے ظاہری اسلام کی وجہ سے تو قیامت کے دن ان کی کون طرفداری کرے گا؟ ان ظالموں نے تو دہرا جرم کیا ہے، چوری بھی کی اور دوسروں پر چوری کی تہمت بھی لگائی۔ (۲۰مت نمبر ۱۰۵-۱۱۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

یہاں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ گناہوں کے مشورے اور تدبیریں نبی کریم ؐ سے بغاوت ہیں، لہذا اس سے بچو۔ (۲۰مت نمبر ۱۱۳)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

شیطان شرک کے ذریعے انسان کو گمراہ کرتا ہے

اس رکوع میں یہ بیان فرمایا کہ شرک کے سوا تمام گناہ اللہ چاہے گا تو بخش دیئے جائیں گے، مگر شرک ناقابل معافی جرم ہے اور شیطان لمبی لمبی امیدیں دلا کر تو بہ سے بندے کو خیر کراتا ہے، اعمال میں ریا کاری کے دوسے ڈالتا ہے، غیر اللہ کے نام جانور نامزد کرانے کے خیالات پیدا کرتا ہے، اللہ کی دی

ہوئی خلقت کو تبدیل کر دیتا ہے، مثلاً: مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی شہادت اختیار کرنا اور مردوں کا ڈاڑھی منڈھوانا وغیرہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے، پھر فرمایا کہ جو لوگ ایسے اعمال کرتے ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، نیز یہ بھی بتایا کہ نجات کا دارا اعمال صالحہ ہیں، محض امیدوں سے کام نہیں بنے گا۔

اور آخر میں یہ بتایا کہ اعمال صالحہ ایمان کی دولت کے بغیر قابل قبول نہیں، نجات نہیں دلوں

سکتے۔ (آیت نمبر ۱۲۲)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

### ایک وہم کا ازالہ

ما قبل میں یتیموں کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کے حوالے سے ایک قانون بتایا گیا تھا، یہاں اس رکوع میں اسی قانون پر مزید روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ایک وہم کا دفعیہ بھی کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ شاید ما قبل کے حکم سے یہ سمجھا گیا ہو کہ پھر تو یتیم بچی کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہ ہوگا، تو اس وہم کو دور کیا گیا کہ نکاح کرنا جائز ہے، مگر ضرورت انصاف کی ہے۔ (آیت نمبر ۱۲۵) اس کے بعد زوجین کو حکم دیا گیا ہے کہ آپس میں صلح و صفائی کے ساتھ رہیں اور حتی الامکان تفرقہ اور لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کریں اور پھر بطور خاص مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر بیوی سے موافقت نہ ہو سکے تو اسے فارغ کر دو، یہ جائز نہیں ہے کہ طلاق بھی نہ دو اور حقوق بھی ادا نہ کرو اور اسی طرح ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے درمیان کامل طور پر اگر مساوات کو قائم بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ امور غیر اختیار یہ (جو انسان کے اختیار میں نہ ہو) میں سے ہے، مگر ایسا بھی نہ ہو کہ کسی ایک کی طرف اس طرح مائل ہو جاؤ کہ دوسری معلق (لنگی) ہو کر رہ جائے اور تم اس کے حقوق بھی ادا نہ کرو۔ (آیت نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ قاضی اور کوہ دونوں کو انصاف سے کام لینا چاہیے۔ (آیت

نمبر ۱۳۵)

اس کے بعد منافقین کو اخلاص کی دعوت دی گئی ہے اور ان کی غلطیوں کی بھی نشاندہی کی گئی

ہے۔ (آیت نمبر ۱۳۶)

## قرآن کریم کا ایک اصول

قرآن پاک کا اصول ہے کہ کوئی جس قدر بھی بے دین ہو، اس کی تمام برائیوں کو واضح کر کے اسلام کی اور توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۳۷)

منافق دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) ایک وہ منافق ہوتا ہے جو اپنے کفر کے اظہار میں بے باک ہوتا ہے، اسلام قبول کر کے بھی کفر کرتا ہے۔

(۲) دوسرا وہ منافق ہوتا ہے کہ جو ظاہر تو اسلام ہی کو کرتا ہے، مگر اس کے دل میں مخفی کفر ہی ہوتا ہے۔

### منافقین کی علامات

- (۱) کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۳۹)
- (۲) کفار کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں عزت سمجھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۳۹)
- (۳) اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ استہزاء (مذاق اڑانا) کرتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۰)
- (۴) مسلمانوں کے مصیبت زدہ ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۱)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

- اس رکوع میں ان منافقوں کی مزید علامات کا ذکر ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ اپنی علامات سے واضح ہیں، لہذا ان لوگوں سے مقاطعہ اور بایکاٹ کیا جائے۔
- (۵) پانچویں علامت یہ ہے کہ اپنی دشمنی کو دوستی ظاہر کرتے ہیں۔
  - (۶) نمازوں میں سستی اور کابلی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۲)
  - (۷) ریا کار ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۲)
  - (۸) ایمان اور کفر کے صحیح تذبذب (تردد) کا شکار ہوتے ہیں، نہ خود کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور نہ کافروں کی طرف۔ (آیت نمبر ۱۴۳)

## کفار سے ترک موالات کا حکم

اس کے بعد مومنین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کافروں سے موالات (دوستی اور تعلق) ترک کر دیں۔ (۲۰۲ نمبر ۱۴۳) اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ منافقوں کے اسلام لانے اور نجات پانے کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) توبہ کر لیں۔

(۲) اپنی اصلاح کریں۔

(۳) اعتصام باللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامیں۔

(۴) اور پھر اخلاص کے ساتھ دین حنیف پر قائم رہیں۔ (۲۰۲ نمبر ۱۴۶)



## چھٹا پارہ

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

کوئی کسی کی برائی نہ کرے، یہ غیبت ہے لیکن اگر کسی پر ظلم ہو اور وہ عدالت میں ظالم کے خلاف دعوئی کرے اور شواہد سے اس کو ظالم ثابت کرے تو حرج نہیں ہے، یا کسی مخلص دوست کے سامنے کسی ظالم کے چنگل سے آزادی کے لئے تذکرہ کرے تو بھی حرج نہیں۔

### یہود کی بری عادات کا بیان

اس رکوع میں یہود کے باطنی امراض کا ذکر ہے۔

یہود کے چند سرداروں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی نبوت کے ثبوت میں آسمان سے ایک لکھی لکھائی کتاب لانے کا لغو سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سوال اور اس سے پہلے جو سوالات انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیے، ان کا ذکر فرما کر نبی کریم ﷺ کو تسلی دی اور بتایا کہ یہ یہود جو ہمیشہ سے انکار پر آمادہ اور مصر رہے ہیں، آپ کی نبوت کا اقرار کبھی نہیں کریں گے۔ (۲۷۳ نمبر ۱۵۳)

کیونکہ درحقیقت ظلم ان کی فطرتِ ثانیہ، انکار ان کی عادت، حق کشی ان کا وطیرہ (۲۷۴ نمبر ۱۵۵) سودا و رنا حق مال کھانا ان کی سرشت بن گئی ہے، جس کی وجہ سے حق بات کو جانتے ہوئے بھی اسے قبول کرنے کی صلاحیت ان میں نہیں رہی۔ (۲۷۵ نمبر ۱۶۱) اور اب اس کے بدلے میں عذاب ان کا منتظر ہے۔ (۲۷۶ نمبر ۱۶۱)

البتہ مسلمانوں کو ان سے یہ سبق لینا چاہیے کہ اپنے دلوں کو یہودیت کے خیالات سے بچائیں، احکام کی خلاف ورزی نہ کریں، تعیل حکم سے دلوں کو منور کرتے چلے جائیں، تاکہ مؤمنین کی صف میں رہیں، جن کے ذکر پر پچھلا رکوع ختم ہوا تھا اور جس پر یہ رکوع بھی ختم ہوا ہے۔ (۲۷۷ نمبر ۱۶۲)

### حیات عیسیٰ و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزائی، یہودی، عیسائی اور منکرینِ حدیث (جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں) اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے، مرزائی

اور اہل قرآن (منکرین حدیث) تو کہتے ہیں کہ فوت ہو گئے ہیں، جبکہ پوری یہودیت اور عیسائیت اس پر متفق ہے کہ آپ ﷺ پھانسی چڑھادیئے گئے تھے۔

### حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جب فلسطین کے یہودیوں نے یہ دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، تو انہوں نے الحاد (دین میں طعنہ زنی کرنا) کا الزام لگا کر مقدمہ دائر کر دیا، یہ یہودی رویوں کے ماتحت تھے اور ان کی اجازت کے بغیر سزا نہیں دے سکتے تھے، جب منظوری ہو گئی، تو آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور انہی میں سے کسی ایک پر آپ کی شبیہ ڈال دی، جسے ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ سمجھ کر پھانسی چڑھادیا۔

اب دنیا والوں کے سامنے جو تاثر پیدا ہوا اور جو قرائن تھے، وہ یہی تھے کہ آپ پھانسی چڑھادیئے گئے ہیں، گویا اس واقعے کی بنیاد ظن (خیال اور گمان جو یقین کا فائدہ نہ دے) پر ہے، اور ظن تو امت (جو یقین کا فائدہ دے) کے درجہ کا نہیں ہوتا، اب چونکہ ان یہودیوں اور نصرائیوں کے عقیدہ کی عمارت ظن پر قائم ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کے عقیدہ کی بنیاد یقین پر ہے، کیونکہ مسلمانوں کا عقیدہ قرآن وحدیث سے یقینی طور پر ثابت ہے، اس لئے ان یہودیوں اور نصرائیوں کا عقیدہ سراسر باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے۔

### مرزائیت اور حیات عیسیٰ ﷺ

مرزائی نے حضرت عیسیٰ ﷺ کے انتقال کا عقیدہ اس لئے گھڑا، کیوں حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، ان روایات کو وہ اپنے لئے ثابت کرنا چاہتا تھا لہذا جس شخص نے بھی اس قسم کا عقیدہ رکھا، ایک تو اس نے تو امر کا انکار کیا اور دوسرا مرزائیت کو تقویت دی، نیز عقیدہ نص قطعی سے ثابت ہوتا ہے، اس لئے جب آیات قرآنی سے حیات عیسیٰ ﷺ ثابت ہے تو قرائن سے کچھ ثابت نہ ہوگا۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

### انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد

اس رکوع میں گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا ہے، اور وہ

یہ ہے کہ تا کہ لوگوں پر حجت تام ہو جائے، رسولوں کے آنے کے بعد بھی اگر کوئی نہ مانے، تو پھر اس کے لئے جہنم ہی کا راستہ کھلا ہے۔ (آیت نمبر ۱۶۳)

### دین میں غلو نہ کریں

اس رکوع میں دینی معاملات میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ غلو (کمی بیشی) کو یا سنت سے انحراف اور منہ پھیرنا ہے، کیونکہ سنت اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۱)

نیز رکوع کی آخری آیت میں عقیدہ تسلیت اور عقیدہ تبعیض دونوں کی تردید کی گئی ہے۔

### عقیدہ تسلیت

عیسائیوں کے عقیدہ تسلیت سے مراد یہ ہے کہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی معبود نہیں، بلکہ حضرت عیسیٰ اور مریم علیہما السلام بھی معبود ہیں۔

### عقیدہ تبعیض

اور بعض عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بیٹے یا ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

یہاں دونوں عقیدوں کی نفی کی گئی ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہی اکیلا الہ اور معبود ہے، نہ تو کوئی اس کا مثل ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے، جو اس کے ساتھ شریک ہوتی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

گزشتہ رکوع میں دینی معاملات میں غلو سے منع فرمایا تھا، اب اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا جا رہا ہے کہ دین میں غلو کے تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی قائل نہیں تھے، وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا معبود و برحق مانتے تھے اور اسی کی عبادت کرتے تھے۔ (آیت نمبر ۱۷۲) اس کے بعد اسلام کی دعوت دی گئی ہے اور اس کو قبول کرنے پر انعامات کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۵، ۱۷۶) رکوع کے آخر میں وراثت کا ذکر ہے۔ سورت نساء کی ابتداء میں بھی اور انتہاء میں بھی احکام رعیت (عوام) میں سے وراثت کو ذکر کیا گیا ہے، تا کہ سورت کا اول اور آخر دونوں یکساں ہو جائے۔

## سورہ مائدہ

ماقبل سے ربط

سورہ نساء میں سیاست مدنیہ (شہری تہذیب و ثقافت اور تمدن) اور تدبیر المعزل (گھریلو انتظامات) کے قوانین بیان کئے گئے، پھر چونکہ قوانین میں ممنوعات بھی ہوتی ہیں اور مباحات بھی، تو اب اس رکوع میں ممنوعات اور مباحات کو ذکر کیا جائے گا، لہذا جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب قرار دیا، وہ مباحات میں داخل ہیں اور جن سے منع فرمایا، وہ سب ممنوعات میں داخل ہیں، اور چونکہ مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ سے عہد ہو چکا ہے، اس لئے اب ان احکامات پر عمل نہ کرنا نقص عہد ہوگا۔

### خلاصہ سورت

انتظامی حوالے سے قوانین کی پابندی کے اعلان کے بعد اب مذہبی حوالے سے قوانین کی پاسداری کا بیان ہوگا، یعنی: حلال و حرام کی پابندی کرو اور کراؤ۔

### دعویٰ سورت

سورت کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو، اللہ کی حرام کردہ کو غیر اللہ کی خاطر حلال مت کرو۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

اس رکوع میں شرک فعلی کا بیان ہے کہ تحریم و تحلیل (حلال و حرام کرنے) میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

ابتداء میں مسلمانوں کو وعدوں کی پاسداری، حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے کا درس دیا گیا ہے۔

باہمی تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہے

ارشاد فرمایا کہ باہمی ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہا کرو مگر تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ

ہو، اس سلسلے میں اسلام نے اخوت، قومیت، لسانیت کو بنیاد نہیں بنایا بلکہ لفظ نیکی اور تقویٰ تو اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر مسلمان بھی ظلم زیادتی پر مدد طلب کرے تو اس کی مدد نہ کی جائے، آج اگر یہی اصول معاشرے میں زندہ ہو جائے تو باہمی اختلافات جس سے ہزاروں جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ (۲۰۲ نمبر)

### بعض محرمات کا بیان

اس کے بعد محرمات (وہ چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے) کا بیان ہے کہ خون، مردار، غیر اللہ کے نام ذبح کیا ہوا جانور، وہ جانور جس کو گھلا گھونٹ کر مارا گیا ہو، جو جانور کسی اونچی جگہ سے گرایا گیا ہو، گر کر مرنے والا، سینگ مارا ہوا، سب محرمات میں داخل ہیں، اسی طرح بندوق کا مارا ہوا بھی حرام ہے، البتہ شدید اضطراری حالت میں جب جان چلی جانے کا خدشہ ہو تو ان حرام اشیاء میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ (۲۰۳ نمبر)

سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ کا نزول بروز جمعہ ۸ ذی الحجہ ۹ھ میں ہوا، جس کے بعد احکامات تو مکمل ہو گئے اور پھر کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا، البتہ وحی کا نزول ہوتا رہا۔

### حلال چیزوں کا بیان

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے محلات (حلال چیزوں) کو ذکر کیا ہے کہ تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔

### شکاری کتے کا شکار کیا ہوا کب حلال ہے؟

کتے کا شکار کیا ہوا درج ذیل شرائط کے بعد حلال ہے:

(۱) کتے کو شکار کی طرف بھیجے وقت ”بسم اللہ، اللہ اکبر“ پڑھی گئی ہو۔

(۲) وہ کتا سکھایا ہوا اور سدھارا ہوا ہو۔

(۳) زخمی بھی کرے۔

(۴) خود کتا اس میں سے نہ کھائے۔

(۵) کتے کو اس جانور کے شکار کے لئے چھوڑا گیا ہو۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ چونکہ کتا اپنے مالک کے ارادے میں اس قدر فٹا ہے کہ ملنے پر بھی نہیں کھا رہا، تو کو یا اس کا کاٹنا مالک کا کاٹنا ہوا، جیسا کہ چھری کاٹتی ہے، مگر اس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا تو سب کی نسبت آدمی کی طرف ہوگئی۔

### اہل کتاب کا ذبیحہ

یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمان کے لئے حلال ہے، وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک بھی جو جانور ذبح کیا گیا ہو یا ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا تو حلال نہیں اور اگر اہل کتاب ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ نہ پڑھے تو پھر حلال نہیں۔ (امت نمبر ۵) تو قرآن حکیم کے اس حکم کا حاصل یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے اور مسلمانوں کا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے۔

اب رہا یہ معاملہ کہ یہود و نصاریٰ کو اہل کتاب کہنے اور سمجھنے کے لئے کیا یہ شرط ہے کہ وہ صحیح طور پر اصلی تورات و انجیل پر عمل رکھتے ہوں، یا مخرف تورات اور انجیل کا اتباع کرنے والے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو خدا کا شریک قرار دینے والے بھی اہل کتاب میں داخل ہیں؟ سو قرآن کریم کی بے شمار تصریحات سے واضح ہے کہ اہل کتاب ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ کسی آسمانی کتاب کے قائل ہوں اور اس کی اتباع کرنے کے دعویدار ہوں، خواہ وہ اس کے اتباع میں کتنی گمراہیوں میں جا پڑے ہوں۔

مسئلہ: مرتد یعنی جو اسلام چھوڑ کر دوسرے دین میں داخل ہو جائے اس کا ذبیحہ حلال نہیں۔

مسئلہ: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی تسلیم کرے اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔

مسئلہ: جو لوگ نام کے مسلمان ہیں اور عقیدہ کے اعتبار سے ملحد اور زندیق، ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں، قرآن میں تحریف کے قائل ہیں یہ لوگ کافر ہیں، ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ (افعال بیان)

### یہودی یا نصرانی لڑکی سے نکاح

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جب مدائن پہنچے تو وہاں ایک یہودی عورت سے نکاح کر لیا۔

حضرت فاروق اعظم ؓ کو اس کی اطلاع ملی تو ان کو خط لکھا کہ اس کو طلاق دے دو، حضرت حذیفہ ؓ نے جواب میں لکھا کہ کیا وہ میرے لیے حرام ہے؟ تو پھر امیر المومنین فاروق اعظم ؓ نے جواب میں تحریر فرمایا میں حرام نہیں کہتا لیکن ان لوگوں کی عورتوں میں عام طور پر عفت و پاکدامنی نہیں ہے، اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ آپ لوگوں کے گھرانہ میں اس راہ سے فحش و بدکاری داخل نہ ہو جائے اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے کتاب الآثار میں اس واقعہ کو بروایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس طرح نقل کیا ہے کہ دوسری مرتبہ فاروق اعظم ؓ نے جب حضرت حذیفہ ؓ کو خط لکھا تو اس کے یہ الفاظ تھے:

آپ کو قسم دیتا ہوں کہ میرا یہ خط اپنے ہاتھ سے رکھنے سے پہلے اس کو طلاق دے کر آزاد کر دو کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھی آپ کی اقتدا کریں اور اہل ذمہ اہل کتاب کی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے مسلمان عورتوں پر ترجیح دینے لگیں تو مسلمان عورتوں کے لیے اس سے بڑی مصیبت کیا ہوگی۔

اس واقعہ کو نقل کر کے حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقہ حنفیہ اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ اس نکاح کو حرام تو نہیں کہتے لیکن دوسرے مفاسد اور خرابیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھتے ہیں اور علامہ ابن ہام رحمہ اللہ نے فتح القدیر میں نقل کیا ہے کہ حذیفہ ؓ کے علاوہ حضرت طلحہ ؓ اور حضرت کعب بن مالک ؓ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے آیت ماندہ کی بنا پر اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کر لیا تو فاروق اعظم ؓ کو اس کی اطلاع ملی تو سخت ناراض ہوئے اور ان کو حکم دیا کہ طلاق دے دیں۔

(منظر بحوالہ معارف القرآن)

فاروق اعظم ؓ کا زمانہ ہے، جب اس کا کوئی احتمال نہ تھا کہ کوئی یہودی، نصرانی عورت کسی مسلمان کی بیوی بن کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش کر سکے۔ اس وقت تو صرف یہ خطرات سامنے تھے کہ کہیں ان میں بدکاری ہو تو اس کی وجہ سے ہمارے گھرانے گندے ہو جائیں یا ان کے حسن و جمال کی وجہ سے لوگ ان کو ترجیح دینے لگیں۔ جس کا نتیجہ ہو کہ مسلمان عورتیں تکلیف میں پڑ جائیں۔ مگر فاروقی نظر دور رہیں اتنے ہی مفاسد کو سامنے رکھ کر ان حضرات کو طلاق پر مجبور کرتی ہے اور اگر آج کا نقشہ ان حضرات کے سامنے ہوتا تو اندازہ کیجئے کہ ان کا اس کے متعلق کیا عمل ہوتا۔



الغرض قرآن و سنت اور اسوہ صحابہ ﷺ کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہے کہ آج کل کی کتابی عورتوں کو نکاح میں لانے سے کلی پرہیز کریں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی حلال کی ہوئی چیز سے کیوں منع کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے حلال کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ امت کی مصلحت کے پیش نظر منع فرمایا، وہ خلفاء راشدین میں سے تھے جن کی اقتداء کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں اس بات کا حکم ہے کہ اہل ایمان کے لئے باطنی طہارت کے ساتھ ساتھ ظاہری طہارت بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ ظاہری طہارت باطنی طہارت میں معاون ہوتی ہے۔ (آیت نمبر ۶)

ایضاً عہد اور اس کا عملی ثبوت

پھر اس کے بعد آیت نمبر ۸ سے لے کر آیت نمبر ۱۱ تک اس بات کا ذکر ہے کہ ایضاً عہد (وعدہ پورا کرنا) کے لئے عملی ثبوت پیش کرو، یعنی نماز اور عدل (انصاف) کو قائم کرو، پھر عدل میں تین چیزیں ضروری ہیں:

- ۱۔ قاضی عادل ہو۔
- ۲۔ کواہی صاف ہو۔
- ۳۔ اور کسی شخص یا قوم سے دشمنی کی وجہ سے تم جھوٹی کواہی مت دینا، یا آپ سے کواہی طلب کی جائے تو آپ نہ دو ایسا مت کرنا۔ (آیت نمبر ۸-۱۱)

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کے نقض عہد (معاهدوں کو توڑنے) اور دُعوت اسلام کا ذکر ہے۔ (آیت نمبر ۱۲-۱۴)

### اہل ایمان کو تنبیہ

نیز اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کی خامیاں بیان کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کو تنبیہ



کیا گیا ہے کہ ان دونوں قوموں نے نقض عہد کیا، اس لئے یہ بھی دیکھ لو کہ ان کا حشر کیا ہوا، لہذا تم ایضاً عہد کرنا اور نقض عہد سے بچنا۔

## نقض عہد کے نتائج

آیت نمبر ۱۳ میں نقض عہد کے نتائج کو ذکر کیا گیا ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) لعنت، جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے رحمت سے دوری ہو جاتی ہے۔

(۲) قساوت قلبی (دل کی سختی)۔

(۳) مرض تحریفات (کلام اللہ میں تبدیلی کرنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے)

(۴) تعلیمات الہیہ کے ایک بڑے حصے کو پس پشت ڈالنے کا رواج بڑھ جاتا ہے۔

(۵) خیانت کے کاموں میں مکمل انہماک ہونے لگتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴)

## مسئلہ نور و بشر

آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بشر ہی ہیں لیکن آپ ﷺ کو بشر کہنا نہیں چاہیے، کیونکہ کافر آپ ﷺ کو بشر کہتے تھے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آپ ﷺ میں خواص کون سے ہیں، بشریت کے خواص ہیں یا نور ہونے کے؟ تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ میں بشریت کے خواص ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ”**وَجْعَلْهُ نَسْبًا وَصِهْرًا**“۔ ترجمہ: ”اور اللہ نے نسب اور رشتہ داری قائم کی“۔

اور نبی کریم ﷺ کا بھی خاندان ہے اور خاندان ہونا بشریت کی علامات میں سے ہے، جہاں تک تعلق ہے نور ہونے کا، تو آپ ﷺ اس معنی میں نور ہیں کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے ذریعے امت کو ہدایت دی، جس کی دلیل بعد والی آیت ہے، لیکن آپ ﷺ کی ذات تو انسان ہے، اس لئے کہ تمام انسانی خوبیاں آپ ﷺ میں موجود ہیں، مثلاً کھانا پینا، شادی کرنا اور مصائب جھیلنا، غمگین ہونا وغیرہ۔ (آیت نمبر ۱۵)

## خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے نقض عہد کو بیان کیا گیا ہے۔

قصہ یہ ہوا کہ فرعون سے نجات کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب ملی، آپ واپس مصر آئے اور کنفرول سنبالا، جس کے بعد بیت المقدس کو آزاد کرانے کا حکم ہوا کہ جاؤ اور عمالقہ سے اسے آزاد کراؤ، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بارہ نقیبوں (خبر دینے والوں) کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ واپس آ کر حالات کی خبر مجھے کرنا، قوم کو مت بتانا، مگر سب ہی نے آ کر قوم کو بتادیا اور ان سے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں سے ہمارا مقابلہ مشکل ہے، صرف دو نقیب یوشع اور کالب نے قوم کو نہ بتایا، بلکہ قوم سے یہ کہا کہ تم داخل تو ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دے گا، مگر وہ لوگ نہ مانے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کو مسلط کر دیا کہ چالیس سال تک میدان تیرے میں ذلیل و خوار پھرتے رہے۔

### موجودہ صورتحال

جب قوم موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی مخالفت کی اور کھلی بغاوت کی اور اپنے اوپر ہونے والے تمام احسانات کو بھول گئے، تو اللہ نے ان کو میدان تیرے میں بند کر دیا، 40 سال تک یہ وہاں سرگرداں پھرتے رہے، مگر باہر نکلنے کا راستہ نہ ملا۔ (2مت نمبر ۲۰-۲۶) آج امت مسلمہ نے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو چھوڑ رکھا ہے، جس کی وجہ سے غیروں کا تسلط، باہمی اختلافات، معیشت کی تنگی، بد امنی اور دیگر مصائب کے دلدل میں ایسی پھنس چکی ہے کہ خلاصی کی کوئی تہیل نظر نہیں آتی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ قتل اور ڈاکہ زنی بھی نقض عہد کی ایک صورت ہے، لہذا اس کے سامنے چپ مت بیٹھو، بلکہ حسب استطاعت مقابلہ کرو، ورنہ ہائیل کی طرح مارے جاؤ گے۔ (2مت نمبر ۲۸، ۲۹، ۳۰)

### حسد ایک خطرناک بیماری ہے

اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حسد ایک بڑی خطرناک چیز ہے، اس کی وجہ سے بھی عہد ٹوٹتے ہیں، جیسا کہ ہائیل نے ہائیل کو حسد ہی کی وجہ سے قتل کیا تھا، یہ کائنات کا سب سے پہلا قتل ہوا تھا۔

## میت کو دفن کرنا فطرت کے عین موافق ہے

نیز اس رکوع میں میت کے دفن کا طریقہ بھی مذکور ہوا ہے، یہی طریقہ روز اول سے مسلمانوں میں چلا آ رہا ہے اور یہ ایک فطری طریقہ ہے جس کی طرف اسلام نے رہنمائی فرمائی ہے، جبکہ آریہ سماج نے میت کو آگ کے حوالے کیا، جو کہ ایک غیر فطری طریقہ ہے، پھر یہ انسان پیدا بھی تو زمین (مٹی) ہی سے ہوتا ہے، اسی کی امانت ہے، لہذا حوالہ بھی اسی کے ہونا چاہیے، اس کے علاوہ آگ تو ہر جگہ ملتی بھی نہیں، جبکہ مٹی ہر جگہ ہے۔

## فرد کا قتل پوری قوم کا قتل ہے

جس نے کسی ایک شخص کو قتل کیا، اس کا جرم ایسا ہے کہ اس نے پوری قوم کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی، کو یا اس نے سب کی جان بچائی۔

## ڈکیتی کی سزا

جو لوگ ڈاکہ زنی کرتے ہیں، ان کا جرم اس قدر سنگین ہے کہ کو یا وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کر رہے ہوں، لہذا ان کی سزائیں بھی سخت ہیں:

(۱) اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور لوگوں کو قتل بھی کیا، تو مزایہ ہے کہ ان ڈاکوؤں کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا جائے۔

(۲) اگر صرف قتل کیا، تو قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

(۳) صرف مال لوٹا، قتل نہیں کیا، تو پھر سیدھا ہاتھ اور اٹنا پاؤں کاٹ دیا جائے۔

(۴) اگر صرف ڈرایا دھمکایا، مال لوٹنے کی نوبت نہیں آئی، تو قید کر دیا جائے، لیکن اگر گرفتاری سے پہلے پہلے توبہ کر لیں اور توبہ کا یقینی ہونا قرآن سے معلوم ہو جائے، تو معافی ہے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع کا خلاصہ یہ ہے کہ قوانین کے نفاذ کے لئے جہاد کرنا پڑے گا۔ (۲۴ نمبر ۳۵)

## چوری کی سزا

اس کے بعد آیت نمبر ۳۸ میں یہ بتایا گیا ہے کہ چوری اور زنا بھی نفقہ عہد ہے، لہذا ان پر بھی قانون نافذ ہونا چاہیے، چنانچہ چوری کی سزا اور حد ہاتھ کاٹنا ہے، اور یہ بھی بتایا کہ زمین آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے، جس کو چاہے جو سزا دے اور جس کو چاہے معاف کر دے، کسی کو ان سزاؤں پر اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے۔ (آیت نمبر ۴۰)

## منافقین کی جاسوسی

تین باتیں مزید ذکر فرمائیں:

۱۔ منافقین جو مسلمانوں کے راز کفار کے سامنے فاش کرتے ہیں اس پر ان کو دینوں جہانوں میں ذلت اٹھانی پڑے گی۔

۲۔ اہل ایمان کو تسلی دی کہ ان حالات سے پریشان نہ ہوں۔

۳۔ غیر مسلم اقوام بھی اگر تمہارے پاس کوئی قضیہ لے کر آئیں تو ان کا فیصلہ بھی اسلام کے مطابق کرو۔ (آیت نمبر ۴۱، ۴۲، ۴۳)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا بھی نفقہ عہد ہے۔ (آیت نمبر ۴۴)

## اعضاء میں قصاص کا حکم

اس کے بعد اعضاء میں قصاص کے اجراء سے متعلق ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے، اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ جن اعضاء اور زخموں میں مماثلت و برابری ہو سکتی ہے، ان میں قصاص ہوگا، اور اگر مماثلت نہ ہو تو تاوان لیا جائے گا۔ (آیت نمبر ۴۵)

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ یہود کا تو رات کے خلاف فیصلہ کرنا کفر ہے۔

اب تو حال یہ ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے اور احکامات اپنی اصل حالت پر باقی نہیں رہے ہیں، ایسی صورت میں سوائے اسلام کی دعوت کو قبول کرنے

کے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے کوئی سبیل نہیں رہتی، کیونکہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے، جو اپنی تمام تر تعلیمات کے ساتھ قائم تھا، قائم ہے اور قائم رہے گا۔ (ان شاء اللہ) (۲۷ نمبر ۴۴-۴۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے دوستی ارتداد کا سبب ہے اور ارتداد کا مطلب اسلام سے منحرف ہونا ہے، یہ بھی نفی عہد کی ایک صورت ہے اور واجب القتل ہے اور بتایا کہ یہود و نصاریٰ تمہارے غیر خواہ کبھی نہیں ہو سکتے، ان میں آپس میں گٹھ جوڑ ہے، اگر کوئی مسلمان ان سے دوستی رکھے گا تو اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا، یہ لوگ دوستہ کے قابل نہیں، کیونکہ یہ مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوش ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۵۱-۵۶)

### اللہ کے محبوب

اگر تم میں کچھ مرتد ہو جاتے ہیں، تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرتے، یاد رکھو! اگر ایسا ہوا تو اللہ تمہارے بدلے ایسی قوم پیدا کر دے گا جس میں درج ذیل صفات ہوں گی:

- (۱) وہ اللہ سے محبت رکھیں گے اور اللہ ان سے۔
- (۲) مسلمانوں کے سارے میں نرم گوشہ رکھنے والے ہوں گے۔
- (۳) کافروں کے بارے میں سخت رویہ ہوگا۔
- (۴) اللہ کی راہ میں خوب قربانیاں دینے والے ہوں گے۔
- (۵) دین کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

یہی اللہ کی جماعت ہے اور اللہ ان کو غالب کرے گا۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ شعائر اسلام کی توہین، مذاق اور ان کا استہزاء کرنا بھی نفی عہد ہے اور چونکہ یہود و نصاریٰ اس کا ارتکاب کرتے ہیں، اس لئے ان لوگوں سے مقلعہ

(بایکاٹ) ضروری ہے۔ (۲۰۵۷ نمبر ۵۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

#### مسلمان دین کی اشاعت و تبلیغ سے غافل نہ ہوں

اب اس رکوع میں مسلمانوں کو باخبر کیا جا رہا ہے کہ وہ دین اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت سے غافل نہ ہوں۔ یہاں خطاب خود نبی کریم ﷺ سے ہے، لیکن ہر زمانے میں اس سے امت کے مبلغین مراد ہیں کہ وہ مبلغ اعظم کے انداز تبلیغ سے سبق لیں اور تبلیغ حق میں ہمیشہ سرگرم رہیں اور توحید باری تعالیٰ ہی کو مرکز یقین بنائے رکھیں، اللہ ان کو ہر نفع پر غالب کرے گا، خواہ وہ اہل کتاب کی طرف سے ہو، یا کفار کی طرف سے۔ (۲۰۵۷ نمبر ۶۷)

#### نصرانیوں کا کفریہ عقیدہ

اس کے علاوہ یہود و نصاریٰ کے نقض عہد کو اور نصاریٰ کے کفر کو بیان کیا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ بیٹھے، اسی طرح ان میں سے بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین معبودوں میں سے تیسرے ہیں، یعنی اللہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہا السلام۔ (۲۰۵۷ نمبر ۷۰-۷۳) جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کا دعویٰ کیا اور ان نصرانیوں کے عقائد کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ تو اللہ رسول ہیں، ایسے ہی ان کی والدہ صدیقہ ہیں اور دونوں ہی بشر ہیں، کیونکہ دونوں کھانا کھاتے ہیں تو پھر یہ معبود کیسے بن سکتے ہیں؟ (۲۰۵۷ نمبر ۷۷)

اس کے بعد دین میں زیادتی اور حد سے تجاوز کرنا اور حوس پرستی کو گمراہی اور ضلالت قرار دیا گیا

ہے۔ (۲۰۵۷ نمبر ۷۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

#### نبی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب

اس رکوع میں ملعونوں اور گمراہوں کی مثال اور پھر مومنوں کے اعلان حق کو ذکر کیا گیا

ہے۔ (۲۰۵۷ نمبر ۸۲، ۸۳، ۸۴)

بنی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں جب ہفتہ کا دن والا واقعہ پیش آیا کہ ہفتے کے دن شکار کرنے سے منع فرمایا تو قوم نے ماننے سے انکار کر دیا، جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بندر بنادیا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دسترخوان طلب کیا، جب یہ معجزہ ان کو دکھایا گیا، تو انہوں نے پھر نہ مانا، جس کی وجہ سے یہ لوگ خنازیر بنادئیے گئے۔

### نجاشی کا قول اسلام

ساتویں پارے کی پہلی آیت میں نجاشی شاہ حبشہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جب صحابہ کرام ؓ ہجرت کر کے حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور نجاشی نے آیات قرآنیہ ان حضرات صحابہ ؓ سے سنیں تو رونے لگا اور ایمان لے آیا، جب نجاشی کا انتقال ہوا تو فرشتے آپ ﷺ کے پاس نجاشی کا جنازہ لائے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

القصر رکوع نمبر ۶ سے لے کر رکوع نمبر ۱۴ تک یہود و نصاریٰ کی بد عہدی اور مکاریوں کو خوب

واضح کیا گیا ہے۔

## ساتواں پارہ خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں تین باتوں کا تذکرہ ہے:

(۱) غیر اللہ کے نام کی مذرونیازمانے سے ممانعت

غیر اللہ کے نام پر حلال اشیاء کو حرام اور حرام اشیاء کو حلال نہ سمجھا جائے۔ (۲۷۷ نمبر ۸۸۰)

### (۲) قسم کا کفارہ

قسم اور کفارہ قسم کو بیان کیا گیا ہے، کفارہ قسم یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، یا کپڑے پہنائے جائیں اور یا پھر ایک غلام کو آزاد کیا جائے۔ اگر ان تین صورتوں میں سے کسی پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر ایسی صورت میں تین دن لگاتار روزے رکھے جائیں۔ (۲۷۷ نمبر ۸۹۰)

### قسم کے مسائل

(۱) اگر کوئی آدمی قسم کھالتا ہے کہ میں فلاں کام کروں گا اور پھر وہ کام نہ کیا تو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲) قسم ہمیشہ اللہ کے نام کی کھائی جاتی ہے، غیر کے ناموں کی قسم جائز نہیں۔

(۳) اگر گناہ کی قسم کھائی ہے، تو اسے فوراً توڑے اور کفارہ ادا کرے۔

### (۳) بعض لغویات کی حرمت

شراب، جو اور تیروں وغیرہ کے ذریعے فال نکالنا وغیرہ کی حرمت کا بیان ہے، فال نکالنے کی

سب صورتیں ناجائز ہیں، خواہ طوطے کے ذریعے ہو، یا قرآن کے ذریعے۔ (۲۷۷ نمبر ۹۱۰)

## خلاصہ رکوع نمبر ۲

### شعائر اللہ کی تعظیم کا بیان

اس رکوع کا حاصل یہ ہے کہ اس میں شعائر اللہ کی تعظیم کا درس دیا گیا ہے کہ حالت احرام میں

شکار کرنا، اس کی طرف اشارہ کرنا اور اسی طرح شکاری کی شکار کی طرف رہنمائی کرنا سب حرام ہے اور



جنایات احرام (جنایات احرام سے مراد وہ امور ہیں، جن کا کرنا احرام باندھنے کے بعد ممنوع ہوتا ہے) میں سے ہے، لہذا ان کے ارتکاب کی صورت میں کفارہ ادا کرنا پڑے گا، البتہ سمندری شکار حلال ہے اور خشکی کا شکار حالت احرام میں حلال نہیں۔ (آیت نمبر ۹۴-۹۵)

### خلاصہ رکوع نمبر ۳

یہاں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جیسے تفریط (فرائض و واجبات کو ٹھیک سے ادا نہ کرنا) گناہ ہے، ایسے ہی افراط (شرعی حد سے تجاوز کرنا) بھی گناہ ہے، یعنی حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانو، کبھی آدمی اپنے آپ کو متقی سمجھنے لگتا ہے اور شک میں پڑ جاتا ہے کہ یہ بھی حرام ہوگا، یہ بھی حرام ہوگا، یہ درست نہیں۔

### عقیدہ علم غیب

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ پوچھو جو پوچھنا ہے، اس پر لوگوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہیں، جواب اس کا یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا تعلق وحی کے ساتھ تھا۔ ”حسین بن زل القرآن“ کے الفاظ واضح دلالت کرتے ہیں کہ میں وحی سے بتاؤں گا، یعنی جب تک قرآن نازل ہوتا رہے گا، میں بتاؤں گا، یہ وحی سے بتانا علم غیب نہیں کہلاتا۔ (آیت نمبر ۱۰۴)

### مسئلہ تقلید

اور کچھ لوگ آیت نمبر ۱۰۴ سے استدلال کرتے ہوئے مسئلہ تقلید کی تردید کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ تقلید حرام ہے، جواب یہ ہے کہ ایسا اس وقت ہے، جب مقلد یعنی: جس کی تقلید کی جاتی ہو ”لا یعلمون اور لا یفتنون“ ہو، مطلب علم سے بھی کورا ہوا اور راہ راست پر بھی نہ ہو۔ نیز جب باپ دادا گمراہ ہوں، ہدایت پر نہ ہوں، تو قرآن اس پر رد کرتا ہے، لیکن اگر وہ ہدایت پر ہوں، تو قرآن ان کی تقلید کی ترغیب بھی دیتا ہے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

”وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي ابْرَاهِيمَ“.... الآية

”میں نے اپنے اباؤا اجداد (حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام) کی اتباع

کی۔“

اسی طرح ”صراط الذین انعمت علیہم“ کہ ان آیات میں ہدایت یافتہ آباء کی تقلید کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بندہ ہر نماز میں اللہ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھا اور ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا اور چونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ (اللہ بھی ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ تھے، اس لئے ان کی تقلید کرتے ہیں۔

**گواہ کیسے ہوں؟**

اس کے بعد مسئلہ وصیت اور اصلاح شہادت (کواہی) کا ذکر ہے کہ کواہی دو معتبر مسلمانوں کی ہونی چاہیے، لیکن اگر بوجہ مجبوری مسلمان میسر نہ ہوں، تو غیر مسلم کو بھی کواہ بنا سکتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۱۰۸، ۱۰۹)

**خلاصہ رکوع نمبر ۴**

**انبیاء کرام علیہم السلام کا معجزات دکھانا ان کے معبود ہونے کی دلیل نہیں**

اس رکوع کا حاصل یہ ہے کہ معجزات دکھانا دلیل الوہیت نہیں، جیسا کہ حضرت عیسیٰ ؑ نے چند معجزات دیکھائے:

(۱) پرندوں کا بنانا اور ان میں روح پھونکنا

(۲) کوڑا اور برص کے مریضوں کو تندرست کرنا

(۳) مردوں کو زندہ کرنا

لیکن ہر معجزے کو ذکر کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ سب میری اجازت اور حکم سے کیا، ان کی مرضی سے یہ سب نہیں ہوا، تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے حکم اور ارادے کے محتاج ہیں لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) الہ (معبود) ہیں، یا الہ کا ہیز ہیں، ہر امر غلط اور شرکیہ عقیدہ ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۹-۱۱۵)

## دستر خوان کا طلب کرنا

پھر بنی اسرائیل کے کہنے پر عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کھانے کا بھرپور چٹا ہوا دسترخوان طلب فرمایا، اس واقعے سے بھی یہی بتایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، وہ کیسے مجبود ہو سکتا ہے؟!

## خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں دو باتوں کا تذکرہ ہے:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الوہیت سے انکار کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بدو و محشر الوہیت کا انکار کریں گے۔ (۲۷-نمبر ۱۱۸)

(۲) نجات صرف صحیح عقیدہ سے ملے گی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کا اعلان کہ صحیح عقیدہ ہی میں نجات ہے۔ (۲۷-نمبر ۱۱۹)

ایک نکتہ

”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ میں نکتے کی بات یہ ہے کہ صحابی، یا مؤمن کہلانا اتنا آسان نہیں، بلکہ اللہ کی راہ میں بہت سی آزمائشیں آتی ہیں، ضروری ہے کہ ان حالات میں اللہ سے تعلق کو نہ توڑا جائے، کبھی زبان پر شکوہ نہ ہو اور بندہ اللہ کی مرضی پر راضی رہے۔

## سورۃ انعام

سورۃ انعام سے پہلے ساری سورتیں مدنی تھیں سوائے سورت فاتحہ کے، اور ان سورتوں میں زیادہ تر احکام کو بیان کیا گیا اور روئے سخن چار فرقوں سے رہا:

(۱) یہود (۲) نصاریٰ (۳) مشرکین مکہ (۴) صابی (بے دین)

ما قبل سے ربط

ما قبل میں اس بات کا بیان تھا کہ عقائد کی درستگی بھی حکومت اسلامیہ کی ذمہ داریوں میں سے ہے، اسی سلسلہ میں سورۃ آل عمران اور مائدہ میں اشکالات کے جوابات دئے گئے اور اب سورۃ انعام

میں شرک فی التصرف (شرک فی التصرف کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں اور تغیرات میں غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک جاننا) اور شرک فعلی (شرک فعلی کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننا) پر رد ہوگا۔

### خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں:

(۱) کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اللہ ہی ہے نہ کہ غیر

(۲) شرک فعلی کی نفی

حصہ اول کو دلائل عقلیہ، دلائل تقلید اور وحی جیسے دلائل سے واضح کیا گیا ہے، حصہ اول کا دعویٰ آیت نمبر ۳ میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں شرک فی التصرف کی نفی اور اس پر دلائل و براہین کو ذکر کیا گیا ہے (آیت نمبر ۶)

اور رکوع کے آخر میں تین مختلف سوالوں کے جوابات دئے گئے ہیں:

(۱) قوم کا آپ ﷺ سے صحیفہ کا مطالبہ کرنا

ہم آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک آپ ہمیں کوئی ایسا صحیفہ نہ دکھادیں جس میں آپ کا برحق ہونا مکتوب ہو، جواب دیا گیا کہ اگر ایسا بھی کر لیا جائے، جب بھی یہ اس مکتوب کو چھونے کے بعد کہیں گے کہ یہ سحر اور جادو ہے۔ (آیت نمبر ۷)

(۲) فرشتوں کے نزول کا مطالبہ

دوسرا سوال یہ تھا کہ اگر تم سچے رسول ہو تو تمہارے ساتھ فرشتے کیوں نہیں ہیں؟ جواب دیا گیا کہ جو قوم منہ مانگے معجزات طلب کرے اور پھر وہ معجزات عطا کئے جانے پر ان معجزات کو نہ مانے، تو وہ قوم برباد کر دی جاتی ہے، اس لئے فرشتے نازل نہیں کئے، کیونکہ تمہاری نیت بھی ماننے کی ماننے کی نہیں ہے۔ (آیت نمبر ۸)

### (۳) قوم کا اعتراض کہ رسول بشر نہیں ہوتا

اگر سچا رسول ہوتا تو بشر نہ ہوتا؟ بلکہ کوئی فرشتہ ہوتا، جواب دیا گیا کہ اگر فرشتہ بھی ہوتا، تب بھی اسے انسانی شکل ہی میں مبعوث کرتے، کیونکہ اگر فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے، تو اس کی جنس دوسری ہونے کی وجہ سے تم اس سے دین نہ سیکھ سکتے، پھر تم کہتے کہ یہ تو فرشتہ ہے، نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ آرام کی اسے ضرورت ہے، اگر اس نے دین پر عمل کر لیا، تو کیا ہوا! ہمارے ساتھ تو ضروریات لگی ہوئی ہیں، اس لئے ہم نے رسول انسان بھیجا، تاکہ وہ تمہارے لئے نمونہ بن سکے، کیونکہ اس کی بھی وہی ضروریات ہیں، جو تمہاری ہیں۔ (۲۷۷ نمبر ۹)

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں بھی حسب سابق تصرفات میں شرک کی نفی پر دلائل و براہین بیان کئے گئے ہیں، مثلاً:

(۱) آسمان و زمین میں بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(۲) وہی ان دونوں اور دیگر تمام چیزوں میں متصرف ہے۔

(۳) نفع اور نقصان کا مالک صرف اور صرف وہی ہے۔

(۴) اسی نے قرآن اتارا ہے۔ (۲۷۷ نمبر ۱۸-۱۹)

اور آخر میں ان سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا اب بھی ان دلائل و براہین کے بعد تمہاری عقل اس بات کو مانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ جبکہ خود خدا اور گزشتہ کتابیں کواہ ہیں کہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اگر اب بھی تم اپنی ہٹ دھرمی پر مصر ہو تو ہم تم سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۲۷۷ نمبر ۱۹-۲۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کا سبب

گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہیں،

لیکن ان کا حسد، کینہ اور حجب جاہ (دنیا کی محبت) انہیں رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کی طرف راغب نہیں ہونے دیتا، اس رکوع میں انہی بد نصیبوں کا ذکر ہے، جو اللہ پر افتراء (جھوٹ باندھا) کرتے ہیں اور حق اور مظہر حق (حق کو ظاہر کرنے والا) کو جھٹلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کی حسرت و ندامت کا ذکر ہے کہ برومحشر اپنے کئے پر افسوس کریں گے، مگر اس وقت سب بے سود ہوگا۔ (۲۰-۲۱ نمبر ۳۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۹

#### اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کے اسباب پر مزید روشنی

ابتداء میں حسب سابق یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ برومحشر افسوس کا اظہار کریں گے، مگر سب بے سود ہوگا، کیونکہ جن لوگوں نے قیامت کا انکار کیا، انہوں نے اللہ کا انکار کیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟ تو جواب یہ ہے کہ کیونکہ ان لوگوں پر دنیاوی زندگی اور عیش و عشرت غالب تھی اور یہ لوگ اسی دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے تھے، تو جس طرح ان اہل کتاب کا اس بات پر حسد کہ یہ نبی ہم میں سے کیوں نہیں بنا، ایمان قبول کرنے سے مانع (رکاوٹ) تھا، اسی طرح ان کے دلوں میں لمبی دنیا کی محبت اور دنیاوی عیش و عشرت بھی ایمان قبول کرنے سے مانع تھی۔ (۲۲-۲۳ نمبر ۳۲)

پھر نہایت محبت بھرے انداز میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔ (۲۴-۲۵ نمبر ۳۳)

رکوع کے آخر میں خود ان کافروں کی تسلیم کردہ دلیل کو بیان کیا گیا کہ یہ تو خود تم لوگ بھی تسلیم کرتے ہو کہ مشکل کے وقت تم لوگ اللہ ہی کو پکارتے ہو، اس لئے یہ بھی مان لو کہ کائنات کا مدبر اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲۶-۲۷ نمبر ۳۴)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

#### پہلے اصلاح پھر عذاب

یہاں اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم یا فرد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے، مثلاً فقر، مرض اور خوف وغیرہ، تاکہ ان حالات کو دیکھ کر بندہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، مگر جب ان تمام حالات کو وہ امتحان نہیں سمجھتا اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ خوب مال کی فراوانی کر دیتا ہے، مگر پھر بھی یہ شکر نہیں کرتا اور اللہ کی طرف نہیں پلٹتا، تو پھر اچانک ایسی زبردست پکڑ آتی ہے، جس سے نکلنے کی کوئی تخیل نظر نہیں آتی، ہر آدمی پر یہ حال آتا ہے، اس لئے عبرت حاصل کریں۔ (۲۷ نمبر ۴۷-۴۸)

### مشرکین کے سوالات کا مسکت جواب

اس کے بعد مشرکوں کے تین سوالوں (اگر یہ سچا رسول ہے تو ساتھ کوئی خط (صحیفہ وغیرہ)، یا فرشتہ کیوں نہیں آیا، یا پھر یہ بشر کیوں ہے؟) کا بہترین جواب دیا گیا ہے کہ ہم رسولوں کو اس لئے مبعوث نہیں کرتے کہ وہ لوگوں کے لئے ان کی فرمائش کے مطابق معجزات ظاہر کرتے رہیں، وہ سب غیر مختار (ان کے پاس اختیارات نہیں) ہیں۔ (۲۷ نمبر ۴۸)

### مزید سوالات اور ان کے جوابات

اس کے بعد مزید تین سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں:

(۱) اگر یہ سچا رسول ہوتا، تو کچھ سونے کے کنگھن استعمال کرتا

(۲) یا پھر غیب کا علم رکھتا

(۳) یا پھر نہ کھاتا، نہ پیتا۔

جواب دیا گیا کہ نہ تو میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ مجھے غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں کوئی

فرشتہ ہوں، جو نہ کھاسکوں اور نہ پیسکوں۔ (۲۷ نمبر ۵۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں دو باتوں کا تذکرہ ہے:

### اہل ایمان کی تربیت کا حکم

(۱) حکم دیا گیا ہے کہ مکرمین حق سے اعراض کیا جائے اور جن کے دلوں میں خوف خدا ہے اور وہ حشر نشتر

پر بھی یقین رکھتے ہیں، آپ ان کی طرف رجوع کریں اور انہیں گناہوں سے بچنے کی ترغیب دیں اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان سے توبہ کرائیں، اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ (۲۷ ص ۵۴-۵۳)

## انبیاء علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ

(۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ توحید والے ہیں۔

ان باتوں کا حاصل یہ ہے کہ بعض مرداروں نے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کی بات سننا تو چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس یہ غریب اور نیچے درجے کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے، اس پر یہ آیت اتری کہ خدا کے طالب اگر چہ غریب ہیں، مگر ہم انہی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ (۲۷ ص ۵۲)

## عقیدہ اہل سنت والجماعت

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں، بندہ جتنی نیکی کرے، مگر جنت میں داخل کرنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، جبکہ معتزلہ (ایک گمراہ فرقہ) کہتے ہیں کہ واجب ہے اہل سنت والجماعت ایسے الفاظ ”کتاب ربکم علی نفسه الرحمة“ کہ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو واجب کر دیا اس لفظ کا معنی ”**تفضل**“ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، کے ساتھ کرتے ہیں۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان ہے:

(۱) کافروں سے بازگاہ (۲۷ ص ۵۶)

(۲) مختار کل ہونے کی نفی، یعنی عذاب دینا انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ میں نہیں۔

(۳) اثبات الغیب لذاتہ، یعنی غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ایک نکتہ

مفتاح، مفتاح کی جمع ہے اور مفتاح، مفتاح کی جمع ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب خزانے کی چابی



ہی اللہ کے پاس ہے، تو پھر بھلا خزانے تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (آیت نمبر ۵۹)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

#### اتمام حجت کا بیان

یہاں اس بات کا ذکر ہے کہ اسلام پر اعتراض کرنے والوں ہر اتمام حجت (یعنی حجت اور دلیل کو پورا کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کو دین اسلام کی طرف دعوت دی جائے، تاکہ کل قیامت کو یہ بہانہ نہ کر سکیں کہ ہمیں تو اسلام کی دعوت ہی نہیں دی گئی) کیا جائے، کیونکہ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ (آیت نمبر ۶۰-۷۰)

#### عذاب دنیا کی مختلف صورتیں

آیت نمبر ۶۴ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت پر عذاب کی یہی صورت ہوتی ہے کہ جب لوگ اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے لگیں، تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں آتا ہے:

(۱) اوپر سے عذاب آتا ہے اس مراد وقت پر بارشوں کا نہ ہونا یا شدید ہونا ہے اور بعض مفسرین نے یہ مراد لیا کہ اوپر سے عذاب سے مراد حکمرانوں کا ظلم ہے۔

(۲) اور نیچے سے عذاب زلزلوں کی صورت میں آتا ہے، یہ بھی مراد ہے کہ ماتحت لوگ خیانت کرنے والے بن جاتے ہیں۔

(۳) آپس میں دست و گریباں ہو جاتے ہیں، قتل و غارت شروع ہو جاتی ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

اس رکوع میں مسلمانوں کے جذبہ ایمانی، تلاش حق اور اسلام کو عام کرنے کی تمناؤں کا تذکرہ ہے، اس میں حضرت امیر المومنینؓ کا بھی تذکرہ ہے کہ انہوں نے کس جذبہ ایمانی کے ساتھ لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور ستاروں، چاند اور سورج کے معبود ہونے کی نفی پر دلائل قائم کئے، مثلاً: فرمایا:

میری قوم! فرض کرو، یہ چاند یا سورج یا ستارے میں سے کوئی میرا معبود ہو، لیکن جب یہ چھپ جائیں تو پھر میں کس کو پکاروں گا؟ یہ سب کے سب زوال پذیر ہیں تو پھر میں اسی اللہ کو ہی معبود بناؤں گا، جو ان سب کا اور زمین و آسمان کا خالق ہے۔ (۲۷ نمبر ۷۱-۸۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں ۱۸ انبیاء کے نام لے کر اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام کا ضمنی اور اجمال طور پر تذکرہ کیا گیا ہے، جنہوں نے دلائل کے ذریعے اپنی اپنی قوموں کو سمجھایا۔ (۲۷ نمبر ۸۲-۸۷)

شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے

اور پھر یہ اصول بتایا گیا کہ نیکیاں جس قدر بھی ہوں، اگر ان کے ساتھ شرک کی ذرا سی بھی آمیزش ہوگی تو سارے اعمال حبط اور ضائع ہو جائیں گے۔ (۲۷ نمبر ۸۸)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

#### ایک اشکال اور اس کا جواب

اہل کتاب کا یہ اشکال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی شے نازل نہیں کی اور چونکہ آپ بھی بشر اور انسان ہیں، اس لئے آپ نبی نہیں ہو سکتے؟ جواب یہ دیا گیا کہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بشر نہیں تھے اور کیا ان پر تو رات کو نازل نہیں کیا گیا؟ تم خود بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بشر تھے اور ان پر تو رات کو نازل کیا گیا تو پھر یہاں آ کر تم کیوں بٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہو؟ (۲۷ نمبر ۹۰)

قرآن کریم پر ایمان لانے کی ترغیب

اس کے بعد قرآن کریم کی صفات ذکر کی گئی کہ یہ کتاب بڑی بامد کتاب ہے اور سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پھر اس کتاب پر ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۳)

#### قرآن پر ایمان نہ لانے پر وعید

اور آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وحی الہی کا انکار کرنا، یا اپنی طرف اس کی نسبت کرنا یہ سب

مراسر ظلم، خود کو ہلاکت اور بربادی میں ڈالتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۴)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

**اللہ کو پچا نوا اور شرک مت کرو**

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی قدرت کاملہ کی طرف اپنی نشانیوں کو بیان کر کے متوجہ کیا ہے، تاکہ اللہ کے بندے ادھر ادھر نہ بھٹکیں اور اس کے ہو کر رہیں، ان نشانیوں سے اسے پچائیں اور اس پاک ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں۔ (۲۷ نمبر ۹۶-۱۰۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

**صفات باری تعالیٰ اور عقیدہ توحید**

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمال، اللہ کے علم، اللہ کے ادراک و لطافت اور اللہ کی قدرت کاملہ کو بیان ہے، تاکہ عقیدہ توحید دلوں میں راسخ ہو جائے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۱-۱۰۳)

**معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے ممانعت**

دوسرے نمبر پر شامت معبودان باطلہ، یعنی ان کے معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، کیونکہ اگر تم ان کے معبودان باطلہ کو گالی دو گے، تو وہ لوگ بھی بے ادبی اور جہالت میں اللہ کو گالی دیں گے، لہذا دیگر غیر مسلم اقوام کے مذہبی پیشواؤں کو برا نہیں کہنا چاہیے، خواہ وہ کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں، تاکہ کافر ضد میں آکر اللہ اور اس کے رسول کی توہین نہ کریں۔ (۲۷ نمبر ۱۰۸)

**ایمان قبول نہ کرنے کی وجہ اور مہر جباریت**

اور آخر میں یہ بتایا گیا یہ لوگ ایسے بد بخت ہیں کہ اگر معجزات دیکھ بھی لیں، تب بھی ایمان نہ لائیں، کیونکہ اول مرتبہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۹)

## آٹھواں پارہ

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

من مانی نشانوں کا مطالبہ کرنا شیطانی دوسرہ ہے

یہاں ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ آیات مقررہ (من مانی نشانوں) کا مطالبہ شیطانی دوسرہ ہے، لہذا آپ اپنے ایمان پر قائم رہیں، کیونکہ یہ لوگ ایمان نہ لانے کے باوجود بلاوجہ فرمائش کرتے ہیں۔ (۲۷۷-۱۱۱)

یہاں تک سورت کا ایک حصہ مکمل ہوا، جس میں شرک فی التقرف (شرک فی التقرف سے مراد کائنات میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور تغیرات میں غیر اللہ کو متصرف جاننا) کا بیان تھا اور اب سورت کے دوسرے حصے کی ابتداء ہے، جس میں مقصود شرک فعلی (شرک فعلی سے مراد غیر اللہ کے نام کی مذرونیاز ماننا) پر در کرنا ہوگا۔

یہاں تک بیان کردہ دلائل کا حاصل یہ تھا کہ مدبر کائنات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب مدبر کائنات اللہ تعالیٰ ہے، تو پھر اس کی حلال کردہ کو حرام اور حرام کردہ کو حلال نہ جانو اور چونکہ عبادت کا مستحق وہی اللہ ہے اور یہ بھی عبادت کا ایک حصہ ہے، اس لئے شرک فعلی کا ارتکاب کر کے اس کی عبادت سے روگردانی مت کرو۔ (۲۷۷-۱۱۸)

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

گذشتہ رکوع میں شیطان جن کے مکرو فریب کا تذکرہ تھا، اب شیطان انس (انسان) کے مکرو فریب کا بیان ہے۔

### مؤمن اور کافر کی مثال

اس رکوع میں مؤمن اور کافر کی مثال دی گئی کہ مؤمن ہدایت پر چل کر ایسا ہے جیسا کہ اس کے پاس چراغ ہے، اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلتا ہے اور کافر اندھیرے میں پڑا ہوا ہے۔ (۲۷۷-۱۲۲)

## دین داری میں رکاوٹ کا سبب

سرمایہ دار اور عہدے دار لوگ ہمیشہ دین میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، چونکہ دین کی وجہ سے ان کی دنیاوی چودھراہٹ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگ ہمیشہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۲۳-۱۲۴)

اسلام کے لئے کشادہ سینہ

اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت سے نوازتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے حدیث میں ایسے دل کی تین علامات بیان کی گئی:

- (۱) ”الانابة الى دار الخلود“ یعنی آخرت کی طرف رغبت اختیار کرنا،
- (۲) ”والتجافى عن دار الغرور“ دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جائے،
- (۳) ”والاستعداد للموت قبل وود الموت“ موت سے قبل موت کی تیاری کرنا۔ (آیت نمبر ۱۲۵-۱۲۹)

## اہل مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ

مکہ والوں نے مشورہ کیا کہ مسلمانوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے، لہذا ان سے مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے، چنانچہ اہل مکہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب دونوں خاندانوں کے ساتھ تمام تر روابط اور تعلقات ختم کر دیئے، نہ ان سے مناکحت (شادی بیاہ) کرتے اور نہ ہی خرید و فروخت، یا کوئی اور معاملہ کرتے اور پھر اسی پر بس نہیں، بلکہ مسلمانوں کو شعبہ اہل طالب میں محصور کر دیا اور ان پر کھانے پینے کی اشیاء بھی بند کر دیں۔ (آیت نمبر ۱۲۳-۱۲۹)

## خلاصہ رکوع نمبر ۳

### مشرکین کے شرکیہ اعمال اور ان میں رائج ایک نہایت قبیح رسم

اس رکوع میں مشرکین کے شرکیہ اعمال کا بیان ہے، جیسے ان لوگوں کا غیر اللہ کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینا، ان سے نفع حاصل نہ کرنا، جانوروں کو ذبح کرنا، حتیٰ کہ ان لوگوں میں ایک بری رسم یہ بھی تھی کہ جس کے دس بیٹے ہو جاتے، تو ان میں سے ایک کو اپنے معبودوں کے نام پر ذبح کر لیتے

اور اگر کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہو جاتی ہو اس کو زندہ درگور کرتے، تاکہ کوئی داماد نہ بنے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۰-۱۳۰)

بعثت رسول کی اہمیت کا بھی ذکر کیا گیا، تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی امت کو بغیر بعثت رسول کے ہلاک کر دیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۰-۱۳۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

#### حلال و حرام کے مالک کے ساتھ شرک مت کرو

اس رکوع میں شرک فعلی کے رد میں دلائل عقلیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہی ہے جس نے ان باغوں، درختوں، پھلوں، پھولوں اور ان چوپایوں کو پیدا کیا، پھر ان چوپایوں کو تمہارے لئے حلال قرار دیا، پھر بھلا تم اس کی حلال کردہ چیزوں کو خود پر حرام کر کے شرک کیوں کرتے ہو؟ (۲۷ نمبر ۱۳۱-۱۳۱)

اور پھر ان مشرکوں سے دلیل کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم اس شرک میں سچے ہو، تو پھر دلیل لاؤ، جس کی بنیاد پر تم یہ سب کچھ کرتے ہو۔ (۲۷ نمبر ۱۳۲-۱۳۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

#### مشرکین کی تحریمات خود ساختہ ہیں

اس رکوع میں مشرکین سے یہ کہا گیا ہے کہ ہماری تحریمات منقولی (یعنی جن چیزوں کو ہم حلال یا حرام کہتے ہیں، تو وہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے، بلکہ وہ چہرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حلال یا حرام کردہ ہیں اور شریعت میں ان کا بیان بھی موجود ہے) ہیں، اور تمہاری تحریمات منقول نہیں، بلکہ تمہاری خود ساختہ ہیں، ہم جن چیزوں کو حلال، یا حرام قرار دے رہے ہیں، ان کا بیان شریعت میں موجود ہے اور ہم اس کی علت بھی بیان کرتے ہیں، مگر تمہارا حال ایسا نہیں، لہذا صرف انہی تحریمات کا اعتبار ہوگا، جن کا بیان شریعت اسلامیہ میں موجود ہوگا، مثلاً مردار، بہتا خون، خنزیر اپنے تمام اجزاء کے ساتھ اور اسی طرح غیر اللہ کے نام نامزد کیا ہوا مال اور جانور حرام ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳-۱۳۳)

## اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور عزیز بھی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور صفت جلال دونوں کا تذکرہ ہے کہ اگر اللہ رحیم ہے اور عذاب دینے میں کسی حکمت کی وجہ سے ناخیر کر رہا ہے، تو اس بات سے غافل مت رہو کہ وہ عزیز بھی ہے اور کسی بھی وقت عذاب دے سکتا ہے۔ (۲۷ ص ۱۲۷)

## مشرکین کے ایک اعتراض کے تین مسکت جوابات

پھر ان مشرکوں کے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا ہے، ان کا اعتراض تھا کہ اگر اللہ کی مشیت (مرضی) نہ ہوتی، تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد شرک نہ کرتے اور نہ ہی چیزوں کو حرام کرنے کے مرتکب بنتے۔

(۱) جواب یہ دیا گیا کہ تم اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہو، اگر اللہ کی مشیت اسی میں ہوتی، تو اللہ تعالیٰ تمہاری ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث ہی کیوں فرماتا؟ انبیاء اور رسل تو تمہاری طرف تمہاری رشد اور رہنمائی کے لئے فرمائے گئے تھے۔

(۲) دوسرا جواب یہ دیا کہ زبانی دعوے مت کرو، اگر کوئی عقلی، یا نقلی دلیل ہے تو پیش کرو۔

(۳) مشیت میں رضا کا ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ اگر مشیت میں رضا مندی بھی ہوتی، تو ان مشرکوں کے آباؤ اجداد کی بیخ کنی نہ ہوتی۔

## اللہ کی مشیت اصل ہے

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ ہوتا ہے تو کام ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ بندے کی مشیت اور ارادہ بھی ضروری ہے، جیسا کہ آپ نے سوچا کہ آج فلاں جگہ جاتا ہے، آپ سے کسی نے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے، آپ نے بتا دیا، اب اس سائل کا بھی جانے کا ارادہ ہے، مگر آپ کے ارادے کے تابع ہے، جو آپ کے دل میں ہے، وہی اس کے دل میں بھی ہے، مگر وہ بھی اپنے ارادے میں مجبور نہیں، اسی طرح بندے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے، بندہ اللہ کے ارادے کے ساتھ مجبور نہیں، بلکہ بااختیار ہے، لیکن جب سرکشی کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ جو فیصلہ کرے گا، اس میں مجبور ہو جائے گا۔ (۲۷ ص ۱۲۸-۱۲۹)

## خلاصہ رکوع نمبر ۶

### نبی اکرم ﷺ کی وصیت

اس رکوع میں ان دس بنیادی نصیحتوں کو ذکر فرمایا جو تمام شریعتوں میں زیر عمل رہیں اور ہر نبی نے امت کو ان باتوں کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مہر شدہ وصیت پر عمل کرے، تو اسے چاہیے کہ ان دس باتوں کو پڑھ لے:

(۱) شرک نہ کرو۔

(۲) والدین کے حسن سلوک کرو۔

(۳) اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل مت کرو، کیونکہ ہم تمہیں بھی کھلائیں گے اور تمہاری اولاد کو بھی۔

(اس اعتبار سے موجودہ زمانے کی منصوبہ بندی بھی اس میں داخل ہے۔)

(۴) بے حیائی، یعنی زنا اور اس کے تمام اسباب کے قریب بھی مت جانا۔

(۵) کسی کو ناحق قتل مت کرنا۔

(۶) یتیم کے مال کو دبانے کی کوشش مت کرنا، بلکہ اس کے بالغ ہونے تک اس کے مال کی حفاظت کرنا۔

(۷) تاپ تول میں انصاف سے کام لینا۔

(۸) سچ بات کہنا، اگرچہ وہ قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(۹) میرے دین کی اتباع کرنا۔

(۱۰) اختلاف اور امتیاز میں نہیں پڑنا، ورنہ حق سے بھٹک جاؤ گے۔ (امت نمبر ۱۵۸: ۱۵۹)

### ائمہ اربعہ کا اختلاف باعشر رحمت ہے

کچھ لوگ آیت نمبر ۵۳ سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں مختلف راستوں کو اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہی بات ان چار مسلکوں میں بھی ہے، کوئی خفی ہے، تو کوئی شافعی، کوئی حنبلی ہے، تو کوئی مالکی، لہذا یہ راستے صحیح نہیں۔



اس کا جواب یہ ہے کہ اصول دین (عقائد) میں اگر کوئی غلطی کرے گا تو وہ اہل حق سے نکل جاتا ہے، لیکن وہ مسائل جو اصول دین کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، بلکہ ان مسائل میں صحابہ کے اعمال بھی مختلف ہیں، اگر ایسے مسائل میں اختلاف ہو تو یہ اختلاف باعثِ رحمت ہے، باعثِ تفرقہ نہیں۔

ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام شافعی رحمہم اللہ) کے مابین اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے، یعنی ان حضرات کا اختلاف اصول دین اور عقائد میں نہیں، بلکہ فروعی مسائل میں ہے، جو کہ باعثِ رحمت ہے، جیسے کہ آپ ﷺ نے بنی قریظہ کی طرف لشکر کو روانہ کیا اور ہدایت فرمائی کہ عصر کی نماز وہاں پڑھنی ہے، چنانچہ لشکر روانہ ہوا، اور ابھی بنو قریظہ پہنچنے میں فاصلہ باقی تھا کہ نماز عصر کا وقت ختم ہونے لگا، اس پر اصحاب رسول ﷺ میں دورائے ہو گئیں، بعض کی رائے یہ ہوئی کہ چونکہ آپ ﷺ کا مقصد جلدی پہنچنا تھا، یہ مقصد نہیں تھا کہ نماز قضا کی جائے، اس لئے پہلے نماز پڑھ لینی چاہیے اور دوسرے حضرات نے رائے یہ دی کہ نہیں، نماز بنو قریظہ ہی میں پڑھنی ہے، کیونکہ یہی آپ ﷺ کا حکم ہے، چنانچہ بعض نے بنو قریظہ پہنچ کر نماز قضا کی اور بعض نے وہیں نماز ادا کر لی اور پھر جب آپ ﷺ سے پورا قصہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی کی بھی تردید نہیں فرمائی، بلکہ دونوں کو درست قرار دیا۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اصول سے ہٹ کر فروع میں شریعت نے وسعت رکھی ہے اور یہ وسعت باعثِ رحمت ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

ابتداء میں قرآن کریم کی طرف ترغیب دیتے ہوئے تمہید قائم کی گئی ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ بڑی بامکت کتاب ہے، لہذا اس کی اتباع کرو اور ساتھ ساتھ ضرورت کتاب کو بیان کیا گیا کہ تم بھی اس کتاب کے ذریعہ ملتِ امرا جمی کو اپناتے ہوئے سبقت لے جا سکتے ہو۔ (۲۷۱-۱۵۵)

پھر اصولی مسائل میں اختلاف کرنے والوں کے لئے زجر اور تحویف اخروی کا بیان ہے۔

وہ کرو جو آخرت میں کام آئے

اس رکوع کی آخری آیت سے یہ درس ملتا ہے کہ دنیا میں جتنی وجاہت ہے، وہ صرف ایک امتحان ہے، اصل وجاہت آخرت میں ہے، اس لئے وہ کام کرو، جو آخرت میں کام آئے۔ (آیت نمبر ۱۶)

## سورہ اعراف

ما قبل سے ربط

ما قبل کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورہ بقرہ میں روئے سخن یہود تھے، ال عمران میں نصاریٰ تھے، پھر سورہ نساء اور مائدہ میں روئے سخن تمام عرب کی طرف رہا، اس کے بعد انعام میں روئے سخن مجوس اور باقی دنیا کے کافر تھے اور اب اعراف میں روئے سخن تمام اقوام عالم ہیں۔

## خلاصہ سورت

سورہ اعراف کے حصے

اس سورت کے تین حصے ہیں:

- (۱) پہلا حصہ رکوع نمبر ۲۰ تک ہے۔
- (۲) دوسرا حصہ رکوع نمبر ۲۱ سے رکوع نمبر ۲۲ تک ہے۔
- (۳) تیسرا حصہ رکوع نمبر ۲۳ سے سورت کے آخر تک ہے۔

سورہ اعراف کے مضامین

اور تین مضامین ہیں:

- (۱) پیغام حق پہنچانے میں مصائب آئیں گے، مگر سب سے کٹ کر اللہ کے پیغام کو پہنچانا ہے۔
- (۲) شرک فعلی (غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننا) پر رد ہے اور حکم ہے کہ حلال و حرام میں اللہ تعالیٰ کے قوانین پر عمل کرو۔
- (۳) عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں دو مضمونوں کو ذکر کیا گیا ہے:

مصائب و مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنا

۱۔ اللہ کا پیغام پہنچانے میں مصائب اور مشکلات آئیں گی، مگر آپ دل تنگ مت کرنا، بلکہ بہادری کے ساتھ اللہ کے پیغام کو پہنچانا۔ (۲۷۱ نمبر)

اللہ کے نازل کردہ احکامات کی مکمل پیروی کرو

۲۔ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کی کامل اتباع کرو اور خود ساختہ تحریم کے پیچھے نہ پڑو۔ (۲۷۲ نمبر)

اور پھر تحویفات کو ذکر کیا گیا ہے کہ اگر مان سکو تو ٹھیک ورنہ عذاب آئے گا اور اس کے بعد امم سابقہ (گذشتہ امتوں) کے احوال ذکر کئے۔ (۲۷۳ نمبر)

## خلاصہ رکوع نمبر ۹

غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کرنا خدائی تعلیمات سے روگردانی ہے

اس رکوع میں دوسرے مضمون کی تمہید ہے کہ چیزوں کو غیر اللہ کے لئے حرام نہ کرو، کیونکہ تمہارا خالق، تمہارا تربیت کرنے والا اور معبود تو اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے، اس لئے غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کر کے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے روگردانی اختیار نہ کرو، اس کے بعد حضرت آدم (علیہ السلام) کے قصے کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ (۲۷۴ نمبر)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

شیطان کا قریش کو برہنہ طواف کرنے پر اکسانا

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ قریش کو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ ننگے ہو کر طواف کیا کرو، ان گناہ والے کپڑوں میں بیت اللہ نہ جایا کرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس اچھی چیز ہے، اس کو استعمال کرو، اسے حرام نہ ٹھراؤ، اس ابلیس ملعون نے جنت میں تمہارے والد اور والدہ حضرت آدم اور

حضرت حوا علیہا السلام سے کپڑے اتروانے چاہے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خاص فضل فرمایا، اور اب یہ شیطان بے حیائی کے کام کروا کر تمہارے کپڑے اتروا رہا ہے۔ (۲۰ نمبر ۳۱)

## لباس ایک نعمت ہے

نیز اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لباس جیسی عظیم نعمت کو ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ روز ازل سے شیطان تمہیں لباس اتروا کر بے حیاء بنانا چاہتا ہے، لہذا اس شیطان کے فریب سے بچنا، اور بتایا کہ جب نمازوں میں آؤ تو اچھا لباس زیب تن کر کے آیا کرو۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

### محرمات سے مکمل اجتناب کا حکم

سب سے پہلے تحریمات غیر اللہ (غیر اللہ کے لئے حرام کردہ اشیاء) سے اجتناب کا حکم دیا۔

(۲۰ نمبر ۳۲)

اس کے بعد اس بات کا حکم دیا کہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کے قریب بھی مت جانا، یعنی حرام کام

کا ارتکاب کرنا تو دور کی بات، حرام کے قریب بھی مت جانا۔ (۲۰ نمبر ۳۳)

### جہنمیوں کا ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا

اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی حالت زار کا ذکر کیا کہ بروز قیامت جب جہنم میں داخل کیے جائیں گے تو گمراہ لوگ اپنے گمراہ کرنے والوں پر لعنت کریں گے کہ تمہاری وجہ سے ہم جہنم میں آئے ہیں اور ان کے لئے دو گنا عذاب طلب کریں گے، دونوں فریق سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ (۲۰ نمبر ۳۸)

### رزق درحقیقت مؤمنین کے لئے ہے

نیز رکوع کی پہلی آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رزق خالص مؤمنوں کے لئے ہے۔ اس

کا مطلب یہ ہے کہ یہ رزق درحقیقت ہے تو مؤمنوں ہی کے لئے، مگر تبعاً کافروں کے لئے بھی

ہے، اگرچہ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فائدہ کا فراٹھا رہا ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں، بلکہ اس کا ٹکس (الٹ) ہے، کیونکہ مومن دنیا میں پھل دیکھ کر یہ سوچتا ہے کہ یہ تو عارضی ہے، اصل ثمرہ تو آخرت میں ملے گا، اور پھر اس کے لئے تیاری کرتا ہے، جبکہ کافر آگے کی نہیں سوچتا، وہ صرف دنیا میں کھانے کی سوچتا ہے اور یہیں کھاتا ہے، اس لئے اسے آخرت میں پانی کا ایک قطرہ تک نصیب نہ ہوگا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ**

کہ جب کافروں کو آخرت کا عذاب چکھایا جائے گا، تو اس وقت یہ کافر کہیں گے کہ ”ہم پتھر ڈرا پانی بہاؤ“، تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل فائدہ مومن اٹھاتا ہے، کیونکہ اصل آخرت ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں تین قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے:

#### بے ایمان لوگ

(۱) ایک وہ جو آیات کو جھٹلاتے رہے اور انہوں نے تکبر کیا، وہ عذاب دوزخ کے مستحق ٹھہریں گے۔

(آیت نمبر ۴۰، ۴۱)

#### اہل ایمان

(۲) دوسرے وہ جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیک عمل کرتے رہے، وہ اللہ کے فضل سے جنت میں

پہنچیں گے۔ (آیت نمبر ۴۲)

#### اعراف والے

۳۔ تیسرے وہ جو اہل ایمان سے تو ہوں گے، لیکن ان کے نیک اور بد اعمال بالکل مساوی ہوں گے، یہ

لوگ جنت اور جہنم کے درمیان اعراف نامی ایک جگہ میں ہوں گے۔ وہ اہل جنت کو ان کے نورانی

چہروں اور اہل دوزخ کو ان کی سیاہی سے پہچانیں گے، جب اہل جنت کو دیکھیں گے، تو سلامتی بھیجیں

گے اور جب اہل دوزخ کو دیکھیں گے، تو اللہ کی پناہ مانگیں گے۔ (آیت نمبر ۴۶، ۴۷)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اصحاب اعراف اور اہل جہنم کے مابین مکالمہ

اس رکوع میں سب سے پہلے اصحاب اعراف اور جہنمیوں کے مابین ہونے والے مکالمے کو ذکر کیا ہے اور پھر اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان مکالمے کو بیان فرمایا۔ (آیت نمبر ۳۸-۵۱)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

کائنات کی تخلیق کا بیان

اس رکوع میں نہایت حکیمانہ انداز میں تخلیق کائنات کا ذکر ہے، معاد (عالم آخرت) سے مبدأ (عالم دنیا) کی طرف ذہن منتقل کیا جا رہا ہے، تاکہ انسان اللہ کے اس کارخانہ قدرت کو بنظر غائر دیکھے اور اسی زندگی میں اپنے رب کی یاد سے دل کو منور کرے اور اس کی عطا کردہ نعمتوں سے سرفراز ہو اور شکرگزار بندہ بنے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۵-۱۷

اہم سابقہ کا تذکرہ

رکوع نمبر ۸ میں حضرت نوح علیہ السلام کے قصے کا ذکر ہے، رکوع نمبر ۹ میں حضرت ہود علیہ السلام اور رکوع نمبر ۱۰ میں حضرت صالح علیہ السلام کے قصے کا ذکر ہے اور تینوں قصوں کا تعلق تیسرے مضمون کے ساتھ ہے، یعنی عالم الغیب اور مدبر کائنات وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، پھر رکوع نمبر ۱۰ کے آخر میں حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے، جس کا تعلق دوسرے مضمون کے ساتھ ہے کہ ان کی قوم اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتی تھی۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

قوم شعیب علیہ السلام کے جرائم اور انجام بد

اس رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے اور اس کا تعلق دوسرے اور تیسرے

دونوں مضمونوں کے ساتھ ہے، کیونکہ ان کی قوم نے حرام کو حلال کر رکھا تھا اور تاپ تول میں بھی کمی کیا کرتے تھے، اسی طرح ملاوٹ بھی کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو معبودِ برحق بھی نہیں مانتے تھے، حضرت شعیب ؑ کی پر خلوص تبلیغ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا، ان کے دل ذرا بھی نہ پیچھے، بلکہ اور دھمکیاں دینے لگے، جس کے نتیجے میں بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان عذاب کو نازل کر دیا۔ (امت ۸۵-۹۳)

## نواں پارہ

### خلاصہ رکوع نمبر ۱

کیا نعمتوں کا ملنا بھی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جرم کی حالت میں نعمتوں کا میسر ہونا، یا مشقت میں مبتلا ہونا دونوں ہی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں، کیونکہ بسا اوقات انسان پر اس کے گناہوں کی وجہ سے تکالیف آتی ہیں، تاکہ وہ ان گناہوں کو ترک کر دے، لیکن اگر اس کے باوجود وہ گناہوں کو ترک نہ کرے اور باز نہ آئے تو پھر فراخی اور کشادگی آتی ہے، تاکہ یہ شخص اپنی سرکشی میں اور بڑھ جائے اور کل بروز قیامت اس کے پاس جان کی خلاصی کے لئے کوئی عذر نہ رہے۔

### اس سلسلے میں اہل مکہ کا گمان

اہل مکہ کا حال یہ تھا کہ وہ اچھے اور برے حالات دونوں میں زمانے کے تغیر (تبدیل ہونے) کو معتبر سمجھتے تھے کہ یہ حالات کا تغیر (بدلنا) زمانے کے تغیر سے ہے، انسان کے اعمال کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ لوگ کفر اور شرک جیسے کبیرہ گناہ کر کے اس بات سے مطمئن نہ ہوں کہ ان پر اللہ کا عذاب نہیں اترے گا۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۲

مہر جباریت کے ثبوت کئے جانے کا بیان

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ اب ان کافروں کے ہدایت یافتہ نہ ہونے کی وجہ ان کے دلوں پر شعائر اللہ کی توہین اور ان کا مذاق اڑانے کے سبب مہر جباریت (مہر جباریت کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے دل سیاہ ہو چکے ہیں، ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر ثبوت فرمادئی ہے اور اب یہ ہدایت کے قابل نہیں رہے) کا لگ جانا ہے، کیونکہ ان لوگوں نے پچھلی امتوں سے عبرت حاصل نہیں کی اور نہ ہی ان کی حالت سے یہ درس لیا کہ کفر، شرک اور عناد کی وجہ سے ان پر بھی عذاب آ سکتا ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۰۰-۱۰۲)



## حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ

اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کی ابتداء ہو رہی ہے، اس قصے کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس لئے خلاصہ بھی حصوں کے اعتبار سے ہوگا۔

### پہلا حصہ

پہلے حصے کی ابتداء آیت نمبر ۱۰۳ سے ہے اور انتہاء رکوع نمبر ۱۴ کے اخیر پر ہے اور اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی اور آپ ﷺ کے ذریعے تمام دین حق کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بغیر کسی پرواہ کے ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق کو واضح کیا، لہذا آپ بھی کسی کی پرواہ کئے بغیر اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔

### امت دعوت اور امت اجابت کا بیان

نیز حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے سامنے دو امتیں تھیں:

امت دعوت: اس کے حال کا بیان آیت نمبر ۱۰۳ سے شروع ہو کر آیت نمبر ۱۳۶ پر ختم ہوتا ہے، امت دعوت سے مراد پوری قوم ہے، جس کی طرف حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو مبعوث فرمایا گیا۔

امت اجابت: امت دعوت کا حال بیان ہو جانے کے بعد امت اجابت کا حال بیان ہوگا۔ امت اجابت سے مراد قوم کے وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔

### جادو گروں کا اخلاق سے پیش آنا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا

آیت نمبر ۱۱۶ کے تحت مفسرین نے لکھا ہے کہ ان جادو گروں نے تہذیب کو مکمل طور پر سامنے رکھتے ہوئے بات کی اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے مہذبانہ الفاظ میں کہا کہ آپ پہلے اپنی لاٹھی کو ڈالیں گے یا ہم اپنی لاٹھیاں ڈالیں؟ مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جادو گروں کو تہذیب کی رعایت رکھنے کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

### سحر کی حقیقت کیا تھی؟

اس سحر کی حقیقت یہ تھی کہ لوگوں کو سانپ دکھائی تو دے رہے تھے، مگر حقیقت میں سانپ نہیں

تھے، جادو میں محض دھوکہ ہوتا ہے، جبکہ معجزہ میں چیز کی حقیقت ہی بدل جاتی ہے، پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سانپ سے سب کچھ ختم کر دیا تو میدان میں آکر بیٹھ گیا اور فرعون کو دیکھنے لگا اور پھر اسی ہاتھ (گزن) لمبا منہ کھولا، جسے دیکھ کر فرعون کا پاخانہ اور پیثاب خطا ہو گیا۔ (روح المعانی، الأعراف، ۱۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۳۷ حصہ دوم

#### دوسرا حصہ

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر فرعون کی دست درازی (۲۷۲ نمبر ۱۲۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایات کو ذکر فرمایا گیا ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے سامنے رکھیں۔ (۲۷۲ نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

قیادت سے زیادہ کارکنان کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

نیز فرعون نے کہا تھا کہ ہم ان کے بچوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے، تا کہ ان سے خدمت لے سکیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر حالات کا سامنا کارکنان کو کرنا پڑتا ہے، اتنے سخت حالات قیادت پر نہیں آتے۔

#### تیسرا حصہ

### خلاصہ رکوع نمبر ۴، ۵ حصہ سوم

#### فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کی مختلف صورتیں

تیسرے حصے میں اس بات کا بیان ہے کہ جب مسئلہ بالکل واضح ہو گیا اور اس کے باوجود یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کا ایک تسلسل جاری فرما دیا، کبھی انہیں قحط سالی اور پھلوں کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی تیز بارشوں اور آندھیوں کی صورت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑتا، اور کبھی ٹنڈیوں اور مینڈکوں کی صورت میں عذاب نازل ہوتا۔

جب یہ تسلسل حد سے تجاوز کر گیا، تو یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کرنے لگے کہ دعا کیجیے، اگر یہ عذاب ہم سے اٹل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے (۲۷۲ نمبر ۱۳۰-۱۳۳) مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور عذاب اٹل گیا تو یہ لوگ دوبارہ سرکشی پر اتر آئے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے غرق آب کر دیا اور

پھر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو اسی سرزمین کا وارث بنا دیا۔ (2تہ نمبر ۱۳۵-۱۳۷)

چوتھا حصہ

اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کے چوتھے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی سرفرازی اور قوم کے باطل مطالبوں کو بیان کیا گیا ہے۔

قوم کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے جا بلانہ سوال

قصہ مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو سمندر پار کرنا ”سینا“ پہنچے تو ان کا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا، جو اپنے بتوں کو پوجنے میں منہمک تھی، تو بنی اسرائیل کے دل میں بھی بت پرستی کی تمنا عود کر آئی اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ! جیسے ان کے بت ہیں، ایسے ہی ایک بت ہماری عبادت کے لئے بھی بنا دو۔

پہلا جواب

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب میں فرمایا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو، مجھ کو حقیقی خالق ہوتا ہے، نہ کہ مخلوق۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ دیا کہ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں، وہ طریقہ اور دین تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ دیا کہ جو کام یہ قوم کر رہی ہے، وہ بالکل غلط اور باطل ہے، اور پھر اس کے بعد قوم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلانے گئے۔ (2تہ نمبر ۱۳۸-۱۴۱)

پانچواں اور چھٹا حصہ

خلاصہ رکوع نمبر ۵، ۶، ۷ حصہ پنجم و ششم

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات کا ملنا

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک

کردے گا، تو اس کے بعد ان کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب عطا کرے گا، چنانچہ گذشتہ رکوع میں فرعون اور اس کے حواریوں کے غرق آب ہونے کا تذکرہ گزر چکا ہے، اب اس رکوع میں ایضاً عہد کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا فرماتے ہوئے ایک کتاب بصورت تورات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمادی۔ (۲۷ نمبر ۱۴۷-۱۴۸)

## قوم کا پچھڑے کی پوجا کرنا

اس کے بعد رکوع نمبر ۶ میں قوم کی کو سالہ پرستی کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کتاب لینے کے لئے کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے، تو پیچھے قوم نے کو سالہ (پچھڑا) پرستی شروع کر دی۔ (۲۷ نمبر ۱۴۹، ۱۵۰)

یہاں تک قصے کا پانچواں حصہ مکمل ہوا، جس کے بعد چھٹے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، جس میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے برہم اور غصہ ہونے کا ذکر ہے، جس کا اظہار انہوں نے قوم کے اسی کو سالہ پرستی والے عمل پر فرمایا۔ (۲۷ نمبر ۱۵۰)

## انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان تقابل کرنا درست نہیں

بعض حضرات کی طرف سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب وہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کرتے ہیں، تو ساتھ ساتھ تقابل بھی کرتے ہیں، جیسا اسی واقعہ معراج اور کوہ طور کو کے لیں، جن کو بیان کر کے تقابل کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کو معراج پر بمکلا می کا شرف حاصل ہوا، لیکن حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کوہ طور پر بمکلام ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا، یہ تقابل کرنا درست نہیں ہے۔

درحقیقت عالم معراج کے خواص اور ہیں اور اس عالم دنیا کے خواص اور ہیں، اگر آپ ﷺ اس جہاں میں ہوتے تو ہرگز نہ دیکھ سکتے اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اگر اوپر ہوتے، تو ضرور کلام فرما لیتے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت میں جب اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوگی تو سارے بے ہوش

ہو جائیں گے، جب ہوش میں آئیں گے تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھیں گے کہ وہ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر بے ہوشی طاری نہیں ہوگی یا پھر سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے، لہذا تقابل کرا کر اس واقعے کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۷

#### گوسالہ پرستی کا انجام

رکوع کی ابتداء میں اس بات کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے جانے کے بعد گوسالہ پرستی کا ارتکاب کیا، ان پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور وہ لوگ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے، البتہ جس نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی، تو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۲، ۱۵۳)

#### ساتواں حصہ

#### حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قوم میں سے ستر افراد کو کوہ طور پر لیکر جانا

اس کے بعد قصے کے ساتویں حصے کی ابتداء ہوتی ہے اور اس حصے میں اس بات کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب ملی چکی اور عمل کا وقت آچکا، تو قوم اس کے لئے تیار نہ ہوئی اور ماننے سے انکار کر دیا، جس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ستر افراد کو لے کر کوہ طور پر گئے اور انہیں کلام الہی سنوایا، لیکن وہ وہاں بھی کہنے لگے کہ ہمیں اللہ دکھاؤ، تب مانیں گے، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سے بجلی کی کڑک اور نیچے سے زلزلہ کی صورت میں عذاب کو مسلط کر دیا اور اس شرط پر اس عذاب سے نجات دی کہ جب نبی آخر الزمان کا زمانہ آئے گا تو اس کی تصدیق کریں گے اور اس کی کامل اتباع کریں گے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۴-۱۵۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں نبی کریم ﷺ کو حکم ہے کہ آپ اپنی رسالت کا اعلان کریں۔ (۲۷ نمبر ۱۵۸)

## آٹھواں حصہ

### بنی اسرائیل پر انعامات اور ان کی ناشکری

اور پھر اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کا آٹھواں حصہ شروع ہوتا ہے، جس کا حاصل قوم کی ناشکری، ہٹ دھرمی اور ان کے مظالم ہیں۔ بنی اسرائیل پر درج ذیل انعامات کئے گئے:

- (۱) انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا گیا۔
- (۲) ہر قبیلہ کے لئے پانی کی الگ گھاٹی کا بندوبست کیا۔
- (۳) ان پر من و سلویٰ کو نازل کیا۔
- (۴) چونکہ یہ لوگ گرم علاقے میں تھے، جہاں سورج کی تپش ان کے لئے باعث اذیت تھی، تو ان پر اللہ تعالیٰ نے ام (بادل) کا سایہ مقرر کر دیا۔
- (۵) انہیں حکم دیا گیا کہ شہر ”اریحا“ میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے جی چاہے، کھاؤ، پیو۔

### بنی اسرائیل سے دو مطالبے

ان انعامات کے بدلے ان لوگوں سے صرف دو مطالبے کئے گئے:

- (۱) جب بھی شہر میں داخل ہو تو ”حطۃ“، یعنی ہمیں بخش دو، کہہ کر داخل ہوا کرو۔
- (۲) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوا کرو۔

لیکن ان لوگوں نے تمام تر انعامات کی ناشکری کی، باوجودیکہ ان لوگوں کے لئے تمام پاک چیزیں حلال کر دی گئی تھیں اور ان کی زندگی کو پرسکون اور پر قیش بنا دیا تھا، مگر انہوں نے ذخیرہ اندوزی شروع کر دی، جس کے نتیجے میں طاعون کی وبا پھیل گئی، جس سے لوگ مرنے لگے، اسی طرح یہ لوگ بجائے حطۃ کہنے کے ”حنطۃ“، یعنی ہمیں گندم چاہیے، کہنے لگے اور بجائے سجدہ کرنے کے زمیں پر گھسٹ گھسٹ کر داخل ہونے لگے، الغرض جب ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی، تو اللہ نے ان پر آسمان سے عذاب کو نازل فرما دیا۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں اہل کتاب کے لئے تحفیات (آخرت کا خوف دلانا) اور نا اہل گدی نشینوں (حکمرانوں اور وزیروں) پر زجر ہے۔

### بطور عبرت حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کا ذکر

چنانچہ رکوع کی ابتداء میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ذرا اپنے زمانے کے ان یہود سے، ان یہودیوں کا قصہ تو دریافت فرمائیں، جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے واقع ہوا، شاید کہ یہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

واقعہ یہ ہوا تھا کہ یہود کو ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، مگر یہود نے اس حکم سے روگردانی (انکار) کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر بنادیا اور پھر تین دن بند رہنے کے بعد مر گئے۔ (۲۷۷ نمبر ۱۶۳-۱۶۶)

اس کے بعد دوسری تغویف کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ اگر نبی آخر الزمان پر ایمان نہیں لاؤ گے تو قیامت تک ذلیل رہو گے۔ (۲۷۷ نمبر ۱۶۷)

### نا اہل حکمرانوں اور وزیروں کا بیان

اور پھر نا اہل گدی نشینوں کا حال بیان ہوا کہ گذشتہ یہودی قوموں میں تو پھر بھی کچھ صالح لوگ ہوا کرتے تھے، مگر اب تو ایسے نا اہل اور بد بخت گدی نشین آئے ہیں کہ جس کتاب کے وارث بنے ہیں، اسی میں تحریف بھی کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں اور اس پر مزید کمینگی یہ کہ یہ لوگ پھر یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ چونکہ ہم اللہ کے محبوب بندے ہیں، اس لئے ہماری مغفرت کر دی جائے گی۔

### بنی اسرائیل کے دعوائے مغفرت کی تردید

اس پر اللہ تعالیٰ نے چار وجوہ سے رد کیا، دو وجوہ کا بیان اسی رکوع میں ہوگا اور باقی دو کا بیان آئندہ رکوع کے تحت ہوگا، پہلی دو وجوہ درج ذیل ہیں:

پہلارو

الم يؤخذ عليهم ميثاق الكتاب یعنی اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں (کہ ہم بخشے بخشائے ہیں) سچے ہوتے تو ان سے نبی آخر الزمان پر ایمان لانے کا عہد ہی کیوں لیا جاتا؟

دوسرارو

واذ نتقنا الجبل فوقهم اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو کیوں ہم ان کے سروں پر پہاڑ اٹھائے رکھتے؟

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس رکوع میں یہود کے قول باطل (ہم بخشے بخشائے ہیں) کی بقیہ وجوہ تردید اور ساتھ ایک انتباہ کا بیان ہے۔

تیسرارو

تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت پر ان سے عہد کیوں لیتا؟ یہاں عہد سے مراد ”عہد الست“ ہے، جو عالم ارواح میں تمام انسانوں سے لیا گیا اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ عہد ہر انسان سے اس کی پیدائش کے وقت لیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر شخص فطرت کے لحاظ سے مؤحد ہوتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۱)

چوتھارو

چوتھی وجہ تردید یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے قول اور دعوے میں سچے ہوتے تو ان کے پاس علم ابن باعوراکو، جس نے ان لوگوں کے کہنے اور بیوی کے اکسانے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کی تھی، یہ سزا کیوں ملتی کہ پھر اس کی زبان کتے کی طرح منہ سے باہر لگی رہی۔ (آیت نمبر ۱۷۵، ۱۷۶)

یہاں تک سورت کے دونوں حصے مکمل ہوئے، اب آگے گذشتہ مضامین کے نتیجہ کا بیان ہے، جس کا تعلق کبھی پہلے مضمون سے ہوگا، کبھی دوسرے مضمون سے اور کبھی تیسرے مضمون سے۔



## انسانوں اور جنات سب کے لئے ایک انتباہ

پھر ایک انتباہ کا بیان ہے کہ لوگ یہ بات یاد رکھیں کہ ہم نے بہت سے جن اور انس کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے، کیونکہ ان کے دل تو ہیں، مگر فکر نہیں کرتے، آنکھیں تو ہیں، مگر دیکھتے نہیں، کان تو ہیں، مگر سنتے نہیں، یہی وہ لوگ ہیں، جو جانوروں سے بھی بدتر اور غافل ہیں۔ (آیت نمبر ۱۷۹)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

عذاب کے مؤخر ہونے سے دھوکہ نہ کھاؤ

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ یہ مشرک لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلانے کے بدلے میں اترنے والے عذاب کے مؤخر ہونے سے خود کو حق پر نہ سمجھیں، کیونکہ انہیں فی الفور سزا کا نہ ملنا استدراج اور مہلت ہے اور دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ عالم الغیب اور مدبر کائنات صرف خدا کی ذات ہے۔ (آیت نمبر ۱۸۸-۱۸۹)

### قیامت سے متعلق سوال اور اس کے جوابات

نیز نبی کریم ﷺ کو خطاب ہے کہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کریں گے تو آپ انہیں درج ذیل سات طریقوں سے جواب دیں:

پہلا جواب

اس کی خبر تو صرف میرے رب کے پاس ہے، جس پر ملائکہ بھی مطلع نہیں۔

دوسرا جواب

اللہ ہی قیامت کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔

تیسرا جواب

ان سے کہو کہ قیامت آسمانوں اور زمینوں میں ایک زبردست حادثہ ہوگا جو اچانک رونما ہوگا۔

چوتھا جواب

آپ ان سے کہیں کہ قیامت کا علم میرے رب کے پاس ہے اور اس پر کوئی بھی مخلوق مطلع

نہیں، مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں مانتے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۷)

### پانچواں جواب

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تو خود اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں، پھر کیسے قیامت کا علم مجھے ہو، کیونکہ جسے غیب کا علم ہو، وہ ذاتی نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸)

### چھٹا جواب

اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو کیوں نہ میں اپنے لئے بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی بھی مضرت مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸)

### ساتواں جواب

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تو بس احکام شرعیہ بتا کر بشارت سنانے والا اور عذاب سے ڈرانے والا ہوں، مجھے قیامت کا علم نہیں۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

رکوع کی ابتداء میں شرک کی نفی کی گئی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۹-۱۹۳)

### طریقہ تبلیغ

رکوع کے وسط میں طریقہ تبلیغ کی تعلیم دی گئی ہے کہ اے مشرکین مکہ! جن کی تم پوجا کرتے ہو، وہ بے حس و بے حرکت ہیں، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہوتا یہ چاہیے کہ جب تم انہیں پکارو تو وہ تمہیں جواب دیں، جبکہ ان کا حال تو یہ ہے کہ نہ ان کے ہاتھ پاؤں ہیں، جو یہ چل پھر سکیں اور کچھ پکڑ سکیں، نہ ان کی آنکھیں ہیں، جو یہ لوگ دیکھ سکیں اور نہ ہی ان میں یہ قابلیت ہے کہ جب تم انہیں پکارو، تو تمہاری مدد کر سکیں، لہذا جب ان کے معبودوں کی یہ حالت زار ہے، تو پھر تم ان کی پوجا کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟

### آداب تلاوت اور طریقہ دعا

اور رکوع کے آخر میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے آداب اور دعا کرنے کا طریقہ تعلیم کیا گیا

ہے کہ جب بھی تلاوت قرآن پاک کی جاری ہو، تو اسے غور سے سنو اور جب بھی رب سے دعا مانگو، تو انتہائی تضرع اور خشوع و خضوع کے ساتھ مانگو۔ (آیت نمبر ۲۰۵، ۲۰۶)

ہمارے نزدیک قرآن کریم کا اعزاز و اکرام فرض ہے، قرآن کریم کے آداب میں سے ہے کہ اگر پڑھنے والا صرف ایک ہو، تو اس مجلس میں موجود باقی لوگوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت کو غور سے سنیں، اور اگر ایک ہی مجلس میں کئی سارے پڑھنے والے ہوں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، سب پڑھ سکتے ہیں، لیکن نماز ایک ایسی مجلس ہے، جس میں امام اور مقتدی کے درمیان وحدت ہوتی ہے، اگر امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے، لہذا اس مجلس کا تقاضا ہے کہ جب ایک (امام) پڑھے تو باقی (مقتدی) سنیں، کیونکہ اگر سب پڑھنے لگے، تو امام اور مقتدی کے درمیان وحدت باقی نہیں رہے گی اور پھر اس میں یہود سے بھی مشابہت ہے۔

## سورۃ انفال

ما قبل سے ربط

سورۃ بقرہ میں روئے سخن یہود تھے، ال عمران میں نصاریٰ، نساء میں اور ماندہ میں اقوام عرب، انعام میں مجوس اور اعراف میں مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کی اقوام کا ذکر تھا، اب چونکہ حجت تمام ہو چکی ہے اور تمام اقوام تک دین کی دعوت پہنچا دی گئی ہے، اس لئے اب سورۃ انفال اور سورۃ توبہ میں احکامات جہاد کا بیان ہوگا۔

دوسرا ربط یہ ہے کہ سورۃ اعراف میں یہ بتایا گیا ہے کہ دین کی اشاعت کے سبب تم پر مصائب آئیں گے، ان مصائب پر تم نے صبر کرنا ہے، جہاں مشرکین کا زور ہوگا، وہ اہل ایمان کو تنگ کریں گے، جس طرح گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو تنگ کیا، اب سورۃ انفال اور توبہ میں **قاتلوہم حتی لا یسکون فتنۃ** کا حکم نازل کیا گیا کہ اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے اور کافروں کا زور توڑنے کے لئے جہاد کرو اور ان کافروں سے چھٹکارا حاصل کرو۔

## خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ سورت کی ابتداء سے رکوع نمبر ۴ میں **نعم المولیٰ و نعم النصیر** تک ہے۔

دوسرا حصہ اس کے متصل بعد **واعلموا انما غنمتم** سے لیکر سورت کے آخر تک ہے۔

دونوں حصوں میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں:

(۱) مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرو۔

(۲) اسلامی افواج کے قوانین

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

سورۃ انفال کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعویٰ اور اور اس کی سات علتوں میں سے

تین علتوں کو ذکر کیا ہے اور درمیان میں نیک لوگوں کی صفات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

## سورت کا دعویٰ اور اس کی تین علتیں

دعویٰ یہ ہے کہ مال غنیمت جو جنگ میں حاصل ہوتا ہے، یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے

ہے، جس کی درج ذیل علتیں ہیں:

## پہلی علت

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں تمہارے گھروں سے اظہار حق کے لئے نکالا، وگرنہ تم میں کچھ

ایسے بھی تھے، جو بطور اس نکلنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (آیت نمبر ۵)

## دوسری علت

اللہ تعالیٰ ہی نے بذریعہ وحی نبی کریم ﷺ کو دوشکروں کی اطلاع کی تھی اور ان میں سے ایک

لشکر پر غلبہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ (آیت نمبر ۷)

## تیسری علت

جب تم نے اللہ سے مدد مانگی، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے تمہاری مدد و نصرت فرمائی۔ (آیت نمبر ۹، ۱۰)

## اہل ایمان کی صفات

آیت نمبر ۲، ۳ اور ۴ میں مؤمنین کی درج ذیل صفات کو ذکر کیا گیا ہے:

(۱) مؤمنین پر خوفِ الہی کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب بھی خدا کو یاد کرتے ہیں، تو ان کے دل کانپتے لگتے ہیں۔

(۲) جب بھی کلامِ اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے، اسے سن کر ان کا ایمان بڑھتا ہے۔

(۳) اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۴) نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔

(۵) اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

### دعوائے سورت کی مزید دو علتوں اور قوانین جہاد کا بیان

اس رکوع میں مزید دو علتوں اور قوانین جہاد میں سے قانونِ نمبر ۱ کو بیان کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس سورت میں ۵ قوانینِ قتال بیان کئے گئے ہیں۔

### چوتھی علت

اللہ تعالیٰ ہی نے تم پر اوگھ کو طاری کیا اور تم پر بارش برسائی، تاکہ تم ثابت قدم رہتے، اس لئے

مالِ غنیمت بھی اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور اسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق تقسیم

ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۱)

### پانچویں علت

اللہ تعالیٰ ہی نے فرشتوں کو مجاہدین کی ہمت بڑھانے کا حکم دیا تھا اور یوں اللہ تعالیٰ نے کفار

کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ ڈال دیا، لہذا جب تمام امور کو اللہ تعالیٰ نے سرانجام دیا ہے تو

پھر مالِ غنیمت بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

طریقوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۲)

## قانون نمبر ۱: میدان میں استقامت

رکوع کے آخر میں مجاہدین کو میدان جہاد میں ثابت قدمی اور استقامت دکھانے کا حکم دیا گیا ہے اور پیٹھ دکھانے سے منع کیا ہے، بلکہ پیٹھ پھیرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔

### بیان کردہ علتوں کا ثمرہ

نیز رکوع کے آخر میں دعوائے سورت کے لئے بیان کردہ پانچ علتوں کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے، ثمرہ یہ ہے کہ ان کافروں کو اگرچہ بظاہر تم نے قتل کیا ہے، مگر درحقیقت ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹھکانے لگا دیا ہے اور اللہ ہی نے ان پر تیرہ سائے ہیں، کیونکہ صرف اللہ ہی دشمن کے مکرو فریب کو کمزور اور ختم کر سکتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۸، ۱۹)

### غزوہ بدر سے قبل مدد کا نازل ہونا

نیز اس رکوع میں ان انعامات کا بیان ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں جنگ شروع ہونے سے ایک رات قبل مسلمانوں پر اتارے:

### پہلا انعام

چین اور اطمینان دینے کے لئے اونگھ کواتا را۔

### دوسرا انعام

بارش برسانی، تاکہ پاکی حاصل کریں اور نجاست دور کریں، کیونکہ بے وضو ہونے کی حالت میں ایک نحوست سی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔

### تیسرا انعام

فرشتوں کے ذریعے مجاہدین کی امداد کی اور ہمت بڑھائی۔

### چوتھا انعام

کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا۔

ان انعامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسمان بھی مجاہدین اسلام کے موافق تھا اور زمین بھی موافق

تھی، سورج بھی موافق تھا اور ہوا بھی موافق تھی، کیونکہ کمان خود اللہ فرما رہا تھا اور جب اللہ تعالیٰ ایک حکم جاری کر دیں تو ساری نگوین، ساری کائنات ساتھ ہو جاتی ہے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں بقیہ قوانین قال میں سے مزید تین قوانین کا بیان ہے۔

### قانون نمبر ۲: دل جذبہ اطاعت سے معمور ہوں

قانون نمبر ۲ میں اس بات کا بیان ہے کہ مجاہدین اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کے جذبے سے سرشار ہوں۔ (آیت نمبر ۲)

### قانون نمبر ۳: دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہو

اس قانون میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی جس موقع پر جہاد کے لئے دعوت دی جائے تو اس آواز پر فوراً لبیک کہنا ہے۔

### غسیل الملائکہ حضرت حظلہ ﷺ کی شہادت کا واقعہ

جیسا کہ حضرت حظلہ ﷺ نے اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا، ان کی نبی نبی شادی ہوئی تھی کہ اچانک جہاد کے لئے پکارا گیا، آپ نے اس آواز پر فوراً لبیک کہا، میدان میں اترے، کفار کا خوب مقابلہ کیا اور بالآخر اسی معرکہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اسی موقع پر نبی کریم ﷺ نے ان سے متعلق فرمایا تھا کہ ان کو جنت کے برتوں میں آب زمزم سے غسل دیا جا رہا ہے۔

### دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہنا کیوں ضروری ہے؟

دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہنا دو وجہ سے ضروری ہے:

(۱) جہاد نبی میں قوم کی حیات مضمر ہے۔

(۲) اگر لبیک نہیں کہو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دلوں کے درمیان حائل ہے، اگر

اللہ نے ایمان سلب کر دیا، تو کیا کرو گے؟ (آیت نمبر ۲۳)

## قانون نمبر ۴: جنگی رازوں کی حفاظت

اس قانون میں اس بات کا حکم ہے کہ ہر ایک پر جنگی راز کی حفاظت ضروری ہے۔ (۲۷ نمبر ۲)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

اس رکوع میں درج ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے۔

## قانون نمبر ۵: تقویٰ اختیار کرو

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حصولِ فرقان، یعنی فتح کے لئے تقویٰ کا ہونا از حد ضروری ہے۔

### چھٹی علت

اس کا حاصل یہ ہے کہ جب یہ مشرکین مکہ آپ کے خلاف قتل کا منصوبے بنا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو صحیح سالم مدینہ پہنچانے کا ارادہ کر لیا تھا اور اللہ ہی نے آپ کو صحیح سالم مدینہ پہنچایا، لہذا غنیمت اللہ ہی کا حق ہے۔

### ساتویں علت

اس کی تفصیل یہ ہے کہ نضر بن حارث اور ابو جہل نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اگر تیرا رسول سچا ہے تو ہم پر پتھر برسا، یا پھر کوئی اور سخت عذاب ہم پر نازل کر دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بدر کا عذاب چکھایا تو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کی بد دعا کو انجام تک پہنچایا، اس لئے غنیمت بھی اللہ کا حق ہے۔

## عمومی عذاب سے کیا چیز مانع تھی؟

عمومی عذاب سے دو چیزیں مانع تھیں:

(۱) آپ ﷺ کا موجود ہونا۔

(۲) اہل مکہ کا استغفار کرنا۔



## دسواں پارہ

### رکوع نمبر ۱

یہاں تک سورہ انفال کے پہلے دعوے اور اس کی سات علتوں کا بیان تھا اور ساتھ ساتھ جہاد کے حوالے سے پانچ قوانین کو بھی بیان کیا گیا تھا۔ اس رکوع کی ابتداء ہی میں دوسرا دعویٰ مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ (۲۷۹ نمبر ۱) اس کے بعد سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے، اس دوسرے حصے میں سابقہ دعوے کا اعادہ مع اس کی پانچ علتوں کے کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ قوانین جہاد میں سے سات قوانین کو بھی بیان کیا گیا ہے، گویا مجموعی اعتبار سے بارہ علتیں اور بارہ قوانین بیان ہوئے۔

### قانون نمبر ۶

چھٹا قانون یہ ہے کہ جہاد کا عمل قیامت تک جاری رکھنا ہے۔

### قانون نمبر ۷

ساتواں قانون یہ ہے کہ مال غنیمت کا شمس، یعنی: پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول، قیاموں، مسکینوں اور مسافروں وغیرہ کے لئے ہے اور باقی چار حصے مجاہدین کے درمیان تقسیم کئے جائیں گے۔

### دعوے سابقہ کی آٹھویں علت

آٹھویں علت یہ بیان کی گئی کہ تم لوگوں کا غزوہ بدر کے موقع پر میدان جہاد میں جمع ہو جانا کوئی اتفاقی امر نہ تھا، بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے جمع کیا تھا، لہذا مال غنیمت جو تمہیں حاصل ہوا، وہ اللہ کے لئے ہے۔ (۲۸۰ نمبر ۲)

### نویں علت

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں کفار تھوڑی تعداد میں دکھائے اور میدان جہاد میں کافروں کو مسلمان تھوڑی تعداد میں دکھائے، تاکہ خوب لڑتے، لہذا مال غنیمت اللہ کے لئے ہے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۲

### اسلامی فوج کے اصول

اس رکوع میں اسلامی فوج کے اصول آداب کو بیان کیا گیا ہے، یعنی اسلامی فوج جب کافروں سے نبرد آزما ہو تو وہ ان امور کی پابندی کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ظاہری کامیابی حاصل ہو۔

(۱) دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی اختیار کرنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہونا، یعنی: حالت جنگ میں بھی نماز جیسی اہم عبادت کا اہتمام کرنا، کسی قسم کا غرر نہ کرنا، بلکہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

(۴) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔

(۵) آپس کے اختلافات سے بچنا، ورنہ تمہارے اندر بزدلی پیدا ہو جائے گی اور دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا۔

(۶) قوت و بہادری میں ریا کاری نہ کرنا۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں گیارہویں علت کو ذکر کیا گیا ہے۔

### گیارہویں علت

جنگ بدر میں مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر بھروسہ کیا اور خوب دلجمعی کے ساتھ لڑے، جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کافروں اور دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا اور ان سے توکل کے بدلے مدد و نصرت کا وعدہ کیا اور دوسری طرف دشمن کو مختلف سزاؤں سے گزرتا پڑا، اس لئے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے یہ مال غنیمت ہوگا۔

### قانون نمبر ۱۰

قتال ان لوگوں سے ہوگا، جو معاہدے کو توڑیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ معاہدہ

توڑنے والی قوموں کو ایسی سخت سے سخت سزا دیں کہ بعد والوں کے لئے نمونہ عبرت بن جائیں اور جن قوموں سے خطرہ ہے کہ معاہدہ توڑیں گی، تو ابھی سے معاہدہ واپس کر دیں، تاکہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں اور تمہارے درمیان کوئی بھی معاہدہ باقی نہ رہے۔ (۲۷۷ نمبر ۵۸)

عہد توڑنے والی قوموں میں، بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قریظہ تھیں۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۴

اس رکوع میں قانون نمبر ۱۱ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان جنگ کے لئے آلات، اسلحہ اور سامان جس قدر مہیا اور تیار کر سکتے ہیں، وہ کریں، اسی طرح نبی کریم ﷺ سے کہا گیا ہے کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے تو اگر مناسب سمجھو تو کر لو۔ (۲۷۷ نمبر ۶۱)

### خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں نبی کریم ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے کہ آپ مسلمانوں کو قتال اور جہاد پر ابھاریے اور کبھی بھی کثرت پر بھروسہ نہ کریں، بلکہ محض اللہ تعالیٰ ذات عالی پر نظر ہو۔ (۲۷۷ نمبر ۶۵)

اس کے بعد آخر میں آخری قانون، یعنی قانون نمبر ۱۲ کو بیان کیا۔

### قانون نمبر ۱۲

اس دفعہ میں یہ بیان ہوا کہ جب تک دشمن کی قوت باقی ہے، انہیں معاف نہیں کرنا، یعنی فدیہ لے کر کبھی اسی صورت چھوڑیں، جب کفر کی کمر لوٹ جائے، جب ان کی طاقت دب جائے، پھر جو قیدی ہوں، تو آپ فدیہ لے کر چھوڑ سکتے ہیں۔ (۲۷۷ نمبر ۷۱)

### شان نزول

ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ اور ایک اور صحابیؓ کی رائے یہ تھی کہ پراہیک کو اس کے رشتہ دار کے حوالے کیا جائے اور وہ اسے قتل کر دے، تاکہ دنیا یہ جان لے کہ مسلمانوں کا آپس میں قومیت اور تعصب کا رشتہ نہیں، بلکہ اسلام کا رشتہ ہے، جبکہ دیگر

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور پھر اسی رائے پر عمل کیا گیا، مگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تھا، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل کیا، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافق تھیں۔ ان آیات کے نزول کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدمت القدس میں حاضر ہوئے، تو نبی کریم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو روٹا ہوا پایا، تو کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! اگر کوئی رونے کی بات ہے، تو مجھے بھی بتائیے، مگر تھوڑا سا میں بھی رولوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! اللہ کا عذاب کچھ اور کی ان ٹہنیوں کے پاس سے واپس ہوا ہے کہ تم نے اللہ کے دشمنوں کو کیوں چھوڑا؟ تو اجتہاد ہی غلطی تھی، جس پر پکڑ نہیں ہوئی، اگر قصد اہوتاً تو پکڑ ہوتی اور چونکہ باہمی مشاورت سے فدیہ لینا طے پایا تھا اس لئے اس فدیہ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ مرکز سے وابستہ ہوں، ان کا خیال رکھا جائے، اسی طرح مسلمانوں کو جہاد اور ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد و نصرت کا حکم دیا گیا ہے، نیز مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ جیسے یہ کافر لوگ آپس میں ایک ہیں، تمہیں بھی ایک ہونا چاہیے۔

### سورہ توبہ

ما قبل سے ربط

ما قبل سے ربط یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں ایک ہی جیسا مضمون ہے، یعنی: اس سورت میں قتال ہی کے مضمون کو مزید توسیع دی گئی ہے اور مشرکین سے براءت کا اعلان کیا گیا ہے۔

### خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ رکوع نمبر ۵ تک ہے، اس حصے میں ۶ موافق جہاد یعنی جہاد نہ کرنے کے کیا کیا عذر رہو

سکتے ہیں کافر اور دس وجوہ جہاد کا بیان ہے۔

دوسرا حصہ رکوع نمبر ۶ سے رکوع نمبر ۱۵ تک ہے، اس حصے میں قتال کی ترغیب دی گئی ہے اور مؤمنین اور منافقین کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

## بسم اللہ ذکر نہ کرنے کی وجہ اور اس کے مسائل

چونکہ سورہ انفال اور سورہ توبہ دونوں میں ایک طرح کا مضمون بیان کیا گیا ہے، بلکہ یہ سورت گزشتہ سورت کا مضامین کا تتمہ ہے، اس لئے دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ نہیں لائی گئی۔ دوسری ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس سورت کا اکثر حصہ اس وقت نازل ہوا جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لوگ حج کے لئے جا رہے تھے اور وہاں یہ سورت پڑھ کر سنائی تھی اور تمام اقوام سے براءت کا اعلان کرنا تھا تو چونکہ اس میں مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا مقصود ہے، اس لئے تسمیہ نہیں لائی گئی، کیونکہ تسمیہ صلح کے لئے ہوتی ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ سورہ توبہ میں اللہ کے غصے کا تذکرہ ہے اور بسم اللہ رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: اگر سورہ انفال ختم کرنے کے بعد سورہ توبہ شروع کریں تو بسم اللہ نہیں پڑھنی۔

مسئلہ نمبر ۲: اگر سورہ توبہ کے درمیان سے تلاوت کا آغاز کیا، یا سورہ توبہ ہی سے تلاوت کا آغاز کیا، تو بسم اللہ پڑھیں گے۔

## خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان کیا گیا ہے:

(۱) اعلان جنگ

(۲) کفار کو فوروں کے لئے مہلت

(۳) ان کافروں کا حکم جن سے ایک معین مدت تک معاہدہ تھا، حکم یہ ہے کہ جب یہ معین مدت گزر جائے گی تو پھر اس کے بعد کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ان کافروں کا حکم جن سے معاہدہ کسی مدت کی تعیین کے بغیر تھا، ایسے معاہدین کا حکم یہ بیان ہوا کہ

ان کو چار ماہ کی مہلت ہے، اس کے بعد معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ (۲۷ نمبر ۲-۴)

نیز ان آیات میں اشہر حرم سے مراد وہ مشہور اشہر حرم نہیں، یعنی: ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب مراد نہیں، کیونکہ یہ اعلان جنگ ذی الحجہ کے مہینے کے بعد ہوا تھا اور اس کے بعد یہ چار ماہ نہیں بنتے، بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے تم لوگوں کو چار ماہ غور کرنے کے لئے بطور مہلت دے رہے ہیں، اور ان چار ماہ کو ”حرم“ اس لئے کہا، کیونکہ ان میں عہد دیا گیا تھا۔

(۵) اس کے بعد یہ بتایا گیا کہ اگر کوئی اسلام سیکھنا چاہتا ہے تو اس کو سکھاؤ اور اگر کوئی اللہ کا کلام سننے کے بعد بھی ایمان نہ لائے، تو اس کو سرحد سے گزاردو۔ (۲۷ نمبر ۶)

### خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں جہاد سے متعلق رکاوٹوں کو دور کیا گیا ہے، چنانچہ قتال کرنے سے ایک رکاوٹ یہ تھی کہ مسلمانوں نے تو مشرکین سے معاہدہ کر رکھا ہے، پھر کیسے ان سے قتال جائز ہو سکتا ہے؟ جواب دیا گیا کہ جنہوں نے عہد توڑا، قتال کا حکم ان سے ہے۔ (۲۷ نمبر ۷-۱۲) نقض عہد کے بیان کے بعد جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور ان امور کو ذکر کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے مشرکین سے قتال ضروری تھا۔

### مشرکین سے قتال کے اسباب

- (۱) ان لوگوں کو عہد کو توڑا ہے۔
- (۲) اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ سے نکالا ہے۔
- (۳) خود انہوں نے عہد کو توڑنے کی ابتداء کی ہے، لہذا ان امور کے بعد ضروری ہے کہ ان لوگوں سے خوب قتال کیا جائے۔

اور پھر قتال کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے:

(۱) اللہ ان کافروں کو مؤمنوں کے ہاتھوں عذاب چکھائے گا۔

(۲) انہی کے ہاتھوں رسوا کرے گا۔

(۳) مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا کرے گا۔

(۴) اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۵-۱۳)

چونکہ اسلام امن پسندی چاہتا ہے اس لئے اگر یہ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلام اور شعائر اسلام نماز زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں تو ان سے تعرض نہ کیا جائے، بلکہ ان کو مسلمان تسلیم کر لیا جائے۔

### خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں مزید تین رکاوٹوں کو دہرایا گیا ہے:

دوسری رکاوٹ یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان لوگوں کے بھی اعمال صالحہ ہیں، کیا پھر بھی ان سے قتال ہوگا، تو جواب دیا گیا کہ ان کے اعمال صالحہ کفر کے ساتھ ہیں، اور کفر کے ساتھ اعمال صالحہ معتبر نہیں، اس لئے قتال ہوگا۔

تیسری رکاوٹ یہ تھی کہ یہ کفار مسجد حرام کی تعمیر میں حصہ لیتے رہے ہیں، کیا پھر بھی ان سے قتال ہوگا؟ جواب دیا گیا کہ یہ بات بھی قتال سے مانع نہیں بن سکتی، کیونکہ یہ لوگ ایمان نہ ہونے کے وجہ سے اہل ایمان کے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

چوتھی رکاوٹ یہ تھی کہ ان کافروں کو مسلمانوں کی تو آپس میں رشتہ داریاں بھی ہیں، جواب یہ ہے کہ جہاد کی راہ میں رشتہ داریاں رکاوٹ نہیں بن سکتیں، یعنی: جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، اگر وہ کفر کے سرغنے ہیں اور اسلام کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں تو ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ (۲۷ نمبر ۱۴-۱۳)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

#### فتح کا معیار ملت و کثرت نہیں

رکوع کی ابتداء میں مانع نمبر ۵ کو ذکر کیا گیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باوجود قلت عدد کے فتح یاب فرمایا اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ باوجود کثرت کے بظاہر شکست بھی ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلت اور کثرت پر کامیابی کا مدار نہیں، لہذا راہ جہاد میں نفری کام ہونا اور اسی طرح ضروریات زندگی کا کم مقدار میں ہونا مانع نہیں بن سکتے۔ (۲۷ نمبر ۲۵-۲۴)

پھر اس کے بعد مسلمانوں کو قتال پر ابھارا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۲۸)

اس کے بعد اس دعوے کا اعادہ کیا گیا ہے جو سورۃ انفال میں گزرا، البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہاں دعویٰ دوام جہاد کا تھا اور یہاں ساتھ ساتھ یہ بھی بیان ہوا کہ کن لوگوں سے اور کیوں جہاد و قتال کرنا ہے۔ (۲۷ نمبر ۲۹)

## خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

### جہاد کے اسباب

گذشتہ رکوع کے آخر میں ان لوگوں کو ذکر کیا گیا تھا جن سے جہاد و قتال کرنا تھا اور کیوں کرنا تھا، اس موقع پر چار وجوہات اور علتوں کو ذکر کیا گیا تھا:

(۱) اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۲) آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۳) غیر اللہ کو حلال و حرام میں متصرف سمجھتے ہیں،

(۴) دین حق کو قبول نہیں کرتے۔

اب اس رکوع میں بھی حسب سابق اعلان جہاد اور ساتھ علل جہاد کا تذکرہ ہے:

(۵) یہو و حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور خدا کی خدائی میں شریک مانتے ہیں۔

(۶) عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو متصرف کرنے والا اور اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔

(۷) یہ لوگ اپنے راہبوں اور پادریوں کو رب کا درجہ دیتے ہیں۔

(۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے دین کے نور کو کسی طرح ختم کر دیں۔

(۹) قتال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا دین غالب ہو، اس لئے کافروں سے لڑو۔

(۱۰) ان کے راہب اور پادری لوگوں کے اموال تو کھا جاتے ہیں، اور جب اپنی باری آتی ہے، تو پھر خرچ نہیں کرتے۔

(۱۱) یہ لوگ اللہ کے قابل احترام مہینوں میں قتل و قتال کرتے ہیں۔



اس بات کی تفصیل یہ ہے کہ اشہر حرم (ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں قتال ممنوع تھا، جب ماہ محرم میں مثلاً قتال کی ضرورت پڑتی تو مشرک لوگ اس کو ربیع الاول کا نام دے کر قتال کر لیتے اور کہتے کہ ہم ربیع الاول میں لڑ رہے ہیں، یعنی: اللہ کے وضعی نظام کو بدلتے ہیں، لہذا ان سے قتال کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حلال و حرام کا تمام اختیار ایک اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (۲۷۷ نمبر ۳۷۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

یہاں سے اس سورت کا دوسرا شروع ہوتا ہے، جس میں ترغیبات جہاد کے علاوہ مومنین اور منافقین کی اقسام کا بیان ہوگا۔

اس پورے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے غزوہ تبوک کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ خلافت ارضیہ کو جہاد کے ذریعے حاصل کریں، وگرنہ منادیئے جاؤ گے۔

### صحابت ابی بکر صدیق ؓ

ان آیات میں نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا غارِ اقصہ مذکور ہے کہ کس طرح ابو بکر ؓ نے نبی کریم ﷺ کی مدد کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ شرف بخشا کہ ان کی صحابت کا تذکرہ قرآن میں فرمایا۔ (۲۷۷ نمبر ۳۷۷)

اور پھر رکوع کے آخر میں منافقین کی علامات میں سے ایک علامت کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں۔ (۲۷۷ نمبر ۳۷۷)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

رکوع کی ابتداء میں منافقین کی دوسری قسم کو بیان کیا گیا ہے۔

### مومنین اور منافقین میں فرق

منافقین کی دوسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو جب بھی جہاد کا موقع ہوتا، تو خود کو حیلے

بہانوں کے ذریعے جہاد کے عمل میں شرکت سے بچاتے۔ نیز رکوع کے ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان اور منافقین کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے آپ ﷺ کو خطاب فرمایا کہ آپ سے اجازت جہاد میں شرکت نہ کرنے کی صرف وہی لوگ چاہیں گے، جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر، اہل ایمان تو پر حکم کی تعمیل کے لئے پروقت تیار رہتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۴۴، ۴۵)

اس کے بعد منافقین کی شناخت کرواتے ہوئے فرمایا کہ ان کی شناخت اس امر سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ جب بھی تم لوگوں کو کوئی اچھائی پہنچے گی، تو اس سے ان لوگوں کو تکلیف ہوگی، اور اگر کوئی برائی پہنچی، تو اس سے خوش ہوں گے۔ (۲۷ نمبر ۵۰)

### منافقین کے حیلے

جب غزوہ تبوک سے واپسی کا وقت آیا تو منافقین (جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب آپ ﷺ واپس آرہے ہیں، کیا کیا جائے؟ سب نے کہا کہ جب آپ آئیں گے، تو آپ کی خدمت میں ہدایا پیش کریں گے، سو انہوں نے ایسا ہی کیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی کر دی تھی اور ان کے ہدایا قبول کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (۲۷ نمبر ۵۳)

اس کے بعد منافقین کی تیسری قسم کا بیان ہے۔

تیسری قسم ان لوگوں ہر مشتمل ہے، جن کا جہاد سے مقصد دنیا کمانا ہوتا ہے اور جب تک مال غنیمت سے ان کو ان کی منشأ کے مطابق نہ دیا جائے تو راضی نہیں ہوتے۔ (۲۷ نمبر ۵۸)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اس رکوع میں تین باتوں کا ذکر ہے:

### مصارفِ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مستحقین صدقات کی اصناف و اقسام کو بیان فرمایا کہ صدقات کے اصل مستحق فقراء، مساکین، مقروض، مجاہدین، طلباء کرام اور مسافر لوگ ہیں اور ساتھ ساتھ منافقین پر رد بھی ہو گیا، کیونکہ یہ لوگ کہتے تھے کہ ہمیں تھوڑا ملا ہے، جواب یہ دیا کہ مال غنیمت کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو

دیکھا جائے گا تمہاری مرضی نہیں ہوگی۔ (۲۷ نمبر ۶۰)

### منافقین کا استہزاء

دوسری بات کا تعلق منافقین کی قسم چہارم کے ساتھ ہے، یعنی جو نبی کریم ﷺ پر سادگی کا الزام لگاتے ہیں اور دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں، یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ آپ کان ہیں، یعنی ہماری ہر بات کو تسلیم کر لیتے ہیں، ہم جھوٹی بات کریں تب بھی مان لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا نبی جانتا ہے، مگر تمہاری چشم پوشی کرتا ہے۔

### منافقین کے لئے اجر

منافقین کے لئے زجر کا بیان ہے کہ یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو بھی اللہ کے نبی کو اذیت پہنچائے گا، اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۲۷ نمبر ۶۲، ۶۳)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں منافقین کی خباثتوں (۲۷ نمبر ۶۷) ان کے انجام بد (۲۷ نمبر ۶۸، ۶۹) اور مؤمنین کے لئے انجام خیر کا بیان ہے۔ (۲۷ نمبر ۷۰، ۷۱)

### منافقین کی خباثتیں

یہاں منافقین کی درج ذیل خباثتیں مذکور ہوئیں:

- (۱) خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں۔
- (۲) خود کو نیک کام کرتے نہیں، اوروں کو بھی نیک کاموں سے روکتے ہیں۔
- (۳) بخل کرتے ہیں۔

(۴) اللہ کو ایمان نہ لانے کی وجہ سے بھول چکے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۴)

### خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

سب سے پہلے مؤمنین کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے کہ ان کافروں اور منافقوں کے ساتھ

خوب خوب قتال کرو، کیونکہ یہ لوگ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے قتل کے مشورے کرتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد کفر کا اظہار کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۳، ۷۴)

### نقض عہد اور ریا کاری

اس کے بعد منافقین کی پانچویں قسم کو بیان کیا کہ یہ لوگ عہد تو کریں گے، مگر پھر خود ہی اسے توڑ بھی دیں گے۔

یہ آیات ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئیں، اس شخص نے آپ ﷺ سے مال میں زیادتی کی دعا کرائی اور وعدہ کیا کہ صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کیا کرے گا، مگر وقت پڑنے پر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ (۲۷ نمبر ۷۵-۷۷) اور پھر رکوع کے آخر میں منافقین کی چھٹی قسم کو ذکر کیا، جو ایسے افراد پر مشتمل ہے، جو نیک اعمال تو کرتے ہیں، مگر ان میں ریا کاری کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۹) اور آخری آیت میں یہ حکم دیا کہ کبھی کسی منافق کے لئے استغفار نہیں کرنا۔ (۲۷ نمبر ۸۰)

### خلاصہ رکوع نمبر ۷۱

اس پورے رکوع میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ منافق لوگ اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور جہاد کی عنایات سے محروم رہیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ کسی منافق کے لئے نہ تو مغفرت کی دعا کرنی ہے، نہ استغفار کرنا ہے اور نہ تجنیز و تکلیفین میں حصہ لینا ہے اور نہ ہی جنازہ پڑھنا ہے۔

## گیارھواں پارہ خلاصہ رکوع نمبر ۱

### دیہاتیوں کی اقسام

اس رکوع میں اعراب (دیہاتیوں) کی اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔  
ایک قسم تو ان اعراب کی تھی، جنہوں نے جہاد میں شرکت کرنے سے معذرت کی تھی اور وہ حقیقتاً معذور بھی تھے، جیسا کہ قبیلہ بنی غنار کے لوگ، تو ایسے لوگوں کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا، مگر وہ شرطوں کے ساتھ:

(۱) اللہ کے لئے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں اور حقیقی مسئلہ بیان کرتے رہیں۔

(۲) نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے رہیں۔ (۲۷۲ نمبر ۹۲-۹۳)

دوسری قسم ان منافق اعراب کی تھی، جنہوں نے سامان اور قوت ہونے کے باوجود معذرت کی اور جہاد میں شریک نہیں ہوئے، ایسوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۹۳)

### غزوہ تبوک میں شریک ہونے والے منافقین

غزوہ تبوک سے واپسی پر جن منافقین نے آپ ﷺ کے سامنے حیلے بہانے پیش کئے تھے، ان منافقوں سے متعلق چند احکام بیان کئے گئے ہیں:

پہلا حکم: ان سے کہہ دیں کہ اب حیلے بہانے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں سب خبر کر دی ہے۔

دوسرا حکم: آپ ان لوگوں سے اعراض کریں۔

تیسرا حکم: یہ لوگ قسمیں کھائیں گے، تا کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں، مگر آپ راضی مت ہونا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق قوم سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ (۲۷۲ نمبر ۹۴-۹۵)